فہرست مضامین کتاب الصرف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الصرف

سبق نمبر ۱

صرف کی تعریف

صرف وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور اُن میں تغیر کرنے کا طریق بیان کیا جائے ؛

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان صحت اور درستی کے ساتھ کلمات کا تلفظ کر سکے ؛

کلمے کی تعریف اور تقسیم

جو لفظ با معنے اور مفرد ہو اُس کو **کلمہ** کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف ؛

اسم وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنے معنی بتائے اور ماضی مستقبل و حال میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے جیسے رَجُلٌ (مرد) حِمَارٌ (گدھا) ؛

فعل وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنے بتائے اور اُس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے ضَرَبَ (اُس نے مارا) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مار یگا) ؛

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں جیسے مِنْ (سے) اِلیٰ (تک) ؛

اسم۔ فعل۔ حرف تینوں کی مثال اکٹھی یوں لکھی جا سکتی ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ (میں اللہ پر ایمان لایا) اس میں اٰمَنْتُ فعل۔ بِ حرف۔ اللّٰہ اسم ہے ؛

تنبیہ فعل میں تغیر کثرت سے واقع ہوتا ہے۔ اسم میں اُس سے کم۔ اور حرف میں بالکل نہیں۔ چونکہ علم صرف میں تغیرات سے بحث ہوتی ہے اس واسطے سب سے پہلے فعل کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوا ؛

فعل کی بحث

فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر +

ماضی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا زمانہ گزشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے۔ جیسے کَتَبَ (اُس نے لکھا) +

مضارع وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کبھی تو زمانہ حال میں اور کبھی زمانہ آیندہ میں ہونا سمجھا جائے جیسے یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھیگا) +

امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے اُکْتُبْ (لکھ) +

تنبیہ بعض مصنفین نے فعل کی چار قسمیں لکھی ہیں اور چوتھی قسم **نہی** کو قرار دیا ہے۔ یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کے کرنے سے روکا جائے جیسے لَا تَکْتُبْ (مت لکھ)۔ مگر حقیقت میں یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے (دیکھو صفحہ ۲۲) +

لازم و متعدی جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے۔ اُسے **لازم** کہتے ہیں جیسے ذَھَبَ زَیْدٌ (زید گیا) اور جس کو فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو اُسے **متعدّی** جیسے شَرِبَ زَیْدٌ مَاءً (زید نے پانی پیا) +

معروف و مجہول اگر فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو تو اُسے **معروف** کہیں گے جیسے خَلَقَ اللّٰہُ (اللہ نے پیدا کیا) یَخْلُقُ اللّٰہُ (اللہ پیدا کرتا ہے یا کریگا) اور اگر مفعول کی طرف ہو۔ تو **مجہول** کہلائیگا جیسے فُتِحَ البَابُ (دروازہ کھولا گیا) یُفْتَحُ البَابُ (دروازہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائیگا) +

مثبت و منفی اگر ماضی اور مضارع کے پہلے حرف نفی نہ ہو۔ تو اُس کو **مثبت** کہینگے جیسے خَلَقَ و یَخْلُقُ۔ ورنہ **منفی** جیسے مَا خَلَقَ و لَا یَخْلُقُ

سبق نمبر ۲

ماضی کا بیان

فعل ماضی کے جتنے صیغے اُردو و فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں اُن کی نسبت چند صیغے زائد ہیں۔ اور اس زیادت کی وجہ یہ ہے کہ فاعل کی مختلف حالتیں ہیں جن کے سبب سے فعل کے صیغوں میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں +

فاعل تین حالتوں سے خالی نہیں ہوسکتا۔ یا تو متکلم ہوگا یا مخاطب۔ یا غائب۔ پھر ان میں سے ہر ایک یا مذکر ہوگا یا مؤنث۔ اور ہر حالت میں اُس کا واحد یا تثنیہ یا جمع ہونا بھی ضروری ہے۔ پس اس لحاظ سے فاعل کی اٹھارہ قسمیں ہوئیں جس کے مطابق فعل میں بھی اٹھارہ صیغے حسب ذیل ہونے ضرور تھے :-

۳ صیغے مذکر متکلم کے لئے	۳ صیغے مذکر مخاطب کے لئے	۳ صیغے مذکر غائب کے لئے
۳ صیغے مؤنث متکلم کے لئے	۳ صیغے مؤنث مخاطب کے لئے	۳ صیغے مؤنث غائب کے لئے

مگر عربوں کے استعمال میں بعض صیغے مشترک آئے ہیں۔ چنانچہ متکلم کے چھ صیغوں کا کام صرف دو صیغوں سے لیا گیا ہے۔ اس لئے ماضی میں اٹھارہ صیغوں کی بجائے چودہ صیغے مستعمل ہوتے ہیں ان کی تفصیل صفحہ آئندہ کی گردان سے معلوم ہوگی +

تنبیہ سہولت تعلیم کے خیال سے فعل کی گردان غائب کے صیغوں سے شروع کی گئی ہے +

بحث اثبات فعل ماضی معروف

گردان		صیغہ			معنی
فَعَلَ		واحد	مذکر	غائب	کیا اُس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں
فَعَلَا		تثنیہ			کیا اُن دو مردوں نے 〃
فَعَلُوا		جمع			کیا اُن سب مردوں نے 〃
فَعَلَتْ		واحد	مونث		کیا اُس ایک عورت نے 〃
فَعَلَتَا		تثنیہ			کیا اُن دو عورتوں نے 〃
فَعَلْنَ		جمع			کیا اُن سب عورتوں نے 〃
فَعَلْتَ		واحد	مذکر	حاضر	کیا تو ایک مرد نے 〃
فَعَلْتُمَا	٭	تثنیہ			کیا تم دو مردوں نے 〃
فَعَلْتُمْ		جمع			کیا تم سب مردوں نے 〃
فَعَلْتِ		واحد	مونث		کیا تو ایک عورت نے 〃
فَعَلْتُمَا		تثنیہ			کیا تم دو عورتوں نے 〃
فَعَلْتُنَّ		جمع			کیا تم سب عورتوں نے 〃
فَعَلْتُ	+	واحد	مذکر و مونث	متکلم	کیا ہیں ایک مرد یا ایک عورت نے 〃
فَعَلْنَا	⁜	تثنیہ و جمع	مذکر و مونث		کیا ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے 〃

٭ فَعَلْتُمَا کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مونث حاضر میں مشترک ہے ۔

+ فَعَلْتُ کا صیغہ واحد مذکر متکلم اور واحد مونث متکلم مین مشترک ہے ۔

⁜ فَعَلْنَا کا صیغہ تثنیہ مذکر و مونث اور جمع مذکر و مونث متکلم مین مشترک ہے ۔

سبق نمبر ۳

صیغونکی شناخت اور علامتیں

فَعَلَ سب علامتوں سے خالی صیغۂ واحد مذکر غائب ہے ÷

فَعَلَا میں آ علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل ہے ÷

فَعَلُوْا میں وْ علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل ہے ÷ †

فَعَلَتْ میں تْ ساکن علامت تانیث فاعل ہے ÷

فَعَلَتَا میں آ علامت تثنیہ مؤنث ضمیر فاعل اور تْ علامت تانیث ہے ÷

فَعَلْنَ میں نَ مفتوح علامت جمع مؤنث غائب و ضمیر فاعل ہے ÷

فَعَلْتَ میں تَ مفتوح علامت و ضمیر فاعل واحد مذکر حاضر ہے ÷

فَعَلْتُمَا میں تُمَا کبھی علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مذکر حاضر اور کبھی علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مؤنث حاضر ہوتی ہے ÷

فَعَلْتُمْ میں تُمْ علامت و ضمیر جمع مذکر حاضر ہے ÷

فَعَلْتِ میں تِ مکسور علامت اور ضمیر فاعل واحد مؤنث حاضر ہے ÷

فَعَلْتُنَّ میں تُنَّ ضمیر فاعل اور علامت جمع مؤنث حاضر ہے ÷

فَعَلْتُ میں تُ مضموم ضمیر فاعل و علامت واحد متکلم ہے ÷

فَعَلْنَا میں نَا ضمیر فاعل اور علامت متکلم مع الغیر ہے ÷

فائدہ۔ فَعَلَ اور فَعَلَتْ کا فاعل کبھی اُن کے بعد مذکور ہوتا ہے جیسے فَعَلَ زَیْدٌ و فَعَلَتْ هِنْدٌ۔ اور کبھی پوشیدہ۔ جیسے زَیْدٌ فَعَلَ اے هُوَ و هِنْدٌ فَعَلَتْ اے هِیَ

---

† فَعَلُوْا کے آخر میں جو الف (ا) لکھا جاتا ہے وہ واو جمع اور واو عطف کے درمیان فرق کرنیکا نشان ہے ÷

سبق نمبر ۴

اشد ضروری ماضی کا دوسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے فَعَلَ۔ اور کبھی مکسور۔ جیسے فَعِلَ اور کبھی مضموم۔ جیسے فَعُلَ۔ امثلہ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ انکو غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو۔

فَعَلَ کی مثالیں فَتَحَ (اس نے کھولا)۔ دَخَلَ (وہ اندر آیا)۔ جَلَسَ (وہ بیٹھا)۔ اَکَلَ (اس نے کھایا)۔ غَسَلَ (اس نے دھویا)۔ ذَهَبَ (وہ گیا)۔ ضَرَبَ (اس نے مارا)۔ نَصَرَ (اس نے مدد کی)۔

فَعِلَ کی مثالیں شَرِبَ (اس نے پیا)۔ لَبِسَ (اس نے پہنا)۔ سَمِعَ (اس نے سنا)۔ عَلِمَ (اس نے جانا)۔ جَهِلَ (اس نے نہ جانا)۔ شَهِدَ (اس نے گواہی دی)۔ فَهِمَ (اس نے سمجھا)۔ حَسِبَ (اس نے گمان کیا)۔

فَعُلَ کی مثالیں بَعُدَ (وہ دور ہوا)۔ قَرُبَ (وہ نزدیک ہوا)۔ کَثُرَ (وہ زیادہ ہوا)۔ کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔ شَرُفَ (وہ شریف ہوا)۔ حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا)۔ کَبُرَ (وہ بزرگ ہوا)۔ ضَعُفَ (وہ کمزور ہوا)۔

سوالات۔ (۱) جلستَ۔ دخلتما۔ اکلنا۔ شربنا کیا صیغے ہیں اور انکے کیا معنے ہیں؟

(۲) سَمِعْتَ۔ سَمِعْتِ۔ سَمِعْتُ میں تغیر حرکات سے کیا فرق پیدا ہوا؟

(۳) کَثُرُوا۔ کَثُرْنَ۔ کَثُرْتُنَّ میں واحد پر کیا تبدیلی ہوئی ہے؟

(۴) ضرب سے واحد مذکر مخاطب۔ سمع سے تثنیہ مؤنث غائب۔ کرم سے تثنیہ متکلم کیا ہوگا؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو۔

اس عورت نے گواہی دی۔ میں نے سنا۔ وہ مرد بزرگ ہوا۔ تم سب نے کھایا۔

سبق نمبر ۵

ماضی مجہول کا بیان ماضی مجہول ماضی معروف سے بنتا ہے اِس طرح کہ پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زیر دی جائے اور تیسرا حرف اپنی حالت پر رہیگا جیسے فُعِلَ (وہ کیا گیا) گردان یوں آئیگی

بحث اثبات ماضی مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	قسم فاعل
فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوْا	مذکر غائب
فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ	مؤنث غائب
فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ	مذکر حاضر
فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ	مؤنث حاضر
فُعِلْتُ	فُعِلْنَا		مذکر و مؤنث متکلم

امثلہ متفرقہ ماضی معروف کے دوسرے حرف کو فتحہ - کسرہ - ضمہ تینوں حرکتیں آتی تھیں - مگر ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہوتا ہے - پس مجہول میں یوں کہینگے فُتِحَ (وہ کھولا گیا) - ضُرِبَ (وہ مارا گیا) - سُمِعَ (وہ سُنا گیا) - عُلِمَ (وہ جانا گیا) - یہی حال باقی متعدی فعلوں کا ہے - جو افعال لازم ہیں اُن سے فعل مجہول نہیں بنتا جیسے جَلَسَ - خَرَجَ - کَرُمَ - بَعُدَ وغیرہ ؂

ما و لا کا استعمال یہ دونو حرف ماضی پر داخل ہوکر نفی کے معنی پیدا کرتے ہیں مگر ان سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی - فرق دونو کے استعمال میں صرف اِس قدر ہے کہ مَا تنہا آتا ہے - جیسے مَا فَعَلَ (اُس نے نہیں کیا) اور لَا کے واسطے مکرر آنا لازم ہے جیسے لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی (نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی) ؂

؂ ماضی کے دیگر اقسام یعنی قریب و بعید و استمراری کا بیان صفحہ ۱۳ میں دیکھو ؂

سبق نمبر ٦

مضارع کا بیان

ساخت مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریق یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں ا۔ ت۔ ی۔ ن٭ میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے کہ:۔

ی چار صیغوں کے پہلے آتی ہے ۳ مذکر غائب اور ۱ جمع مونث غائب ٭

ت آٹھ صیغوں کے پہلے آتی ہے ۲ واحد و تثنیہ مونث غائب اور ۶ مذکر و مونث حاضر ٭

ا ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے۔ یعنی واحد متکلم ٭

ن ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے۔ یعنی متکلم مع الغیر ٭

اعراب مضارع کا حرفِ آخر پانچ جگہ مرفوع ہوتا ہے۔ واحد مذکر غائب۔ واحد مونث غائب۔ واحد مذکر حاضر۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر ٭

چار تثنیوں کے آخر میں نون مکسور اور تین جگہ (جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مونث حاضر میں) نون مفتوح زیادہ کیا جاتا ہے اور اس کو **نون٭٭ اعرابی** کہتے ہیں ٭

جمع مونث غائب و حاضر کے آخر میں بھی دو جگہ نون مفتوح آتا ہے مگر اس کو **نون ضمیر** کہتے ہیں۔ یہ ضمیر فاعل ہے۔ اور کبھی **ساقط** نہیں ہوتا ٭

ان چودہ صیغوں میں سے تین صیغے مشترک ہیں۔ چنانچہ اس کی تفصیل گردان صفحہ آئندہ سے معلوم ہوگی ٭

٭ یہ چاروں حرف مضارع کی علامت ہیں اور ان کا مجموعہ اَتَیْنَ ہوتا ہے ٭

٭٭ نون اعرابی کہنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ نون بعوض رفع صیغہ واحد کے ہوتا ہے ٭

بحث اثبات فعل مضارع معروف

گردان	صیغہ			معنی
يَفْعَلُ	واحد	مذکر	غائب	کرتا ہے یا کریگا وہ ایک مرد اب یا آیندہ
يَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتے ہیں یا کرینگے وہ دو مرد ״
يَفْعَلُوْنَ	جمع			کرتے ہیں یا کرینگے وہ سب مرد ״
تَفْعَلُ +	واحد	مؤنث		کرتی ہے یا کریگی وہ ایک عورت ״
تَفْعَلَانِ *	تثنیہ			کرتی ہیں یا کرینگی وہ دو عورتیں ״
يَفْعَلْنَ	جمع			کرتی ہیں یا کرینگی وہ سب عورتیں ״
تَفْعَلُ	واحد	مذکر	حاضر	کرتا ہے یا کریگا تو ایک مرد اب یا آیندہ
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتے ہو یا کروگے تم دو مرد ״
تَفْعَلُوْنَ	جمع			کرتے ہو یا کروگے تم سب مرد ״
تَفْعَلِيْنَ	واحد	مؤنث		کرتی ہے یا کریگی تو ایک عورت ״
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتی ہو یا کروگی تم دو عورتیں ״
تَفْعَلْنَ	جمع			کرتی ہو یا کروگی تم سب عورتیں ״
اَفْعَلُ §	واحد	مذکر و مؤنث	متکلم	کرتا ہوں یا کرونگا میں ایک مرد یا ایک عورت ״
نَفْعَلُ	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث		کرتے ہیں یا کرینگے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں ״

+ تَفْعَلُ کا صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر میں مشترک ہے +

* تَفْعَلَانِ کا صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اور تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر میں مشترک ہے +

§ اَفْعَلُ میں مذکر و مؤنث واحد متکلم اور نَفْعَلُ میں تثنیہ و جمع اور نیز مذکر و مؤنث متکلم مشترک ہے +

سبق نمبر ۷

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

یَفْعَلُ میں یٰ حرف مضارع اور علامت غائب ہے ٭

یَفْعَلَانِ میں یٰ حرف مضارع اور نیز علامت غیبت ہے اور آ علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے ٭

یَفْعَلُوْنَ میں یٰ حرف مضارع اور علامت غیبت ہے اور وٗ علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے ٭

تَفْعَلُ میں تٰ حرف مضارع اور علامت غیبت ہے ٭

تَفْعَلَانِ میں تٰ حرف مضارع و علامت غیبت اور آ علامت تثنیہ مؤنث و ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے ٭

یَفْعَلْنَ میں یٰ حرف مضارع اور علامت غیبت اور نٗ ضمیر جمع مؤنث فاعل فعل ہے ٭

تَفْعَلُ } میں تٰ حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور آ علامت تثنیہ مذکر
تَفْعَلَانِ } ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے ٭

تَفْعَلُوْنَ میں تٰ حرف مضارع اور علامت خطاب اور وٗ نٗ مثل یَفْعَلُوْنَ کے ٭

تَفْعَلِیْنَ میں تٰ حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور یٰ علامت واحد مؤنث حاضر اور ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے ٭

تَفْعَلَانِ میں تٰ حرف مضارع اور علامت خطاب اور آ نٗ مثل پہلے تَفْعَلَانِ کے ٭

تَفْعَلْنَ میں تٰ حرف مضارع اور علامت خطاب اور نٗ مثل یَفْعَلْنَ کے ٭

اَفْعَلُ میں آ حرف مضارع اور علامت واحد متکلم ہے ٭

نَفْعَلُ میں نٗ حرف مضارع اور علامت متکلم مع الغیر ہے ٭

سبق نمبر ۸

امثلۂ مشتقیہ مضارع کا تیسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے یَفْعَلُ اور کبھی مکسور جیسے یَفْعِلُ اور کبھی مضموم۔ جیسے یَفْعُلُ۔ امثلۂ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ ان کو خوب غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو +

یَفْعَلُ کی مثالیں یَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا)۔ یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولیگا)۔ یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے یا پئیگا)۔ یَسْمَعُ (وہ سنتا ہے یا سنیگا) +

یَفْعِلُ کی مثالیں یَجْلِسُ (وہ بیٹھتا ہے یا بیٹھیگا)۔ یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مار یگا)۔ یَغْسِلُ (وہ دھوتا ہے یا دھوئیگا) یَحْسِبُ (وہ گمان کرتا ہے یا کریگا) +

یَفْعُلُ کی مثالیں یَدْخُلُ (وہ اندر آتا ہے یا آئیگا)۔ یَاْکُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائیگا)۔ یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کریگا)۔ یَکْرُمُ (وہ بزرگ ہوتا ہے یا ہوگا) +

سوالات (۱) یَجْلِسُوْنَ۔ تَدْخُلُوْنَ۔ تَاْکُلْنَ۔ یَشْرَبْنَ کیا کیا صیغے ہیں؟ اور ان کے کیا معنے ہیں؟

(۲) تَفْتَحَانِ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے؟

(۳) یَضْرِبْنَ۔ تَضْرِبِیْنَ۔ اَضْرِبُ کیا صیغے ہیں؟ اور واحد ہیں، کیا کیا تبدیلی ہو کر بنے ہیں؟

(۴) ضَرَبَ سے مضارع کا صیغہ واحد مونث غائب اور سَمِعَ سے واحد مذکر حاضر کیا آئیگا؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو:-

تم پیتے ہو۔ میں کھاؤنگا۔ وہ دو نو جاتی ہیں۔ ہم سب مار رہے ہیں تو سنتی ہے +

سبق نمبر ۹

مضارع مجہول کا بیان مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اِس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ اور عین کلمے کو فتحہ و لام کلمہ اپنی حالت پر رہیگا۔ جیسے یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ (وہ کیا جاتا ہے یا کیا جائیگا)۔ گردان یوں آئیگی :-

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	قسم فاعل
یُفْعَلُ	یُفْعَلَانِ	یُفْعَلُوْنَ	مذکر غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	یُفْعَلْنَ	مؤنث غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُوْنَ	مذکر حاضر
تُفْعَلِیْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ	مؤنث حاضر
اُفْعَلُ	نُفْعَلُ		مذکر و مؤنث متکلم

اہم نتیجہ مضارع معروف کے تیسرے حرف پر فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ تینوں حرکتیں آتی ہیں مگر مضارع مجہول کا تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ پس مجہول میں یوں کہا جائیگا :-

یُفْتَحُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائیگا)۔ یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا)۔

یُسْمَعُ (وہ سنا جاتا ہے یا سنا جائیگا)۔ یُعْلَمُ (وہ جانا جاتا ہے یا جانا جائیگا)۔

یہی حال تمام متعدی افعال کا ہے۔ لازم فعلوں کا مجہول نہیں آتا۔

ما و لا کا استعمال مضارع پر جب حرف نفی لا یا ما زیادہ کیا جاوے۔ تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا۔ جیسے لَا یَفْعَلُ۔ مَا یَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا یا نہیں کریگا)۔ لَا یُفْعَلُ مَا یُفْعَلُ (وہ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائیگا)

سبق نمبر ۱۰

عربی صرف کی کتابوں میں تو صرف ایک ہی قسم کی ماضی لکھی ہے جو ماضی مطلق کے معنے دیتی ہے۔ لیکن اگر ماضی کے دیگر اقسام بنانا چاہو تو قواعد ذیل کے مطابق بنینگے :-

(۱) ماضی قریب — جب ماضی پر لفظ قَدْ داخل ہو تو ماضی قریب بنتی ہے۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ (اُس نے مارا ہے) قَدْ ضَرَبْتُ (میں نے مارا ہے) اس ماضی کی گردان کرنے میں لفظ قَدْ بدستور قائم رہتا ہے۔ کوئی تبدیلی اُس میں نہیں ہوتی +

(۲) ماضی بعید و استمراری — ماضی مطلق کے ابتدا میں کَانَ کا لفظ بڑھانے سے ماضی بعید اور مضارع کے پہلے بڑھانے سے ماضی استمراری بنتی ہے۔ گردان کرنے میں جس طرح ماضی و مضارع کا صیغہ بدلتا ہے۔ اُسی طرح کَانَ میں تبدیلی ہوتی ہے دیکھو کَانَ کے بھی چودہ[۱۴] صیغے آتے ہیں +

کَانَ - کَانَا - کَانُوْا - کَانَتْ - کَانَتَا - کُنَّ - کُنْتَ - کُنْتُمَا - کُنْتُمْ - کُنْتِ - کُنْتُمَا - کُنْتُنَّ - کُنْتُ - کُنَّا +

پس ماضی بعید یوں آئیگی کَانَ شَرِبَ (اُس نے پیا تھا)۔ کُنْتُ شَرِبْتُ (میں نے پیا تھا) +

اور ماضی استمراری کی یہ صورت ہوگی کَانَ یَشْرَبُ (وہ پیتا تھا) کُنْتُ اَشْرَبُ (میں پیتا تھا) +

سوالات (۱) جلَسَ سے ماضی بعید اور اَکَلَ سے ماضی استمراری کی گردان کرو +

(۲) ماضی بعید کے ان صیغوں کو درست کرو۔ کَانَ ضَرَبْتُ - کَانُوْا سَمِعَ - کُنَّ کَرُمْتُنَّ +

(۳) اِن صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہے بتاؤ۔ کَانَتْ یَجْلِسْنَ - کُنْتِ شَرِبْتِ - کُنْتُمْ اَکَلَا +

(۴) عربی میں ترجمہ کرو +

دو آدمی گئے تھے۔ سب عورتیں کھاتی ہیں۔ اُس مرد نے مدد کی تھی۔ تم کھولا کرتے تھے۔ میں گمان کیا کرتا تھا +

سبق نمبر ۱۱

مضارع کے تغیرات کا بیان

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مضارع کا آخر حرف مرفوع اور اُسکا صیغہ زمانہ حال و استقبال دونو میں مشترک ہوتا ہے مگر ابتدا میں کسی مقررہ حرف کے آنے سے کبھی معنے میں اور کبھی معنی اور لفظ دونو میں تغیر واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کی دو صورتیں ہیں ✦

(۱) تغیرات معنوی — لام مفتوح زمانۂ حال کے ساتھ مضارع کو خاص کر دیتا ہے جیسے اِنِّي لَيَحْزُنُنِي (البتہ غم میں ڈالتا ہے مجھ کو) اور سَ یا سَوْفَ زمانۂ استقبال کے ساتھ جیسے سَيَقْرَأُ (ابھی پڑھیگا)۔ سَوْفَ يَقْرَأُ (تھوڑی دیر میں پڑھیگا) ✦

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سَ استقبال قریب کے لئے آتا ہے اور سَوْفَ استقبال بعید کے لئے ✦

(۲) تغیرات لفظی و معنوی — تین قسم کے حروف اِن تغیرات کا باعث ہوتے ہیں۔ ناصب جازم نون تاکید۔ پہلی دونو قسموں کے حرف مضارع کے آخر میں تنہا تغیر پیدا کرتے ہیں۔ اور نون تاکید دوسرے حرف سے ملکر۔ ہر ایک حرف کا تغیر حسب ذیل ہے:۔

۱۔ لَنْ یہ حرف ناصب[*] ہے مضارع کے آخر کو نصب اور معنی تاکید نفی مستقبل کے دیتا ہے۔ جیسے لَنْ يَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کریگا)۔ اس کو نفی تاکید بلَنْ کہتے ہیں ✦

۲۔ لَمْ۔ لام امر۔ لائے نہی یہ تینوں[**] حرف جازم ہیں اور مضارع کے آخر کو جزم دیتے ہیں دیکھو۔ لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَمْ يَفْعَلْ (اُس نے نہیں کیا) اس کو نفی جحد بلم کہتے ہیں ✦

لام امر اور لائے نہی کے آنے سے مضارع کا صیغہ امر یا نہی کے معنوں میں زمانہ استقبال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسے لِيَفْعَلْ (اُسکو کرنا چاہئے) لَا يَفْعَلْ (اُسکو نہ کرنا چاہئے)

---

[*] فعل مضارع کے نواصب لَنْ کے سوا تین حرف اور ہیں اَنْ۔ کَیْ۔ اِذَنْ اور ان چاروں کا عمل یکساں ہے کہ

[**] فعل مضارع کے جوازم لَمْ۔ لام امر۔ لائے نہی کے سوا دو حرف اور ہیں اِنْ۔ لَمَّا اور یہ پانچوں ایک جیسا عمل کرتے ہیں

پہلے کو مضارع بہ لام امر اور دوسرے کو مضارع بہ لائے نہی کہتے ہیں اور لام امر ہمیشہ مکسور رہتا ہے ۔

۳- نون تاکید- یہ حرف آخر مضارع میں آتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع کے پہلے لام مفتوح کا آنا ضروری ہوتا ہے٭۔ یہ نون مضارع کے آخر حرف کو فتحہ اور معنی تاکید مع خصوصیّت زمانہ استقبال کے دیتا ہے۔ جیسے لَیَفْعَلَنَّ (وہ البتہ ضرور کریگا)- اس کو مضارع مؤکد بلام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں ۔

فائدہ- لام امر اور لائے نہی کے تغیرات اگرچہ مضارع کی فرع ہیں مگر امر کے ساتھ معنی کے لحاظ سے ان کو ایک خصوصیت ہے- اس لئے ان دونو کا بیان امر کے بعد کیا جائیگا ۔

سبق نمبر ۱۲

نفی تاکید بلن جب مضارع پر حرف لَنْ آتا ہے تو واحد مذکر غائب- واحد مؤنث غائب- واحد مذکر حاضر- واحد متکلم اور متکلم مع الغیر کے پانچوں صیغوں کے آخر کو نصب دیتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے- لیکن جمع مؤنث غائب اور حاضر کے دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا ۔

نفی جحد بلم لم جب مضارع پر آتا ہے تو اُن تمام صیغوں کو جزم دیتا ہے جن کو حرف لن نے نصب دیا تھا- اور اگر ان صیغوں کے آخر میں حرف٭٭ علت ہو تو گر جاتا ہے- جیسے لَمْ یَدْعُ - لَمْ یَرْمِ - لَمْ یَخْشَ کہ تینوں جگہ مضارع کا اصل صیغہ یَدْعُوْ- یَرْمِیْ یَخْشٰی تھا- لَمْ کے آنے سے حرف علت گر گیا- باقی صیغوں میں لَمْ کا عمل بعینہ لَنْ کا سا ہے ۔

٭ اکثر تو لام مفتوح آتا ہے مگر کبھی اِمَّا بھی آجاتا ہے جیسے اِمَّا یَبْلُغَنَّ - اِمَّا تَرَیِنَّ ۔

٭٭ حرف علت تین ہیں- واو- الف - یا - ان کے مفصل احکام باب التعلیل میں دیکھو ۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مضارع معروف		بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف	
گردان	عمل لن	گردان	عمل لم
لَنْ یَّفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ یَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ یَّفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ یَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ یَّفْعَلُوْا	سقوط نون اعرابی	لَمْ یَفْعَلُوْا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ یَّفْعَلْنَ	+	لَمْ یَفْعَلْنَ	+
لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلُوْا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلُوْا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلِیْ	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلِیْ	مثل لن
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلْنَ	+	لَمْ تَفْعَلْنَ	+
لَنْ اَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ اَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ نَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ نَفْعَلْ	جزم آخر

تنبیہ - مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے - دیکھو

نفی تاکید بلن مجہول - لَنْ یُّفْعَلَ - لَنْ یُّفْعَلَا - لَنْ یُّفْعَلُوْا - لَنْ تُفْعَلَ - لَنْ تُفْعَلَا - لَنْ یُّفْعَلْنَ الخ

نفی جحد بلم مجہول - لَمْ یُفْعَلْ - لَمْ یُفْعَلَا - لَمْ یُفْعَلُوْا - لَمْ تُفْعَلْ - لَمْ تُفْعَلَا - لَمْ یُفْعَلْنَ - الخ

سبق نمبر ۱۳

نون تاکید کا بیان

نون تاکید کی دو قسمیں ہیں - ایک نون ثقیلہ جو مشدّد ہوتا ہے - دوسرا نون خفیفہ جو ساکن ہوتا ہے - اِن دونو کے احکام حسب ذیل ہیں :-

(۱) نون ثقیلہ کے احکام — نون ثقیلہ مضارع کے سب صیغوں کے ساتھ آتا ہے - اور اس کے آنے سے ساتوں نون اعرابی گر جاتے ہیں - جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں سے وٗ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے یؔ بھی ساقط ہو جاتی ہے - جمع مؤنث غائب و حاضر کے نون کے پیچھے الف فاصل لایا جاتا ہے تاکہ نون ضمیر اور نون ثقیلہ کے اجتماع سے (جو تین نون ہو جاتے ہیں) ثقل نہ واقع ہو ؛

نون ثقیلہ کا ماقبل چار تثنیوں اور دو جمع مؤنث غائب و حاضر میں الف ساکن ہوتا ہے جمع مذکر غائب و حاضر میں مضموم اور واحد مؤنث حاضر میں مکسور اور باقی پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے - اور نون ثقیلہ اگر الف کے بعد واقع ہو - تو مکسور ہوگا ورنہ مفتوح ؛

(۲) نون خفیفہ کے احکام — نون خفیفہ اُن صیغوں میں آتا ہے جہاں نون ثقیلہ کے پہلے الف نہ ہو - (کیونکہ اس قسم کے دو ساکنوں کا اجتماع کلام عرب میں دشوار ہے) - اور وہ آٹھ صیغے ہیں - اور ان مقامات پر نون خفیفہ کے ماقبل کا حال مثل نون ثقیلہ کے ہوتا ہے ؛

فائدہ - مضارع کے معنی تغیر کرنے میں نون ثقیلہ اور خفیفہ دونو یکساں اثر رکھتے ہیں - اور لفظی تغیرات میں جو فرق ہے - وہ اگلے صفحے کی گردانوں سے بخوبی واضح ہوگا

بحث مضارع معروف بالام تاکید و نون ثقیلہ		بحث مضارع معروف بالام تاکید و نون خفیفہ	
گردان	تغیرات بباعث نون ثقیلہ	گردان	تغیرات بباعث نون خفیفہ
لَیَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَیَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَیَفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	+	+
لَیَفْعَلُنَّ	سقوط نون اعرابی و و	لَیَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	+	+
لَیَفْعَلْنَانِّ	زیادتی الف فاصل	+	+
لَتَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	+	+
لَتَفْعَلُنَّ	سقوط نون اعرابی و و	لَتَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلِنَّ	سقوط نون اعرابی و ی	لَتَفْعَلِنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	+	+
لَتَفْعَلْنَانِّ	زیادتی الف فاصل	+	+
لَاَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَاَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَنَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَنَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ

تنبیہ - مجہول کی گردان معروف کے قیاس پر کرنی چاہیے - دیکھو

مجہول بانون ثقیلہ - لَیُفْعَلَنَّ - لَیُفْعَلَانِّ - لَیُفْعَلُنَّ - لَتُفْعَلَنَّ - لَتُفْعَلَانِّ -
لَیُفْعَلْنَانِّ الخ

مجہول بانون خفیفہ - لَیُفْعَلَنْ + لَیُفْعَلُنْ - لَتُفْعَلَنْ الخ

تغیرات مضارع کی مشق

امثلۂ ذیل میں مضارع کی حرکت عین کو مدنظر رکھو۔ اور مضارع کے لفظی تغیرات سے معنی میں جو تبدیلی ہوتی ہے اُس پر غور کرو اور ہر ایک فعل کی پوری گرداں کر جاؤ:

یَفعَلُ کی مثالیں۔ لَن یَذهَبَ۔ لَم یَذهَبْ۔ لَیَذهَبَنَّ۔ لَیَذهَبَنْ۔

لَن یفتحَ۔ لَم یَفتَحْ۔ لَیَفتَحَنَّ۔ لَیَفتَحَنْ۔

لَن یَشرَبَ۔ لَم یَشرَبْ۔ لَیَشرَبَنَّ۔ لَیَشرَبَنْ۔

لن یَسمَعَ۔ لَم یَسمَعْ۔ لیسمعَنَّ۔ لیسمعَنْ۔

یَفعِلُ اور یَفعُلُ کی جو مثالیں سبق نمبر ۸ میں مذکور ہوئی ہیں۔ طریق بالا کے موافق پہلے ہر ایک کے معنی بیان کرو اور پھر گردانیں کر جاؤ۔

سوالات (۱) لَن یَذهَبنَ۔ لَن تَشرَبنَ۔ لَن اَسمَعَ۔ کیا صیغے ہیں اور انکے کیا معنے ہیں؟

(۲) لَم تَجلِسُوا۔ لَم تَضرِبِی۔ لَم تَدخُلْ۔ اصل میں کیا تھے اور انہیں کیا تبدیلی ہوئی؟

(۳) لَیَحسِبَنَّ۔ لَتَحسِبِنَّ۔ لَیَحسِبَانِّ میں مضارع پر نون ثقیلہ نے کیا اثر کیا ہے؟

(۴) لَا تَضرِبَنْ۔ لَنَاکُلَنْ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو۔ وہ شخص ہر گز نہیں مارے گا۔ تم ہر گز نہیں بیٹھو گے۔ ہم دو عورتوں نے نہیں سُنا۔ تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔ میں البتہ ضرور پہونچونگا۔

فائدہ۔ امثلۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ نون تاکید کے پہلے لام یا اِمّا کے آنے سے کس قسم کی تاکید کلام میں پیدا ہوتی ہے۔

وَاللّٰہِ لَاَفعَلَنَّ ذٰلِکَ (خدا کی قسم میں تو ضرور ہی یہ کام کرونگا)۔

لَنَسفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ (البتہ ہم اُس کو پیشانی کے بالوں سے گھسیٹینگے)۔

اِمَّا یَبلُغَنَّ عِندَکَ الکِبَرَ (اگر تیرے سامنے اچھی طرح بڑھاپے کو پہنچیں)۔

* لنسفعًا اصل میں لنسفعَن تھا نون خفیفہ الف کی شکل میں لکھا گیا۔

سبق نمبر ۱۴

امر کا بیان

امر حاضر معروف امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع حاضر معروف سے بنتے ہیں اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کریں اور دیکھیں :-

(۱) اگر علامت مضارع کا مابعد متحرک ہے تو آخر کو جزم دیں جیسے تَعِدُ سے عِدْ +

(۲) اگر مابعد ساکن ہے تو ہمزۂ وصل ابتدا میں زیادہ کریں اور آخر کو جزم دیں۔ پھر عین کلمے کو دیکھیں اگر مضموم ہو تو ہمزۂ وصل مضموم ہوگا۔ جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ +

اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزۂ وصل مکسور ہوگا۔ جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ۔ نون اعرابی ساقط ہو جائیگا۔ اور نون ضمیر اپنی حالت پر رہیگا اگر آخر میں حرف علت ہے تو وہ بھی گر جائیگا جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ۔ تَرْمِیْ سے اِرْمِ۔ تَخْشٰی سے اِخْشَ +

امر غائب و متکلم معروف بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ درحقیقت ایک دوسرا نام مضارع بہ لام امر کا ہے۔ لام امر مضارع غائب و متکلم معروف کے آٹھ صیغوں سے خاص ہے جو صیغہ ہائے واحد کو جزم دیتا ہے۔ نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیری کی قائمی میں مثل لَمْ کے عمل کرتا ہے جیسے یَنْصُرُ سے لِیَنْصُرْ +

امر مجہول امر مجہول چودہ صیغوں سے آتا ہے اور مضارع مجہول پر لام امر کے لگانے سے بن جاتا ہے پس تُنْصَرُ سے لِتُنْصَرْ امر حاضر مجہول ہوگا اور یُنْصَرُ سے لِیُنْصَرْ امر غائب مجہول +

نون تاکید امر معروف و مجہول کے آخر میں نون ثقیلہ و خفیفہ دو نو لاحق ہوتے ہیں۔ امر حاضر معروف بے لام آتا ہے۔ اور باقی بالام مکسور۔ جیسے اُنْصُرَنَّ۔ اُنْصُرَنْ۔ لِیَنْصُرَنَّ لِیَنْصُرَنْ +

ؔ ہمزۂ وصل وہ الف ہے جو درج کلام میں ساقط ہو جائے۔

بحث	گردان	معنی	بحث	گردان	معنی
بحث امر حاضر معروف	اِفْعَلْ	تو کر (ایک مرد)	بحث امر حاضر مجہول	لِتُفْعَلْ	چاہئے کہ تو کیا جائے
	اِفْعَلَا	تم کرو (دو مرد)		لِتُفْعَلَا	چاہئے کہ تم کئے جاؤ
	اِفْعَلُوْا	تم کرو (سب مرد)		لِتُفْعَلُوْا	چاہئے کہ تم کئے جاؤ
	اِفْعَلِی	تو کر (ایک عورت)		لِتُفْعَلِی	چاہئے کہ تو کی جائے
	اِفْعَلَا	تم کرو (دو عورتو)		لِتُفْعَلَا	چاہئے کہ تم کی جاؤ
	اِفْعَلْنَ	تم کرو (سب عورتو)		لِتُفْعَلْنَ	چاہئے کہ تم سب کی جاؤ
بحث امر غائب و متکلم معروف	لِيَفْعَلْ	اُس ایک مرد کو کرنا چاہئے	بحث امر غائب و متکلم مجہول	لِيُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ کیا جائے
	لِيَفْعَلَا	اُن دو مردوں کو کرنا چاہئے		لِيُفْعَلَا	چاہئے کہ وہ کیے جائین
	لِيَفْعَلُوْا	اُن سب مردون کو کرنا چاہئے		لِيُفْعَلُوْا	چاہئے کہ وہ سب کیے جائین
	لِتَفْعَلْ	اُس ایک عورت کو کرنا چاہئے		لِتُفْعَلْ	چاہئے کہ وہ کی جائے
	لِتَفْعَلَا	اُن دو عورتوں کو کرنا چاہئے		لِتُفْعَلَا	چاہئے کہ وہ کی جائین
	لِيَفْعَلْنَ	اُن سب عورتوں کو کرنا چاہئے		لِيُفْعَلْنَ	چاہئے کہ وہ سب کی جائین
	لِاَفْعَلْ	مجھ ایک مرد کو کرنا چاہئے یا ایک عورت کو کرنا چاہئے		لِاُفْعَلْ	چاہئے کہ مین کیا جاؤں یا چاہئے کہ میں کی جاؤں
	لِنَفْعَلْ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردون یا سب عورتوں کو کرنا چاہئے		لِنُفْعَلْ	چاہئے کہ ہم کئے جائین یا چاہئے کہ ہم کی جائیں

امر حاضر

بانون ثقیلہ۔ اِفْعَلَنَّ ـ اِفْعَلَانِّ ـ اِفْعَلُنَّ + اِفْعَلِنَّ اِفْعَلَانِّ ـ اِفْعَلْنَانِّ

بانون خفیفہ۔ اِفْعَلَنْ + اِفْعَلُنْ + اِفْعَلِنْ

امر غائب

بانون ثقیلہ۔ لِيَفْعَلَنَّ ـ لِيَفْعَلَانِّ ـ لِيَفْعَلُنَّ ـ لِتَفْعَلَنَّ ـ لِتَفْعَلَانِّ ـ لِيَفْعَلْنَانِّ ـ لِاَفْعَلَنَّ ـ لِنَفْعَلَنَّ

بانون خفیفہ لِيَفْعَلَنْ + لِيَفْعَلُنْ ـ لِتَفْعَلَنْ + لِاَفْعَلَنْ ـ لِنَفْعَلَنْ

سبق نمبر ۱۵

نہی کا بیان

نہی کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ درحقیقت وہ فعل مضارع ہے۔ جس کے پہلے لائے نہی لگایا جائے۔ لائے نہی آخر مضارع کو جزم دیتا ہے۔ نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیر کی قائمی میں لَمْ کا سا عمل کرتا ہے۔ نہی معروف ہو یا مجہول دونو میں یہ قاعدہ یکساں مؤثر ہے۔ گردان یوں آئیگی ؛

بحث نہی حاضر معروف			بحث نہی حاضر مجہول	
	لَا تَفْعَلْ لَا تَفْعَلَا لَا تَفْعَلُوا لَا تَفْعَلِي لَا تَفْعَلَا لَا تَفْعَلْنَ	(تو نہ کر (ایک مرد)		لَا تُفْعَلْ لَا تُفْعَلَا لَا تُفْعَلُوا لَا تُفْعَلِي لَا تُفْعَلَا لَا تُفْعَلْنَ	چاہیے کہ تو نہ کیا جائے (ایک مرد)

بحث نہی غائب و متکلم معروف			بحث نہی غائب و متکلم مجہول		
	لَا يَفْعَلْ لَا يَفْعَلَا لَا يَفْعَلُوا لَا تَفْعَلْ لَا تَفْعَلَا لَا يَفْعَلْنَ لَا أَفْعَلْ لَا نَفْعَلْ	(اس کو نہ کرنا چاہیے		لَا يُفْعَلْ لَا يُفْعَلَا لَا يُفْعَلُوا لَا تُفْعَلْ لَا تُفْعَلَا لَا يُفْعَلْنَ لَا أُفْعَلْ لَا نُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ نہ کیا جائے (ایک مرد)

فائدہ - نہی کے تمام صیغوں پر نون ثقیلہ اور خفیفہ دونوں آسکتے ہیں ؛

امر و نہی کی مشق

امر حاضر کی مشق امر باہمزۂ وصل کا تنبیہ احرف حرکت ہیں مضارع کے حرف ثالث کا تابع ہوتا ہے یعنی مفتوح کے ساتھ مفتوح۔ مکسور کے ساتھ مکسور اور مضموم کے ساتھ مضموم۔ سبق نمبر ۴ کے احکام کو مدنظر رکھ کر امثلۂ ذیل کی گردان کرو

یَفْعَلُ کی مثالیں۔ اِذْهَبْ (جا)۔ اِفْتَحْ (کھول)۔ اِشْرَبْ (پی)۔ اِسْمَعْ (سن) +

یَفْعِلُ کی مثالیں۔ اِجْلِسْ (بیٹھ)۔ اِضْرِبْ (مار)۔ اِغْسِلْ (دھو) اِحْسِبْ (گمان کر) ÷

یَفْعُلُ کی مثالیں۔ اُدْخُلْ (اندر آ)۔ اُنْصُرْ (مدد کر)۔ اُكْرُمْ (بزرگ ہو)۔ اُقْرُبْ (قریب ہو) ÷

امر غائب و نہی کی مشق ان دونو فعلوں میں حرف آخر کے سوا باقی تمام حرفوں کے حرکات وہی رہینگے جو مضارع میں تھے۔ امثلۂ ذیل پر غور کرو:۔

امر غائب کی مثالیں لِيَفْتَحْ (چاہئے کہ وہ کھولے)۔ لِيَغْسِلْ (چاہئے کہ وہ دھوئے) +

نہی حاضر کی مثالیں۔ لَا تَذْهَبْ (مت جا)۔ لَا تَجْلِسْ (مت بیٹھ) لَا تَنْصُرْ (مت مدد کر) +

نہی غائب کی مثالیں۔ لَا يَفْتَحْ (اسکو نہ کھولنا چاہئے)۔ لَا يَغْسِلْ (اس کو نہ دھونا چاہئے) +

سوالات (۱) اِذْهَبُوا۔ اِضْرِبِي۔ اُنْصُرْنَ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں ؟

(۲) لَا تَسْمَعْ اور لَا تَسْمَعُ فعل کی کیا قسمیں ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں ؟

(۳) لِيَشْرَبَنَّ اور لِيَشْرَبْنَ میں کیا فرق ہے ؟

(۴) اس فقرے کے معنی کرو اور جو فعل اس میں واقع ہوئے ہیں ان کو بیان کرو۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اِعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ٭

(۵) عربی میں ترجمہ کرو۔

تم دو عورتیں مارو۔ چاہئے کہ وہ دو عورتیں ماریں۔ تم مت دھو۔ چاہئے کہ وہ نہ دھوئے۔ تم سب مرد بزرگ ہو جاؤ +

٭ اور کسی قوم کی دشمنی تمہارے لئے بے انصافی کا باعث نہ ہو۔ انصاف کرو کیونکہ وہ پرہیزگاری کے بہت نزدیک ہے۔

سبق نمبر ۱۶

اسم کی بحث

اسم کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مصدر۔ (۲) مشتق (۳) جامد +

مصدر رہ وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ نکلیں اور اُس کے اُردو ترجمے کے آخر لفظ نا آئے۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا)۔ قَتْلٌ (مار ڈالنا) +

مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے اِس طور پر نکلے کہ مصدر کے معنی اور اصلیت اُسمیں باقی رہے۔ صرف اُس کی صورت ایک نئی پیدا ہو جائے جس طرح برتن اور زیورات چاندی سے بنتے ہیں جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) مَضْرُوبٌ (مارا ہوا)۔ کہ مصدر ضَرْبٌ سے نکلے +

جامد وہ اسم ہے کہ نہ اُس سے کوئی کلمہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمے سے نکلا ہو جیسے فَرَسٌ (گھوڑا) +

تنبیہ۔ الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے مصدر اس کا مستحق ہے کہ پہلے اس کی بحث شروع ہوتی مگر سہولت اس امر کی مقتضی ہے کہ پہلے اسمائے مشتقہ کا بیان کیا جائے۔ اس واسطے کہ وہ فعل سے مناسبت خاصہ رکھتے ہیں اور ضمیمہ افعال کہلاتے ہیں +

اسم مشتق کی بحث

اسمائے مشتقہ تعداد میں چھ ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبّہ (۴) اسم تفضیل (۵) اسم آلہ (۶) اسم ظرف +

ان اسماء کو فعل سے ایک خاص تعلّق ہے مثلاً ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا (زید نے بکر کو مارا) اس میں ضَرَبَ کے تعلق سے زید ضَارِبٌ کہلائیگا۔ بکر مَضْرُوب۔ جس آلہ سے ضرب لگائی گئی ہے وہ مِضْرَب۔ جس جگہ اور جس وقت فعل کا وقوع ہوا ہے۔ وہ مَضْرِب پس ضارِب اسم فاعل ہے اور مَضْرُوب اسم مفعول۔ مِضْرَب اسم آلہ مَضْرِب اسم ظرف +

صفت مشبّہ اور اسم تفضیل ایک طرح سے تو اسم فاعل ہی ہیں۔ مگر ان میں اسم فاعل کی نسبت کچھ خصوصیّتیں سوا پائی جاتی ہیں جیسا کہ اپنے موقع پر ان کے حالات سے معلوم ہوگا +

سبق نمبر ۱۷

اسم فاعل کا بیان

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اُس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ قائم ہو جیسے ضارِبٌ یعنی وہ شخص جس سے ضرب صادر ہوئی ؛

یہ اسم مادہ کے پہلے حرف کے بعد الف زیادہ کرنے اور دوسرے حرف کو کسرہ دینے سے بنتا ہے - حرفِ آخر کو تنوین اور تثنیہ وجمع کی حالت میں علامتِ تثنیہ وجمع لاحق ہوتی ہے تین صیغے مذکر کے واسطے اور تین مؤنث کے واسطے مقرر ہیں - گردان یوں آتی ہے :-

صیغہ مذکر		صیغہ مؤنث	
فَاعِلٌ	(کرنے والا)	فَاعِلَۃٌ	(کرنے والی)
فَاعِلَانِ	(دو کرنے والے)	فَاعِلَتَانِ	(دو کرنے والیں)
فَاعِلُوْنَ	(سب کرنے والے)	فَاعِلَاتٌ	(سب کرنے والیں)

اسم مفعول کا بیان

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اُس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَضْرُوْبٌ یعنی وہ شخص جس پر ضرب واقع ہوئی ؛

یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح اور دوسرے حرف کے بعد واؤ زیادہ کرنے سے بنتا ہے اس زیادتی سے مادہ کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا مضموم ہو جاتا ہے اور حرفِ آخر کو تنوین اور علامت تثنیہ وجمع لاحق ہوتی ہے - اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے بھی چھ صیغے ہیں - اور گردان یوں کی جاتی ہے :-

صیغہ مذکر		صیغہ مؤنث	
مَفْعُوْلٌ	(کیا ہوا)	مَفْعُوْلَۃٌ	(کی ہوئی)
مَفْعُوْلَانِ	(کئے ہوئے)	مَفْعُوْلَتَانِ	(کی ہوئیں)
مَفْعُوْلُوْنَ	(کئے ہوئے)	مَفْعُوْلَاتٌ	(کی ہوئیں)

* مادہ لفظ کے ماخذ کو کہتے ہیں یعنی جس سے لفظ نکلا ہے جیسے ضَرْبٌ مادہ ہے ضَارِبٌ کا - اکثر تو مصدر ہی اپنے مشتقات کا مادہ ہوتا ہے - مگر کبھی اسم جامد بھی دوسرے کلمے کا مادہ ہو جاتا ہے جیسے بَقَّالٌ کہ اس کا مادہ بَقْلَۃٌ ہے مادہ میں تصرف کرنے سے اُس کے اصلی حرکات میں تغیر واقع ہوتا ہے جیسے فَاعِلٌ اور مَفْعُوْلٌ وغیرہ کہ پہلی جگہ ع مکسور اور دوسری جگہ ع مضموم ہے -

اسم فاعل کی مشق - امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور ہر ایک کا مادہ بتاؤ :-

فَاتِحٌ (کھولنے والا) جَالِسٌ (بیٹھنے والا) آکِلٌ (کھانے والا) ذَاهِبٌ (جانے والا)

سَامِعٌ (سننے والا) عَالِمٌ (جاننے والا) شَارِبٌ (پینے والا) شَاهِدٌ (گواہی دینے والا)

اسم مفعول کی مشق - امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور بتاؤ کہ کس لفظ سے بنے ہیں :-

مَفْتُوحٌ (کھولا ہوا) مَأْكُولٌ (کھایا ہوا) مَسْمُوعٌ (سنا ہوا) مَعْلُومٌ (جانا ہوا)

مَشْرُوبٌ (پیا ہوا) مَشْهُودٌ (گواہی دیا ہوا) مَنْصُورٌ (مدد کیا ہوا) مَجْهُولٌ (نہ جانا ہوا)

تنبیہ - فَاعِلٌ اور مَفْعُولٌ کے علاوہ فَعِيلٌ اور فَعُولٌ دو اوزان مشترک بھی آئے ہیں جو کبھی اسم فاعل اور کبھی اسم مفعول کے معنی دیتے ہیں۔ چنانچہ فَعِيلٌ کے وزن پر اسم فاعل سَمِيعٌ (سننے والا) اور اسم مفعول جَرِيحٌ (زخمی) آتا ہے۔ اسی طرح فَعُولٌ کے وزن پر اسم فاعل بَتُولٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنیوالی) اور اسم مفعول رَسُولٌ (بھیجا ہوا) آتا ہے +

ماضی مضموم العین اور نیز اُن فعلوں سے جن کے فاعل میں معنی ثبوت کے ملحوظ ہوں اسم فاعل نہیں آتا۔ بلکہ صفت کا صیغہ فَعِيلٌ کے وزن پر آتا ہے (دیکھو بحث صفت مشبہ) اور لازم فعلوں سے اسم مفعول بالکل نہیں آتا +

ضمیروں کا استعمال اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے مندرجہ ذیل ضمیریں لگانے سے صیغے کے معنی غائب یا مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں یہ ضمیریں تعداد میں چودہ ہیں +

مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
هُوَ هُمَا هُمْ	هِيَ هُمَا هُنَّ	أَنْتَ أَنْتُمَا أَنْتُمْ	أَنْتِ أَنْتُمَا أَنْتُنَّ	أَنَا نَحْنُ

سوالات (۱) ذَاهِبَانِ - شَارِبُونَ - مَأْكُولَةٌ کیا صیغے ہیں ؟

(۲) أَنَا عَالِمٌ - أَنْتُمَا مَنْصُورَانِ - هُنَّ جَالِسَاتٌ کے معنی بیان کرو +

(۳) عربی میں ترجمہ کرو :- وہ دو عورتیں ٹھہرانے والی - تم سب مرد سننے والے - ہم مدد کئے ہوئے - تم سب عورتیں پینے والیں - وہ مرد جانیوالے - میں مدد کیا ہوا +

سبق نمبر ۱۸

صفت مشبّہ کا بیان

صفت مشبّہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اُس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی بطور ثبوت یعنی پائداری کے پائے جائیں جیسے حَسِینٌ وہ شخص جسمیں حُسن بطور پائداری کے قائم ہے ۔

اسم فاعل اور صفت مشبّہ میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفت مشبّہ میں صفت پائدار۔ پس ضَارِبٌ کوئی شخص اُس وقت کہلائیگا جبکہ ضَرْبٌ کی صفت اُس سے صادر ہو۔ اور حَسِینٌ وہ جس میں حُسن کی صفت ہر وقت پائی جائے ۔

صفت مشبہ کے اوزان بہت ہیں۔ مگر کوئی قاعدہ کُلیہ اُن کے واسطے مقرر نہیں۔ مادے کے دوسرے حرف کے بعد یَ کبھی وَ کبھی اَ زیادہ کیا جاتا ہے۔ جیسے شَرِیْفٌ (بھلا آدمی) وَقُوْرٌ (صاحب وقار) شُجَاعٌ (دلیر) کبھی مادّہ قائم رہتا ہے اور صرف حرکات میں تغیّر ہوتا ہے جیسے صَعْبٌ (دشوار) جُنُبٌ (ناپاک) صِفْرٌ (خالی) عام طور پر مفصلۂ ذیل فعلوں سے اس طرح مشتق ہوتی ہے ۔

(۱) ماضی مکسور العین سے فَعِلٌ کے وزن پر بشرطیکہ اُس میں رنگ یا عیب یا حلیے کے معنی نہ پائے جائیں جیسے فَرِحَ سے فَرِحٌ (خوش) ۔

(۲) ماضی مضموم العین سے فَعِیْلٌ کے وزن پر جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ (بزرگ)

(۳) ماضی مفتوح العین سے فَعْلٌ کے وزن پر۔ جیسے حَقٌّ (درست) کہ اصل میں حَقَقٌ تھا ۔

پہلی قسم سے صفت کا صیغہ بیشتر آتا ہے۔ دوسری قسم سے کم اور تیسری قسم سے کمتر ۔

(۴) جو افعال رنگ یا عیب (ظاہری) یا حلیے کے معنی رکھتے ہوں اُن سے مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے جیسے اَحْمَرُ (مرد سرخ رنگ) حَمْرَاءُ (عورت سرخ رنگ) اَعْوَرُ (کانا مرد) عَوْرَاءُ (کانی عورت) اَعْیَنُ (مرد فراخ چشم) عَیْنَاءُ (عورت فراخ چشم) پہلی مثال رنگ۔ دوسری مثال عیب اور تیسری مثال حلیے کی ہے ؞

(۵) جو صفات عارضی ہیں جیسے بھوک پیاس یا ان کی ضد۔ اُن سے صفت مذکّر فَعْلَانُ کے وزن پر آتی ہے اور صفت مؤنث فَعْلیٰ کے وزن پر جیسے جَوْعَانُ (بھوکا مرد) جَوْعیٰ (بھوکی عورت) عَطْشَانُ (پیاسا مرد) عَطْشیٰ (پیاسی عورت) ؞

صفت مشبہ سے چھ صیغے آتے ہیں اور اسم فاعل کی طرح اُن کے آخر میں علامتیں لگائی جاتی ہیں مگر اَفْعَلُ کے آخر میں تنوین نہیں آتی اور نیز اُسکے صیغۂ مؤنث کا ہمزہ تثنیہ بنانے میں واو سے بدل جاتا ہے جیسے حَمْرَاءُ۔ حَمْرَاوَانِ اور جمع مذکر و مؤنث دونو کی حُمْرٌ آئیگی ؞

تنبیہ غائب و مخاطب و متکلم کی تعیین کے واسطے جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے ضمیریں لگائی جاتی تھیں ویسی ہی صفت مشبہ کے ساتھ لگائی جاتی ہیں۔ جیسے هُوَ سَیِّدٌ۔ اَنْتَ اَحْمَرُ۔ اَنَا جَوْعَانُ ؞

سوالات (۱) سَلِیْمٌ اور فَرِحٌ کی گردان کرو ؞

(۲) شَرِیْفٌ۔ حَسَنَاتٌ۔ حَمْرَاءُ کیا صیغے ہیں ؞

(۳) اَنْتَ شُجَاعٌ۔ هُمَا سَلِیْمَتَانِ۔ نَحْنُ حَسَنُوْنَ کے معنی بیان کرو ؞

(۴) عربی میں ترجمہ کرو:۔ وہ ناپاک مرد۔ تو ایک خوبصورت عورت۔ ہم دو بہادر آدمی وہ سب سرخ عورتیں۔ تو بھوکا مرد۔ میں پیاسی عورت۔

سبق نمبر ۱۹

مُبالغے کے اوزان

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے تو اس کو مبالغہ کہتے ہیں جیسے ضَرّابٌ (بہت مارنے والا) یہ لفظ مادہ میں کبھی حرف کے مکرر لانے اور کبھی یٰ یا و یا آ کے زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ اس کے اوزان بھی سماعی ہیں اور کثیر الاستعمال یہ ہیں :-

فَعِلٌ - فَعِیلٌ - فَعُولٌ	حَذِرٌ (بڑا بچنے والا) عَلِیمٌ (بہت جاننے والا) اَکُولٌ (بہت کھانے والا)
فَعَّالٌ - فُعَّالٌ - فِعِّیلٌ	سَفَّاکٌ (بڑا خونریز) کُبَّارٌ (بہت بزرگ) صِدِّیقٌ (بہت سچا)
مِفْعَلٌ - مِفْعَالٌ - مِفْعِیلٌ	مِجْزَمٌ (بہت کاٹنے والا) مِنْعَامٌ (بہت انعام دینے والا) مِنْطِیقٌ (بہت بولنے والا)
فُعَالٌ - فَاعُولٌ - فُعَلَةٌ	عُجَابٌ (بہت عجیب) فَارُوقٌ (بہت فرق کرنیوالا) ضُحَکَۃٌ (جسکی ہنسی کی عادت ہو)
فَیْعُولٌ - فُعُّولٌ - فُعَّلٌ	قَیُّومٌ (بہت قیام کرنیوالا) قُدُّوسٌ (بہت پاک) قُلَّبٌ (بڑا حیلہ گر)

(۱) اوزان مبالغہ میں تذکیر و تانیث کا کچھ فرق نہیں ہوتا۔ مگر کبھی زیادتی مبالغہ کے لیے ۃ آخر میں بڑھا دیتے ہیں جیسے رَجُلٌ عَلّامَۃٌ و امرأۃٌ علّامۃٌ (بہت زیادہ جاننے والا خواہ مرد ہو یا عورت) ؛

(۲) جب فَعِیلٌ بمعنے فاعل اور فَعُولٌ بمعنے مفعول کے ہو تو اس وقت تذکیر و تانیث میں تفریق کی جاتی ہے جیسے ھُوَ عَلِیمٌ۔ ھِیَ عَلِیمَۃٌ۔ جَمَلٌ حَمُولٌ۔ نَاقَۃٌ حَمُولَۃٌ ؛

(۳) اہل حرفہ اور پیشہ وروں کے لئے فَعَّالٌ کا وزن خاص ہے۔ جیسے خَیَّاطٌ (درزی) حَجَّامٌ (پچھنی لگانے والا) بَزَّازٌ (پارچہ فروش) بعض اوقات یہ وزن اسم جامد سے بھی بنا لیا جاتا ہے۔ جیسے بَقَّالٌ کہ بَقْلَۃٌ سے نکلا ہے جس کے معنی ساگ پات کے ہیں۔ ایسا ہی جَمَّالٌ (شتربان) کہ جَمَلٌ سے بنا ہے جس کے معنی اونٹ کے ہیں ؛

اسم تفضیل کا بیان

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو اُس ذات کو بتلائے کہ جس میں اوروں کی نسبت مصدری معنوں کی زیادتی پائی جائے جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی خدا سب سے بزرگ ہے۔

مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ مبالغہ میں یہ زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں بمقابلہ دوسرے کے۔ جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ (بہت مارنے والا) بہ نسبت زید کے۔ تفضیل کو افعل التفضیل بھی کہتے ہیں۔

اسم تفضیل مادہ کے پہلے الف بڑھانے سے بنتا ہے اور اسکے آخر میں کبھی تنوین نہیں آتی اس کا صیغہ مذکر کے واسطے اَفْعَلُ اور مؤنث کے واسطے فُعْلٰی آتا ہے گردان یوں ہوگی:۔

اَفْعَلُ (واحد مذکر)	اَفْعَلَانِ (تثنیہ مذکر)	اَفْعَلُوْنَ (جمع مذکر)	اَفَاعِلُ (جمع مذکر)
فُعْلٰی (واحد مؤنث)	فُعْلَیَانِ (تثنیہ مؤنث)	فُعْلَیَاتٌ (جمع مؤنث)	فُعَلٌ (جمع مؤنث)

فائدہ۔ اسم تفضیل ہمیشہ فاعل کے معنی دیا کرتا ہے جیسے اَنْصَرُ (بہت مدد دینے والا) مگر کبھی اسم مفعول کے واسطے بھی آجاتا ہے جیسے اَشْهَرُ (بہت مشہور) اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا)

تنبیہ الوان اور عیب سے اسم تفضیل نہیں آتا پس اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اَعْوَرُ (کانا) اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔

سوالات (۱) ضَرَبَ۔ سَمِعَ۔ قَرُبَ سے اسم تفضیل کی گردان کرو۔

(۲) عَلِیْمٌ اور قَتِیْلٌ کیا صیغے ہیں؟ اور انکے صیغہ مؤنث میں کس طرح تمیز کی جاتی ہے

(۳) اَکْبَرُ اور اَحْمَرُ میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغہ مونث کس وزن پر آئیگا؟

عربی میں ترجمہ کرو:۔

وہ (مرد) بہت مددگار۔ زید سے زیادہ ایک مرد۔ میں (عورت) بہت نزدیک تم (مرد) بہت دور۔ وہ سب بزرگ عورتیں۔

سبق نمبر ۲۰

اسم آلہ کا بیان

اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو کام کرنے کا ذریعہ ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میم مکسور بڑھانے سے بنتا ہے اور اسکے تین وزن ہیں جن میں مذکر و مؤنث کی کچھ تفریق نہیں ❊

(۱) مِفْعَلٌ جیسے مِخْیَطٌ (سینے کا ذریعہ یعنی سوئی
(۲) مِفْعَلَۃٌ جیسے مِرْوَحَۃٌ (آرام دینے کا ذریعہ یعنی پنکھا } ان تینوں کی گردان یوں آتی ہے
(۳) مِفْعَالٌ جیسے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا ذریعہ یعنی چابی

واحد		تثنیہ		جمع
مِفْعَلٌ		مِفْعَلَانِ		مَفَاعِلُ
مِفْعَلَۃٌ		مِفْعَلَتَانِ		مَفَاعِیْلُ
مِفْعَالٌ		مِفْعَالَانِ		

اسم ظرف کا بیان

اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جو اُس زمان یا مکان پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے مَ مفتوح بڑھانے سے بنتا ہے جیسے مَضْرِبٌ وہ وقت یا جگہ جس میں ضرب واقع ہوئی۔ اس کے دو وزن ہیں۔ مَفْعَلٌ (بفتح عین) اور مَفْعِلٌ (بکسر عین) گردان یوں آتی ہے:۔ مَفْعَلٌ مَفْعَلَانِ۔ مَفَاعِلُ (یہ وزن جمع آلہ اور اسم ظرف میں مشترک ہے)۔

عین کلمے کی حرکات — اسم ظرف مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے بفتح عین آتا ہے اور مضارع مکسور العین سے بکسر عین۔ صرف بارہ لفظ مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس مکسور العین آئے ہیں۔ انکی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) مَنْسِکٌ (قربان گاہ)	(۲) مَجْزِرٌ (ذبح شتر۔ کمیلا)	(۳) مَنْبِتٌ (اگنے کی جگہ)
(۴) مَطْلِعٌ (جائے طلوع آفتاب)	(۵) مَشْرِقٌ (آفتاب کے نکلنے کی جگہ)	(۶) مَغْرِبٌ (آفتاب ڈوبنے کی جگہ)

(۷) مَفْرِقٌ (مانگ)	(۸) مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ)	(۹) مَسْکِنٌ (رہنے کی جگہ)
(۱) مَرْفِقٌ (کہنی رکھنے کی جگہ)	(۱) مَسْجِدٌ (مسلمانوں کی عبادتگاہ)	(۲) مَنْخِرٌ (نتھنا)

فائدہ کبھی ظرف کا صیغہ اسم جامد سے جبکہ کسی چیز کی مکانیت اور کثرت پر دلالت کرتا ہو مَفْعَلَةٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے مَأسَدَةٌ (وہ جگہ جہاں اسد (شیر) بہت رہتے ہوں) - لیکن مَقْبَرَةٌ (وہ جگہ جہاں مردے کو دفن کرتے ہیں) - مَدِیْنَةٌ (وہ جگہ جہاں لوگ رہتے ہیں) مکانوں کے نام ہیں اسم ظرف نہیں :-

سوالات (۱) ضَرَبَ سے اسم آلہ اور جَلَسَ سے اسم ظرف کی گردان کرو :-

(۲) اسم آلہ کے کتنے وزن ہیں اور اُن کے واسطے مادہ میں کیا کیا تبدیلی کرنی پڑتی ہے؟

(۳) اسم ظرف کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس آتے ہیں؟

(۴) مِحْمَلٌ اور مَقْبَرَةٌ کیا کلمے ہیں اور کس طرح بنائے گئے ہیں؟

صرف صغیر کا بیان

جس قدر افعال اور اسماءِ مشتقہ بیان ہو چکے ہیں صرفیوں نے اُن کی مشق کے واسطے قاعدے مقرر کئے ہیں اور اُن سب کا ایک ایک صیغہ ابتدائی لیکر مسلسل گردان کراتے ہیں اور اس گردان کو صرف صغیر سے نامزد کرتے ہیں اُس کا طریق یہ ہے :-

ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فھو ضَارِبٌ وضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا* فذاک مضروبٌ - لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ - لَا یَضْرِبُ لَا یُضْرَبُ - لَنْ یَضْرِبَ - لَنْ یُضْرَبَ الامر منہ اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ - لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ والنھی عنہ لَا تَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ لَا یَضْرِبْ لَا یُضْرَبْ الظرف منہ مَضْرِبٌ والآلۃ منہ مِضْرَبٌ وافعل التفضیل منہ اَضْرَبُ :-

* مصدر معروف و مجہول لفظوں میں یکساں ہوتے ہیں صرف معنی میں تفریق کی جاتی ہے پس ضَرْبًا مصدر معروف کے معنی ہیں مارنا اور مجہول کے معنی ہیں مارا جانا :-

سبق نمبر ۲۱

اَبنیہ کی بحث اسم کی اصلی بنائیں تین ہیں۔ ثلاثی (سہ حرفی) رباعی (چار حرفی) خماسی (پانچ حرفی) اور فعل کی صرف دو۔ ثلاثی و رباعی۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مجرد جس کے تمام حروف اصلی[1] ہوں اور دوسری مزید فیہ جس میں حرف زائد بھی ہو۔ پس حرف اصلی اور زائد کے لحاظ سے اسم کی چھ قسمیں اور فعل کی چار قسمیں ہوئیں جن کی تفصیل یہ ہے:۔

اسم کی قسمیں

(۱) ثلاثی مجرد۔ جیسے زَمَنٌ وقت (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے زَمَانٌ وقت (اس میں الف زائد ہے)

(۳) رباعی مجرد جیسے ثَعْلَبٌ لومڑی (۴) رباعی مزید فیہ جیسے قِنْدِیْلٌ لالٹین (اس میں یٰ زائد ہے)

(۵) خماسی مجرد جیسے سَفَرْجَلٌ بہی (۶) خماسی مزید فیہ جیسے عَضْرَفُوْطٌ بامنی (اس میں واؤ زائد ہے)

فعل کی قسمیں

(۱) ثلاثی مجرد جیسے خَرَجَ وہ نکلا (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے اَخْرَجَ اُس نے نکالا (اس میں الف زائد ہے)

(۳) رباعی مجرد جیسے دَحْرَجَ اُس نے لڑھکایا۔ (۴) رباعی مزید فیہ جیسے تَدَحْرَجَ وہ لڑھکا (اسمیں ت زائد ہے)

فائدہ۔ مصادر اور اسمائے مشتقہ اگرچہ اسم کی قسم سے ہیں۔ مگر اُن کو فعل کے ساتھ ایک خاص تعلق (اشتقاق) ہے۔ اسلئے ان سے خماسی کی بنائیں نہیں آتیں :۔

---

[1] جو حرف کلمے کے تمام تغیرات کی حالت میں قائم رہتا ہے وہ اصلی ہے ورنہ زائد۔ مثلاً ضَرَبَ۔ یَضْرِبُ۔ اِضْرِبْ۔ ضَارِبٌ۔ مَضْرُوْبٌ کو دیکھو کہ ض ر ب ان سب میں موجود ہے۔ اسلئے یہ تینوں اصلی ہیں اور باقی حرف جو ایک میں ہیں اور دوسرے میں نہیں وہ زائد۔ جیسے یٰ الفٓ واوٓ :۔

فعل مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کے واسطے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب خاص ہے پس اگر ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں حرف زائد نہ ہو۔ گو اُس کے مصدر اور مشتقات میں ہو تو اُس فعل کو مجرد کہینگے۔ جیسے یَضْرِبُ اپنے ماضی ضَرَبَ کے لحاظ سے مجرد کہلائیگا۔ اور یُخْرِجُ اپنے ماضی اَخْرَجَ کے لحاظ سے مزید فیہ۔ مصدر اور اسمائے مشتقہ بھی اس قاعدہ میں ماضی کے تابع ہیں ؎

وزن کی بحث

تتبعؔ زبان سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ کوئی اسم یا فعل تین حرف سے کم نہیں ٭ ہوتا اور نہ کوئی اسم سات حرف سے اور نہ کوئی فعل چھ حرف سے زیادہ کا آتا ہے۔ اسم کے اصلی حرف پانچ تک اور فعل کے چار تک ہونگے۔ صرفیوں نے اِن کلمات کے اصلی اور زائد کی شناخت کے واسطے قاعدہ وزن ایجاد کیا ہے اور ف ع ل کو اس کی میزان قرار دیا ہے۔ جس طرح چیزوں کی کمی بیشی اور برابری کا حال ترازو سے ظاہر ہو جاتا ہے اسی طرح کلمات کے حرفوں کو ف ع ل کے ساتھ مقابل کرنے سے اُنکی اصلیت و زیادت مُنکشف ہو جاتی ہے۔ میزان کو وزن بھی کہتے ہیں اور جس کلمے کے حرفوں کا وزن سے مقابلہ کیا جائے اُسکو موزون۔ اس وزن کی تین صورتیں ہیں:۔

(۱) فَعَلَ یعنی ف ع ل (یہ وزن ثلاثی مجرد کا ہے)

(۲) فَعْلَلَ یعنی ف ع اور ۲ ل (یہ وزن رباعی کا ہے)

(۳) فَعْلَلَل یعنی ف ع اور ۳ ل (یہ وزن خماسی کا ہے)

ان اوزان کے ذریعے سے کسی کلمے کا ثلاثی یا رباعی یا خماسی اور مجرد یا مزید فیہ ہونا اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ موزون کے حرفوں کا مقابلہ وزن کے حرفوں سے ترتیب وار کیا جائے اور حرکات و سکنات کے موافق ہونیکا لحاظ رکھا جائے حرف اصلی کو ف ع ل سے تعبیر کریں اور جو زیادتی ہو اُس کو وزن میں بعینہ لائیں تو جو حرف ف ع ل کے مقابل ہو وہ اصلی ہوگا اور جو اسکے سوا ہو وہ زائد۔ دیکھو:۔

زَمَنٌ (فَعَلٌ) ثَعْلَبٌ (فَعْلَلٌ)۔ سَفَرْجَلٌ (فَعَلَّلٌ)۔ مجرد کہلائینگے کہ موزون میں سب حرف اصلی ہیں +

زَمَانٌ (فَعَالٌ)۔ قِنْدِیْلٌ (فِعْلِیْلٌ)۔ عَضْرَفُوْطٌ (فَعْلَلُوْلٌ) مزید کہلائینگے کہ موزون میں حروف زائد بھی ہیں +

٭ بعض اسم یا فعل جو بظاہر دو حرفی یا ایک حرفی معلوم ہوتے ہیں دراصل وہ بھی سہ حرفی ہیں کثرت استعمال سے اُن کی یہ صورت ہو گئی ہے جیسے اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی) کہ اصل میں اَبَوٌ اَخَوٌ تھے۔ اور کُلْ (کھا)، قِ (بچا) کہ اصل میں اُؤْکُلْ اور اِوْقِیْ تھے حذف سے یہ شکل رہ گئی +

سبق نمبر ۲۲

اوزان فعل فعل ثلاثی (سہ حرفی) کے تین وزن ہیں۔ فَعَلَ۔ فَعِلَ۔ فَعُلَ یہ تینوں فعل ماضی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں۔ یَفْعَلُ۔ یَفْعِلُ۔ یَفْعُلُ۔ مگر کسی جگہ ماضی اور مضارع کے ع کلمے کی حرکات متفق ہوتی ہیں۔ اور کسی جگہ مختلف۔ صرفیوں نے ہر ماضی کے لئے مضارع کے چند اوزان دریافت کئے ہیں چنانچہ

ماضی فَعَلَ کے تین مضارع ہیں
(۱) یَفْعِلُ۔ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ
(۲) یَفْعُلُ۔ جیسے نَصَرَ۔ یَنْصُرُ
(۳) یَفْعَلُ۔ جیسے مَنَعَ۔ یَمْنَعُ

ماضی فَعِلَ کے دو مضارع ہیں۔
(۱) یَفْعَلُ۔ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ
(۲) یَفْعِلُ۔ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ

ماضی فَعُلَ کا صرف ایک مضارع ہے۔ ۔ ۔ یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ

جب ماضی اور مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب (حسب تفصیل بالا) ملا کر بولا جائے۔ تو اس مجموعے کو باب کہتے ہیں۔ ان دونو کے اختلاف حرکت ع کے باعث ۹ نو باب آنے چاہئیں تھے مگر مستعمل صرف چھ ہیں:۔

اوّل۔	فَعَلَ یَفْعِلُ	ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین	یہ تینوں باب اصول کہلاتے ہیں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے ع کلمے کی حرکات مختلف ہیں +
دوم۔	فَعَلَ یَفْعُلُ	ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین	
سوم۔	فَعِلَ یَفْعَلُ	ماضی مکسور العین مضارع مفتوح العین	
چہارم۔	فَعَلَ یَفْعَلُ	ماضی اور مضارع دونو مفتوح العین	یہ تینوں باب فروع کہلاتے ہیں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے ع کلمے کی حرکات متفق ہیں +
پنجم۔	فَعُلَ یَفْعُلُ	ماضی اور مضارع دونو مضموم العین	
ششم۔	فَعِلَ یَفْعِلُ	ماضی اور مضارع دونو مکسور العین	

اشتلہ مشقیہ مفصلۂ ذیل مصدروں سے ہر باب کی صرف صغیر کرو:۔

(۱) مصادر باب { اَلضَّرْبُ (مارنا) اَلْغَسْلُ (دھونا) اَلْغَلَبُ (غلبہ کرنا)
فَعَلَ یَفْعِلُ } اَلظُّلْمُ (ستم کرنا) اَلْكَذِبُ (جھوٹ بولنا)؛

(۲) مصادر باب { اَلنَّصْرُ (مدد کرنا) اَلطَّلَبُ (ڈھونڈنا) اَلْقَتْلُ (مار ڈالنا)
فَعَلَ یَفْعُلُ } اَلدُّخُوْلُ (اندر آنا) اَلْفَسَادُ (تباہ ہونا)؛

(۳) مصادر باب { اَلسَّمْعُ وَالسَّمَاعُ (سننا) اَلْعِلْمُ (جاننا) اَلْفَهْمُ (سمجھنا)
فَعِلَ یَفْعَلُ } اَلْجَهْلُ (نہ جاننا) اَلشَّهَادَةُ (گواہی دینا)؛

اس باب کا اسم فاعل اکثر تو فاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے سامِعٌ۔ عالِمٌ۔ مگر جب فاعل میں معنی ثبوت کے ملحوظ ہوں۔ تو فاعل کا وزن نہیں آتا بلکہ صفت مشبہ کا وزن فَعِیْلٌ آتا ہے جیسے سَمِیْعٌ۔ عَلِیْمٌ؛

(۴) مصادر باب { اَلْفَتْحُ (کھولنا) اَلْمَنْعُ (روکنا) اَلصَّبْغُ (رنگ کرنا)
فَعَلَ یَفْعَلُ } اَلرَّهْنُ (گرو رکھنا) اَلْجَرْحُ (زخمی کرنا)؛

(۵) مصادر باب { اَلْكَرَمُ وَالْكَرَامَةُ (بزرگ ہونا) اَللُّطْفُ وَاللَّطَافَةُ (پاکیزہ ہونا)
فَعُلَ یَفْعُلُ } اَلْقُرْبُ (نزدیک ہونا) اَلْبُعْدُ (دور ہونا) اَلْكَثْرَةُ (بہت ہونا)؛

اس باب سے اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہ کا صیغہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے کَرِیْمٌ اور ہمیشہ لازم ہوتا ہے؛

(۶) مصادر باب { اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ (گمان کرنا) اَلنِّعْمَةُ (خوش عیش ہونا)
فَعِلَ یَفْعِلُ } اس باب کے چند مصدر آئے ہیں جن میں سے صحیح کے صرف دو ہیں؛

فائدہ۔ ابواب مندرجہ بالا کے سوا دو باب ثلاثی سے اور آئے ہیں:۔

(۱) فَعِلَ یَفْعُلُ ماضی بکسور العین مضارع مضموم العین جیسے فَضِلَ یَفْضُلُ اَلْفَضْلُ (زیادہ ہونا)؛

(۲) فَعُلَ یَفْعَلُ ماضی مضموم العین مضارع مفتوح العین جیسے كَادَ يَكَادُ اَلْكَوْدُ وَالْكَيْدُ وَدَةٌ (نزدیک ہونا)؛

مگر اکثر صرفیوں کی رائے ہے کہ یہ دونوں کوئی مستقل باب نہیں۔ بلکہ پہلا باب تداخل لغات[*] سے ہے اور دوسرا قسم دوسرے اجوف کا ...

---

[*] تداخل کے یہ معنی ہیں کہ ماضی ایک باب سے ہو اور مضارع دوسرے باب سے۔ فَضِلَ یَفْضُلُ عربی میں دو باب سے آیا ہے۔ اول سَمِعَ سے دوم نَصَرَ سے۔ اس پہلے باب کی ماضی اور دوسرے باب کا مضارع ملکر یہ باب پیدا ہوا؛

سبق نمبر ۲۳

ابواب ثلاثی مزید فیہ

فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جو ثلاثی مجرد کے ماضی کے ابتدا یا وسط میں ایک یا دو یا تین حروف مقررہ بڑھانے سے بنتے ہیں اور تین حصوں میں منقسم ہیں

(۱) وہ ابواب جو ایک حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ تین ہیں :-

۱- اَفْعَلَ - ف کلمے کے پہلے ہمزہ زیادہ کرنے سے جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ ۔

۲- فَعَّلَ - ع کلمے کو مشدد کرنے سے ۔ جیسے صَرَفَ سے صَرَّفَ

۳- فَاعَلَ - ف کلمے کے بعد الف زیادہ کرنے سے جیسے قَتَلَ سے قَاتَلَ

(۲) وہ ابواب جو دو حروف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ پانچ ہیں :-

۱- تَفَعَّلَ - اول میں ت لانے اور عین کلمے کو مشدد کرنے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَبَّلَ

۲- تَفَاعَلَ اول میں ت اور ف کلمے کے بعد الف لانے سے ۔ جیسے قَبِلَ سے تَقَابَلَ

۳- اِفْتَعَلَ اول میں ہمزہ اور ف کلمے کے بعد ت لانے سے ۔ جیسے جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ

۴- اِنْفَعَلَ اول میں ہمزہ اور نون لانے سے ۔ جیسے فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ

۵- اِفْعَلَّ اول میں ہمزہ لانے اور لام کلمے کو مشدد کرنے سے جیسے حَمِرَ سے اِحْمَرَّ

(۳) وہ ابواب جن میں تین حرف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ چار ہیں :-

۱- اِفْعَالَّ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد الف بڑھانے اور لام کو مشدد کرنے سے جیسے دَهِمَ سے اِدْهَامَّ ۔

۲- اِسْتَفْعَلَ اول میں ہمزہ و س و ت کے لانے سے ۔ جیسے نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ ۔

۳- اِفْعَوْعَلَ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد واو و عین لانے سے جیسے خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ

۴- اِفْعَوَّلَ اول میں ہمزہ لانے اور عین کے بعد واو مشدد بڑھانے سے جیسے جلذ سے اِجْلَوَّذَ

ان بارہ بابوں میں سے پہلے پانچ باب بے ہمزہ وصل کہلاتے ہیں اور پچھلے

ساتا ہمزۂ وصل ۔ باب افعال کے پہلے جو ہمزہ ہے وہ قطعی کہلاتا ہے +

ابواب رباعی مزید فیہ رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرد کی ماضی میں ایک یا دو حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور دو حصّوں میں منقسم ہیں ۔

(۱) وہ باب جو ایک حرف کے بڑھانے سے بنتا ہے اور یہ صرف ایک ہے :-

تَفَعْلُلَ اول میں تَ زیادہ کرنے سے ۔ جیسے دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ

(۲) وہ باب جس میں دو حرف بڑھانے کی ضرورت ہے اور یہ دو باب ہیں :-

۱- اِفْعَنْلَلَ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد نون لانے سے جیسے حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ +

۲- اِفْعَلَلَّ اول میں ہمزہ لانے اور دوسرے لام کو مشدد پڑھنے سے جیسے قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ +

سبق نمبر ۲۴

حرکات مضارع معروف اِفْعَال ۔ تَفْعِيل ۔ مُفَاعَلَه ۔ فَعْلَلَه چار بابوں میں کہ اُن کا ماضی چار حرفی ہے ۔ مضارع معروف میں علامت مضارع مضموم ہوگی اور باقی بابوں میں مفتوح +

تَفَعُّل ۔ تَفَاعُل ۔ تَفَعْلُل تین بابوں میں کہ اُنکے ماضی کے پہلے تَ زائد آتی ہے مضارع کے آخر حرف کا ماقبل مفتوح ہوگا اور باقی میں مکسور +

ہمزہ کا حذف اِفْتِعَال ۔ اِنْفِعَال ۔ اِفْعِلَال ۔ اِفْعِيلَال ۔ اِسْتِفْعَال ۔ اِفْعِيعَال ۔ اِفْعِوَّال اِفْعِنْلَال ۔ اِفْعِلَّال نو بابوں کے ماضی کے پہلے جو ہمزہ وصل آتا ہے بروقت لاحق ہونے علامت مضارع کے حذف ہو جاتا ہے جیسے يَجْتَنِبُ ۔ يَنْفَطِرُ وغیرہ باب افعال کا ہمزہ ماضی اگرچہ قطعی ہے مگر مضارع میں وہ بھی حذف ہو جاتا ہے ۔ جیسے يُكْرِمُ کہ اصل میں يُأَكْرِمُ تھا +

+ ہمزۂ وصل اور قطعی دونو زائد ہوتے ہیں ۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ ہمزۂ وصل بحالت وصل کلام تلفظ میں نہیں آتا ۔ جیسے فَانْتَظِرُوا اِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ (منتظر رہو البتہ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں) اور ہمزہ قطعی برابر بولا جاتا ہے ۔ جیسے وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (اور ڈرا نزدیکی رشتہ داروں کو) +

تائے تفعل اور تفاعل کا حذف جب تائے تفعل اور تفاعل پر تائے مضارع واحد مؤنث غائب کی داخل ہو تو مضارع معروف میں سے ایک ت کا تخفیفاً حذف کرنا درست ہے جیسے تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ کہ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا +

حرکات ماضی مجہول جملہ ابواب کے ماضی مجہول میں ماقبل آخر مکسور اور باقی متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں - جیسے اُجْتُنِبَ - اور ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو واو سے بدل جاتا ہے جیسے قابل سے قُوبِلَ :-

حرکات مضارع مجہول تمام بابوں کے مضارع مجہول میں ماقبل آخر مفتوح اور علامت مضارع مضموم ہوگی اور باقی حرکات بدستور قائم رہینگی جیسے یُجْتَنَبُ ۔ یُقَابَلُ :-

حرکات اسم فاعل و اسم مفعول اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور آخر میں تنوین آتی ہے مگر ماقبل آخر اسم فاعل کا مکسور اور ماقبل آخر اسم مفعول کا مفتوح ہوتا ہے جیسے مُجْتَنِبٌ (اسم فاعل) مُجْتَنَبٌ (اسم مفعول) +

اسم ظرف و اسم آلہ و اسم تفضیل اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے مگر اسم آلہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے - اگر اسم آلہ کے معنی ادا کرنے منظور ہوں تو لفظ مَا بِهٖ کو مصدر پر بڑھاتیں - جیسے مَا بِهِ الْاِجْتِنَاب (پرہیز کرنے کا ذریعہ) اگر اسم تفضیل کے معنی ادا کرنے ہوں - تو لفظ اَشَدّ یا اَكْثَرُ یا ان کی مثل مصدر منصوب پر زیادہ کریں جیسے اَشَدُّ تَنْكِيلًا (بہت ہی بڑا عذاب دینے والا) اَسْرَعُ اِلْتِهَابًا (بہت ہی جلد بھڑک اُٹھنے والا) :-

ثلاثی مجرد میں جو لون اور عیب سے اسم تفضیل نہیں آتا - اُس کو بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں - جیسے اَشَدُّ حُمْرَةً (بہت ہی سرخ رنگ) اَشَدُّ صَمَمًا (بہت ہی بہرا) :-

اب ہر ایک باب کی صرف صغیر نقشہ منسلکہ صفحہ ۴۰ و ۴۱ میں درج کی جاتی ہے - اُس کی گردان کرجاؤ :-

سبق نمبر ۲۵ و ۲۶ - ابواب ثلاثی مزید فیہ

اقسام ابواب	نمبر ابواب	نام ابواب	مثال	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: مصدر	اسم فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مصدر	اسم مفعول	امر	نہی	امثلۂ مشتقیہ		
بے ہمزۂ وصل	باب اول	اِفْعَال	اَلْاِکْرَامُ (عزت کرنا)	اَکْرَمَ	یُکْرِمُ	اِکْرَامًا	مُکْرِمٌ	اُکْرِمَ	یُکْرَمُ	اِکْرَامًا	مُکْرَمٌ	اَکْرِمْ	لَاتُکْرِمْ	اَلْاِسْلَامُ (مسلمان ہونا)	اَلْاِذْهَابُ (لے جانا)	اَلْاِعْلَانُ (ظاہر کرنا)
	باب دوم	تَفْعِیْل	اَلتَّصْرِیْفُ (پھیرنا)	صَرَّفَ	یُصَرِّفُ	تَصْرِیْفًا	مُصَرِّفٌ	صُرِّفَ	یُصَرَّفُ	تَصْرِیْفًا	مُصَرَّفٌ	صَرِّفْ	لَاتُصَرِّفْ	اَلتَّکْذِیْبُ (جھٹلانا)	اَلتَّقْدِیْمُ (پیشقدمی کرنا)	اَلتَّمْکِیْنُ (جگہ دینا)
	باب سوم	مُفَاعَلَہ	اَلْمُقَاتَلَۃُ (ایک دوسرے کو قتل کرنا)	قَاتَلَ	یُقَاتِلُ	مُقَاتَلَۃً	مُقَاتِلٌ	قُوْتِلَ	یُقَاتَلُ	مُقَاتَلَۃً	مُقَاتَلٌ	قَاتِلْ	لَاتُقَاتِلْ	اَلْمُشَارَکَۃُ (باہم شراکت کرنا)	اَلْمُنَازَعَۃُ (آپس میں جھگڑنا)	اَلْمُخَاصَمَۃُ (آپس میں دشمنی کرنا)
	باب چہارم	تَفَعُّل	اَلتَّقَبُّلُ (قبول کرنا)	تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبُّلًا	مُتَقَبِّلٌ	تُقُبِّلَ	یُتَقَبَّلُ	تَقَبُّلًا	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبَّلْ	لَاتَتَقَبَّلْ	اَلتَّفَکُّهُ (میوہ کھانا)	اَلتَّلَبُّثُ (ٹھہرنا)	اَلتَّبَسُّمُ (مسکرانا)
	باب پنجم	تَفَاعُل	اَلتَّقَابُلُ (باہم مقابلہ کرنا)	تَقَابَلَ	یَتَقَابَلُ	تَقَابُلًا	مُتَقَابِلٌ	تُقُوْبِلَ	یُتَقَابَلُ	تَقَابُلًا	مُتَقَابَلٌ	تَقَابَلْ	لَاتَتَقَابَلْ	اَلتَّخَاصُمُ (باہم دشمنی کرنا)	اَلتَّفَاخُرُ (ایک دوسرے پر فخر کرنا)	اَلتَّعَارُفُ (ایک دوسرے کو پہچاننا)
باہمزۂ وصل	باب اول	اِفْتِعَال	اَلْاِجْتِنَابُ (بچنا)	اِجْتَنَبَ	یَجْتَنِبُ	اِجْتِنَابًا	مُجْتَنِبٌ	اُجْتُنِبَ	یُجْتَنَبُ	اِجْتِنَابًا	مُجْتَنَبٌ	اِجْتَنِبْ	لَاتَجْتَنِبْ	اَلْاِعْتِزَالُ (گوشہ گزین ہونا)	اَلْاِخْتِطَافُ (اچکنا)	اَلْاِرْتِحَالُ (کوچ کرنا)
	باب دوم	اِنْفِعَال	اَلْاِنْفِطَارُ (شگافتہ ہونا)	اِنْفَطَرَ	یَنْفَطِرُ	اِنْفِطَارًا	مُنْفَطِرٌ					اِنْفَطِرْ	لَاتَنْفَطِرْ	اَلْاِنْصِرَافُ (پھرنا)	اَلْاِنْقِلَابُ (پلٹنا)	اَلْاِنْکِسَارُ (ٹوٹنا)
	باب سوم	اِفْعِلَال	اَلْاِحْمِرَارُ (سرخ ہونا)	اِحْمَرَّ	یَحْمَرُّ	اِحْمِرَارًا	مُحْمَرٌّ					اِحْمَرَّ اِحْمَرِرْ	لَاتَحْمَرَّ لَاتَحْمَرِرْ	اَلْاِخْضِرَارُ (سبز ہونا)	اَلْاِصْفِرَارُ (زرد ہونا)	اَلْاِغْبِرَارُ (گرد آلود ہونا)
	باب چہارم	اِفْعِیْلَال	اَلْاِدْهِیْمَامُ (بہت سیاہ ہونا)	اِدْهَامَّ	یَدْهَامُّ	اِدْهِیْمَامًا	مُدْهَامٌّ					اِدْهَامَّ اِدْهَامِمْ	لَاتَدْهَامَّ لَاتَدْهَامِمْ	اَلْاِسْمِیْرَارُ (گندم رنگ سا ہونا)	اَلْاِکْمِیْتَاتُ (گھوڑے کا کمیت ہونا)	اَلْاِشْهِیْبَابُ (گھوڑے کا اشہب ہونا)

با ہمزہ وصل												
باب نہم	اِستفعال	الاستنصار (مدد چاہنا)	اِستنصر	یستنصر	استنصارًا	مستنصِر	مستنصَر	استنصر	لاتستنصر	الاستغفار (آمرزش چاہنا)	الاستفسار (پوچھنا)	الاستخلاف (جانشین کرنا)
باب ششم	اِفعیعال	الاخشیشان (خشونت ہونا)	اخشوشن	یخشوشن	اخشیشانًا	مخشوشِن	اخشوشن	لاتخشوشن	الاغلیلاق (بکرے کا بیراہ دنا)	الاملیلاح (پانی کا کھارا ہونا)	الاحدیداب (کوز پشت ہونا)	
باب ہفتم	اِفعوّال	الاجلوّاذ (جلد چلنا)	اِجلوّذ	یجلوّذ	اِجلوّاذًا	مجلوِّذ	اِجلوّذ	لاتجلوّذ	الاخروّاط (لکڑی تراشنا)	الاعلوّاط (اونٹ کی گردن پر لٹک کر چڑھنا)		

ابواب رباعی

رباعی مجرد	باب	فَعلَلَة	الدحرجة (لڑھکانا)	دحرج	یدحرج	دحرجةً	مدحرِج	مدحرَج	دحرج	لاتدحرج	البعثرة (پراگندہ ہونا)	الزعفرة (زعفران سے رنگنا)	السّمطرة (... باندھنا)
مزید فیہ بلا ہمزہ وصل	باب	تَفَعلُل	التدحرج (لڑھکنا)	تدحرج	یتدحرج	تدحرجًا	متدحرِج	متدحرَج	تدحرج	لاتتدحرج	التسربل (کپڑا پہننا)	التزندق (بیدین ہونا)	التبختر (ناز سے چلنا)
مزید فیہ با ہمزہ وصل	باب اول	اِفعِنلال	الاحرنجام (جمع ہونا)	احرنجم	یحرنجم	احرنجامًا	محرنجِم	محرنجَم	اِحرنجم	لاتحرنجم	الابلنداء (بنگہ کا فربہ ہونا)	الاغرنکاس (بالوں کا سیاہ ہونا)	الاسلنطاء (چت گرنا)
	باب دوم	اِفعِلّال	الاقشعرار (بدن کے رونگٹے کھڑے ہونا)	اقشعرّ	یقشعرّ	اقشعرارًا	مقشعِرّ	اِقشعرّ اِقشعرِر	لاتقشعرّ لاتقشعرِر	الاقمطرار (بہت ناخوش ہونا)	الاشمعرار (پراگندہ ہونا)	الازمهرار (غصے سے آنکھوں کا سرخ ہونا)	

قواعد ضروریہ (۱) ثلاثی اور رباعی کا ہر باب حروف زائدہ کی کمی سے مجرد ہو سکتا ہے جیسے اَکْرَمَ سے کَرُمَ۔ صَرَّفَ سے صَرَفَ۔ قَاتَلَ سے قَتَلَ۔ تَقَبَّلَ اور تَقَابَلَ سے قَبِلَ۔ اِجْتَنَبَ سے جَنَبَ۔ اِنْفَطَرَ سے فَطَرَ۔ اِحْمَرَّ سے حَمِرَ۔ اِدْهَامَّ سے دَهِمَ۔ اِسْتَنْصَرَ سے نَصَرَ۔ اِخْشَوْشَنَ سے خَشُنَ۔ اِجْلَوَّذَ سے جَلَذَ۔ اِحْرَنْجَمَ سے حَرْجَمَ۔ اِقْشَعَرَّ سے قَشْعَرَ۔

(۲) مجرد کا ہر باب حروف مخصوصہ کی زیادتی سے مزید کے اکثر ابواب میں (حسب استعمال اہل زبان) آسکتا ہے جیسے خَرَجَ مادہ مجرد سے اَخْرَجَ۔ خَرَّجَ۔ خَارَجَ۔ تَخَرَّجَ۔ تَخَارَجَ۔ اِخْتَرَجَ۔ اِخْرَوَّجَ۔ اِخْرَاجَّ۔ اِسْتَخْرَجَ ۔

شناخت ابواب (۱) ابواب مزید فیہ میں سے جب کسی فعل یا اسم مشتق کا پتہ دینا منظور ہو تو اُس کے باب کے مصدر کا نام لے دینا چاہئے۔ مثلاً یُکْرِمُ باب اِفْعَال سے اور یُضَارِبُ باب مفاعلہ سے ہے +

(۲) باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے پہچاننے میں کبھی خفیف سا مغالطہ ہو جاتا ہے پس یاد رکھنا چاہئے کہ اگر تیسرا حرف ت ہو تو باب اِفْتِعَال ہے اور اگر دوسرا حرف ن ساکن ہے تو اِنْفِعَال

(۳) اِفْعِیلَال۔ اِفْعِیعَال۔ اِفْعِوَّال۔ اِفْعِلَّال یہ چاروں مصدر ایک وزن کے ہیں۔ اگر اصلی تین حرف اور لام کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِیلَال ہے جیسے اِدْهِيمَام۔ اور اگر عین کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِیعَال جیسے اِخْشِيشَان۔ اگر چار حرف اصلی ہیں اور ع کلمہ کے بعد نون زائد ہے تو اِفْعِنْلَال جیسے اِحْرِنْجَام۔ اگر چار حرف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِلَّال۔ جیسے اِقْشِعْرَار +

مصادر غیر ثلاثی ثلاثی مزید فیہ اور ابواب رباعی کے بعض مصادر ان اوزان پر بھی آتے ہیں +

(۱) باب تَفْعِیل کا مصدر اکثر تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے تَخْرِجَةٌ (نکالنا) اور یہ باب ناقص سے بہت مستعمل ہے۔ کبھی کبھی فَعَالٌ۔ فِعَالٌ۔ فِعَّالٌ۔ تَفْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے۔ جیسے کَلَامٌ (بولنا) کَذَابٌ۔ کِذَّابٌ (جھٹلانا) تَکْرَارٌ (دہرانا) +

(۲) باب مُفَاعَلَة کا مصدر بیشتر فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قِتَالٌ (لڑنا) کبھی فِیْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قِیْتَالٌ بمعنے قِتَالٌ +

(۳) باب فَعْلَلَة کا مصدر فِعْلَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے زِلْزَالٌ بمعنی زَلْزَلَةٌ کبھی فَعْلَلَی کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قَهْقَرٰی (پچھلے پاؤں چلنا)

(۴) باب اِفْعِلَّال کا مصدر کبھی فُعَلِّیلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قُشَعْرِيرَةٌ بمعنے اِقْشِعْرَارٌ +

سبق نمبر ۲۷

ملحق برباعی کا بیان ملحق برباعی کے معنی یہ ہیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے زیادہ کیا جائے کہ وہ لفظ رباعی کا ہموزن بن جائے۔ اسکو ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کہتے ہیں اور الحاق† دو کلموں کے باہم مماثل کرنے کو کہتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو۔ پس اَکْرَمَ یُکْرِمُ اگرچہ بظاہر دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ کے وزن پر آتا ہے۔ مگر چونکہ مصدر دونو کا مختلف ہے۔ اس واسطے اَکْرَمَ کو ملحق برباعی نہیں کہیں گے ؛

ابواب ملحق برباعی ملحق برباعی کے سولہ باب ہیں ۷ ملحق بہ دَحْرَجَ اور ۷ ملحق بہ تَدَحْرَجَ اور ۲ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ۔ مصدر ان ابواب کے یہ ہیں :-

ملحق بہ دحرجہ

(۱) فَعْلَلَةٌ جیسے جَلْبَبَةٌ (چادر اوڑھانا) (۲) فَیْعَلَةٌ جیسے خَیْعَلَةٌ (بے آستین کپڑا پہنانا)
(۳) فَوْعَلَةٌ جیسے جَوْرَبَةٌ (جراب پہنانا) (۴) فَعْنَلَةٌ جیسے قَلْنَسَةٌ (ٹوپی پہنانا)
(۵) فَعْیَلَةٌ جیسے شَرْیَفَةٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کاٹنا۔) (۶) فَعْوَلَةٌ جیسے سَرْوَلَةٌ (ازار پہنانا)
(۷) فَعْلَاةٌ جیسے قَلْسَاةٌ (ٹوپی پہنانا) ؛

ملحق بہ تدحرج

(۱) تَفَعْلُلٌ جیسے تَجَلْبُبٌ (چادر اوڑھنا) (۲) تَفَیْعُلٌ جیسے تَخَیْعُلٌ (بے آستین کپڑا پہننا)
(۳) تَفَوْعُلٌ جیسے تَجَوْرُبٌ (جراب پہننا) (۴) تَفَعْنُلٌ جیسے تَقَلْنُسٌ (ٹوپی پہننا)
(۵) تَفَعْیُلٌ جیسے تَشَرْیُفٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کاٹنا۔) (۶) تَفَعْوُلٌ جیسے تَسَرْوُلٌ (ازار پہننا)
(۷) تَفَعْلِیٌ جیسے تَقَلْسِیٌ (ٹوپی پہننا) ؛

ملحق بہ احرنجام

(۱) اِفْعِنْلَالٌ۔ جیسے اِقْعِنْسَاسٌ (بہت کبڑا ہونا) ؛
(۲) اِفْعِنْلَاءٌ۔ جیسے اِسْلِنْقَاءٌ (چت سونا) ؛

---

† الحاق اسم میں بھی ہوتا ہے اسم ملحق کے یہ معنی ہیں کہ ثلاثی کو ایک حرف کی زیادتی سے رباعی کا ہموزن یا رباعی کو ایک حرف کی زیادتی سے خماسی کا ہموزن بنائیں۔ جیسے کَوْکَبٌ کہ ملحق ہے جَعْفَرٌ سے اور عَقَنْقَلٌ کہ ملحق ہے سَفَرْجَلٌ سے ؛

سوالات

الف (۱) فعل کا مجرد یا مزید فیہ ہونا کس طرح معلوم ہو سکتا ہے ؟

(۲) باب کسے کہتے ہیں - مجرد سے مزید فیہ کے بنانے کا کیا طریق ہے -

(۳) ہمزہ وصلی اور قطعی کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے ؟

(۴) انتظام اور انقسام کس کس باب کے مصدر ہیں اور ان میں باہم تمیز کرنیکا کیا قاعدہ ہے ؟

(۵) باب تفعیل کے مصادر کن اوزان پر آتے ہیں اور ناقص کے ساتھ کونسا وزن خاص ہے ؟

(۶) ملحق برباعی کسے کہتے ہیں اور الحاق کی کیا شرط ہے ؟

ب (۱) تَقَاتَلَ اور تُقَاتِلُ میں کیا فرق ہے اور یہ صیغے کس باب سے ہیں ؟

(۲) اِدَّخَرَ اور جَلْبَبَ اصل میں کیا تھے اور موجودہ صورت اختیار کرنیکی کیا وجہ ہے ؟

ج (۱) ضَرَبَ سے باب مفاعلہ کی نفی جحد بلم اور نَظَرَ سے باب افتعال کے مضارع کی گردان بانون ثقیلہ کرو ؛

(۲) باب تفعیل سے اسم ظرف اور باب انفعال سے اسم تفضیل بناؤ ؛

د - فقرات ذیل میں مزید فیہ کے جو افعال واقع ہوئے ہیں اُن کو بیان کرو :-

(۱) لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى (احسان اور ایذا کے ساتھ اپنی خیرات کا ثواب مت کھو دو)

(۲) اِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ (جب تم گھروں میں داخل ہوا یکدوسرے کو سلام کرو)

(۳) اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ (اگر تم سختی کرو تو ویسی ہی کرو جیسی تمہارے ساتھ کی گئی ہے)

(۴) تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ (مجلسوں میں کھل کر بیٹھا کرو)

(۵) وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ (ایک دوسرے کو بُرے لقبوں سے مت پکارو)

(۶) اِجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ (گمان سے بہت بچا کرو)

(۷) وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ (اور جو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد معلوم کر لینگے کہ کس جگہ پھر جائینگے)

(۸) وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (زیادہ لینے کی غرض سے کسی پر احسان مت کرو)

(۹) أَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (دیکھو اللہ کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں)

(۱۰) لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ - (تو اُن پر داروغہ نہیں)

سبق نمبر ۲۸

ہفت اقسام کا بیان

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرف علت[1] ہوتا ہے اور کبھی ہمزہ اور کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتا۔

پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسماء و افعال کی ایک اور تقسیم کی ہے۔ مثلاً جس کلمے میں حرف علت ہو اُس کو معتل اور جس میں ہمزہ ہو اُس کو مہموز اور جس میں دو حرف ہمجنس ہوں اُس کو مضاعف کہتے ہیں۔ اور جب ان میں سے کوئی نہ ہو اُس کو صحیح کہتے ہیں۔

---

[1] **حرف علت کا بیان** حروف علت تین ہیں (واؤ۔ الف۔ ی) اور حرکات ثلثہ کی درازی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی ضمہ کی درازی سے واو۔ فتحہ کی درازی سے الف۔ کسرہ کی درازی سے ی۔ اسی واسطے صرفی واو کو اخت ضمہ۔ الف کو اخت فتحہ۔ ی کو اخت کسرہ کہتے ہیں۔

حروف علت کی وجہ تسمیہ ان حرفوں کو حروف علت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ علت کے معنی بیماری کے ہیں اور عرب کے مریضوں کی زبان سے بیماری کے وقت وای کا لفظ نکلتا ہے جو واو الف۔ ی کا مجموعہ ہے۔

حرف علت جب ساکن ہوں اور حرکت ماقبل اُن کے موافق ہو تو مدّہ کہلاتے ہیں اور جب حرکت ماقبل موافق نہ ہو تو لین۔

مدّہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ مد کے معنی دراز کرنے کے ہیں اور یہ حرف درازی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں۔

لین اس واسطے کہتے ہیں کہ لین کے معنی نرمی اور ضعف کے ہیں اور یہ مثل سانس کے نرم ہوتے ہیں اور حرکت ثقیل (کسرہ و ضمہ) کی برداشت نہیں کر سکتے۔ خصوصاً الف اس قدر کمزور ہے کہ اُس پر کوئی حرکت آہی نہیں سکتی۔ واو۔ ی صرف فتحہ کے متحمل ہو سکتے ہیں کہ خفیف ترین حرکات ہے۔

۱۔ صحیح وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ و حرف علت اور دو حرف ہمجنس نہ ہوں۔
جیسے ضَرَبَ و بَعْثَرَ۔ رَجُلٌ و جَعْفَرٌ ÷

۲۔ مہموز وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ ہو۔ ف کلمے کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز الفا کہلائیگا جیسے اَمَرَ و اِبِلٌ۔ ع کلمے کی جگہ ہو تو مہموز العین۔ جیسے سَأَلَ و رَأْسٌ۔ ل کلمے کی جگہ ہو تو مہموز اللام۔ جیسے قَرَأَ و جُزْءٌ ÷

۳۔ معتل وہ کلمہ ہے جسکے حروف اصلی میں حرف علت ہو۔ اسکی تین قسمیں ہیں :۔

۱۔ معتل الفا جسکا ف کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے وَعَدَ و وَرْدٌ اسکو مثال کہتے ہیں ÷

۲۔ معتل العین جسکا عین کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے قَالَ و کَیلٌ اسکو اجوف کہتے ہیں ÷

۳۔ معتل اللام جسکا لام کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے رَمٰی و ظَبْیٌ اسکو ناقص کہتے ہیں ÷

اگر کلمے میں دو حرف علت ہوں تو اُس کو معتل بدو حرف اور لفیف کہتے ہیں۔ اور اُسکی دو قسمیں ہیں :۔

۱۔ لفیف مفروق جسمیں دو حرف علت منفصل ہوں جیسے وَلِیَ و وَحْیٌ ÷

۲۔ لفیف مقرون جسمیں دو حرف علت متصل ہوں جیسے طَوٰی و یَوْمٌ ÷

۴۔ مضاعف وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہوں تو مضاعف ثلاثی کہلائیگا۔ جیسے مَدَّ و سَبَبٌ ÷

اگر ف و لام اول اور عین و لام ثانی ایک جنس کے ہوں تو مضاعف رباعی جیسے زَلْزَلَۃٌ

اِس تفصیل کے موافق تو گیارہ قسمیں ہوتی ہیں۔ مگر صرفیوں نے ان سب کو سات قسموں میں منحصر کیا ہے جنہیں ھفت اقسام کہتے ہیں ÷

شعر

صحیح[۱] است و مثال[۲] است و مضاعف[۳]
لفیف[۴] و ناقص[۵] و مہموز[۶] و اجوف[۷]

سبق نمبر ۲۹ -

تصرّفاتِ لفظ کا بیان

حروف علّت اور ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے جو ثقل الفاظ میں واقع ہوتا ہے اسکے دور کرنے کے واسطے آٹھ قاعدے مقرر ہیں :-

(۱) اِسکان - حرف سے حرکت کا دور کرنا خواہ بہ نقل ہو جیسے یَقُولُ کہ اصل میں یَقْوُلُ تھا خواہ باسقاط جیسے یَدْعُو کہ اصل میں یَدْعُوُ تھا +

(۲) تحریک - دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا جیسے قُلِ الحَقَّ کہ اصل میں قُلْ الحَقَّ تھا +

(۳) حذف + - حرکات کا گرا دینا - جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا +

(۴) زیادت + - دو ہمزوں کے درمیان الف کا بڑھانا جیسے آاَنْتَ کہ اصل میں ءَأَنْتَ تھا

(۵) ابدال ‡ ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا - جیسے قَالَ کہ اصل میں قَوَلَ تھا - یا تَلَقِّیْ کہ اصل میں تَلَقُّوْ تھا - پہلے میں واو کو الف سے اور دوسرے میں ضمے کو کسرے سے بدلا (واو بعد کسرے کے ی ہو گئی) +

+ حروف حذف گیارہ ہیں - جن کا مجموعہ یہ ہے هُوَخَفِیٌّ بِخَائِنَةٍ :-

+ حروف زیادت یا زوائد دس ہیں جن کا مجموعہ ہے سَأَلْتُمُوْنِيْهَا یا هَوِيْتُ السَّمَانَ :-

‡ الف اور ہمزے میں یہ فرق ہے کہ الف ہمیشہ ساکن بے ضغطہ زبان کے ہوتا ہے - جیسے ما و لا اور ہمزہ وہ جو الف کی صورت میں متحرک ہو یا ساکن وقت سے پڑھا جائے - جیسے اَمْرٌ و رَأْسٌ - حروف علت کی نسبت ہمزے میں ثقالت زیادہ ہے - باوجود اِس ثقالت کے حرکات قویہ کا متحمل ہو سکتا ہے +

‡ حروف اِبدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ ہے اَتَجِدُ مِنْ وَطِيْهَا :-

(۶) اِدغام ؎ - دو ہمجنس حرفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا - جیسے مدّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا ⁂

(۷) قلب ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم موخر کرنا جیسے آیس کہ اصل میں یئس تھا ⁂

(۸) بَین بَین یا تسہیل (ہمزے کو درمیان مخرج* ہمزہ اور اُس حرف علت کے پڑھنا جو موافق حرکتِ ہمزہ یا موافق حرکت ماقبل ہمزے کے ہو قسم اول کو بَین بَین قریب کہتے ہیں - اور قسم ثانی کو بین بین بعید جیسے مُسْتَہزِءُوْن - پس اگر ہمزے کو درمیان ہمزہ اور واو کے پڑھیں - تو بین بین قریب ہوگا اور اگر درمیان ہمزہ اور یٰ کے پڑھیں تو بَین بَین بعید ⁂

فائدہ - ہفت اقسام میں سے جو تصرف معتل میں ہوتا ہے - اُس کو اعلال اور تعلیل کہتے ہیں - اور جو مہموز میں ہو - اسکو تخفیف اور جو مضاعف میں ہو اُس کو ادغام ⁂

اکثر ایک قسم میں تصرّف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں - چنانچہ مہموز میں ابدال - حذف زیادت تسہیل چار قاعدے - اعلال میں اِبدال - حذف - اسکان تین قاعدے اور تین ہی ادغام میں اسکان - ابدال - تحریک - اِن میں سے کثیر الاستعمال صورتوں کا بیان اپنے موقع پر درج ہوگا ⁂

؎ حروف ادغام تیرہ ہیں ت - ث - د - ذ - ر - ز - س - ش - ص - ض - ط - ظ - ن ⁂

* مخرج وہ جگہ ہے جہاں سے حرف کی آواز نکلے - مخرج کے اعتبار سے حروف کے کئی نام ہیں :-

(۱) حروف حلقیہ جن کا مخرج حلق ہے یعنی ح - خ - ع - غ - ء - ہ

(۲) حروف شفویہ جن کا مخرج لب ہے یعنی ب - ف - م - و

(۳) حروف لہویہ جن کا مخرج تالو ہے یعنی ج - ق - ک - ی

(۴) حروف سنیّہ جن کا مخرج دانت کی جڑ ہے یعنی ت - ث - د - ذ - ط - ظ - ل - ن -

(۵) حروف اسلیہ جن کا مخرج زبان کی جڑ ہے یعنی ر - ز - س - ش - ص - ض

سبق نمبر ۳

مثال کا بیان

مثال کی گردان میں صرف چند جگہ تغیر واقع ہوتا ہے جس کے قاعدے ذیل میں درج ہیں:-

(۱) جو واو علامت مضارع مفتوح اور کسرۂ عین کے درمیان واقع ہو۔ حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔

فائدہ۔ یَھَبُ اور یَضَعُ سے واو اس واسطے گرا کہ عین کلمہ انکا بھی دراصل مکسور تھا مگر عین اور لام کلمہ کے حرف حلقی ہونیکے باعث ان کو باب فتح یفتح میں لائے اور کسرۂ عین کو فتحہ سے بدلا۔

(۲) جو مصدر مثال واوی سے فِعل کے وزن پر ہو اور اُس کے مضارع سے واو حذف ہو چکا ہو۔ اُس واو کو مصدر سے حذف کرتے ہیں۔ اور اُس کے عوض آخر میں ة بڑھاتے ہیں۔ جیسے عِدَةٌ کہ اصل میں وَعْدٌ تھا۔

(۳) جو واو کہ ساکن غیر مدغم ہو اور اُسکا ماقبل مکسور۔ وہ ی سے بدل جاتا ہے جیسے مِیْزَانٌ (صیغہ اسم آلہ) اِیْجَلْ (صیغہ امر) کہ اصل میں مِوْزَانٌ و اِوْجَلْ تھا۔

(۴) جو ی ساکن غیر مدغم اور اُسکا ماقبل مضموم ہو۔ وہ و سے بدل جاتی ہے۔ جیسے مُوْقِنٌ (صیغہ اسم فاعل) یُوْسِرُ (صیغہ مضارع) کہ اصل میں مُیْقِنٌ و یُیْسِرُ تھا۔

تنبیہ جو صفت مشبہ فُعْلیٰ کے وزن پر یا اَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور عین کلمہ ی ہو تو ضمۂ ماقبل ی کو کسرے سے بدلینگے جیسے حِیْکیٰ سے حِیْکیٰ۔ بِیْضٌ (جمع ابیض و بیضاء) سے بِیْضٌ۔

(۵) جو واو یا ی کہ باب افتعال کے ف کلمہ میں واقع ہو اور ہمزے کے عوض میں نہ ہو تو اُس کو ت سے وجوباً بدلتے ہیں۔ اور ت کو ت میں ادغام کرتے ہیں جیسے اِتَّقَدَ و اِتَّسَرَ کہ اصل میں اِوْتَقَدَ و اِیْتَسَرَ تھا۔

٭ اگر معتل کے ف یا ع یا لام کلمے میں واو واقع ہو تو اُس کو معتل واوی کہینگے۔ اگر ی واقع ہو تو اُسکو معتل یائی۔ جیسے وَعْدٌ مثال واوی اور یُوْسِرُ مثال یائی۔

مجرد کے ابواب | مثال واوی ثلاثی مجرد کے پانچ بابوں سے اور مثال یائی چار بابوں سے آتی ہے۔ مندرجہ ذیل صرف صغیروں کو بپابندی قواعد مندرجہ کے گردان جاؤ ٭

مثال واوی					مثال یائی			
الوَعْد (وعدہ کرنا) باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے	الوَھْب (بخشنا) باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے	الوَجَل (ڈرنا) باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے	الوَسَامَۃ (خوبصورت ہونا) باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے	الوَرَم (سوجنا) باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے	الیُسْر (آسان ہونا) باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے	الیَنْع (پھل کا پکنا) باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے	الیُتْم (یتیم ہونا) باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے	الیَقْظ (جاگنا) باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے
وَعَدَ	وَھَبَ	وَجِلَ	وَسُمَ	وَرِمَ	یَسَرَ	یَنَعَ	یَتِمَ	یَقُظَ
یَعِدُ	یَھَبُ	یَوْجَلُ	یَوْسُمُ	یَرِمُ	یَیْسِرُ	یَیْنَعُ	یَیْتَمُ	یَیْقُظُ
عِدَۃً	ھِبَۃً	وَجْلًا	وَسَامَۃً	وَرَمًا	یُسْرًا	یَنْعًا	یُتْمًا	یَقْظًا
وَاعِدٌ	وَاھِبٌ	وَاجِلٌ	وَسِیْمٌ	وَارِمٌ	یَاسِرٌ	یَانِعٌ	یَتِیْمٌ	یَقِظٌ
وُعِدَ	وُھِبَ	وُجِلَ	..	..	..	..	—	—
یُوْعَدُ	یُوْھَبُ	یُوْجَلُ	..	..	—	..	—	—
عِدَۃً	ھِبَۃً	وَجْلًا	..	..	..	..	—	—
مَوْعُوْدٌ	مَوْھُوْبٌ	مَوْجُوْلٌ	..	..	..	..	—	—
عِدْ	ھَبْ	اِیْجَلْ	اُوْسُمْ	رِمْ	اِیْسِرْ	اِیْنَعْ	اِیْتَمْ	اُوْقُظْ
لَا تَعِدْ	لَا تَھَبْ	لَا تَوْجَلْ	لَا تَوْسُمْ	لَا تَرِمْ	لَا تَیْسِرْ	لَا تَیْنَعْ	لَا تَیْتَمْ	لَا تَیْقُظْ
مَوْعِدٌ	مَوْھَبٌ	مَوْجَلٌ	مَوْسَمٌ	مَوْرِمٌ	مَیْسِرٌ	مَیْنَعٌ	مَیْتَمٌ	مَیْقَظٌ
مِیْعَدٌ	مِیْھَبٌ	مِیْجَلٌ	مِیْسَمٌ	مِیْرَمٌ	مِیْسَرٌ	مِیْنَعٌ	مِیْتَمٌ	مِیْقَظٌ
اَوْعَدُ	اَوْھَبُ	اَوْجَلُ	اَوْسَمُ	اَوْرَمُ	اَیْسَرُ	اَیْنَعُ	اَیْتَمُ	اَیْقَظُ

٭ صفحہ ۱۱ میں اسم ظرف کی حرکت عین کی نسبت جو کچھ لکھا جا چکا ہے وہ صرف صحیح میں منحصر ہے غیر صحیح میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اسم ظرف مثال سے مَفْعِلٌ (بکسر عین) اور اجوف و مضاعف سے مَفْعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر ہمیشہ آتا ہے خواہ مضارع کی حرکت عین کچھ ہی ہو مگر مَوْھَبٌ اور دیگر چند الفاظ خلاف قاعدہ آئے ہیں

سبق نمبر ۱۳

مزید فیہ کے ابواب | باب افعال اور استفعال کے مصدر کا فا کلمہ اگر واو ہو تو ی ہو جاتا ہے

(ق ۳) جیسے اَوْقَدَ - اِیْقَادًا و اِسْتَوْقَدَ - اِسْتِیْقَادًا

قاعدہ نمبر ۳ و ۵ کو مدنظر رکھ کر ابواب ذیل کی صرف صغیر کی گردان کرو

باب افعال - اَوْقَدَ - یُوْقِدُ - اِیْقَادًا - مُوْقِدٌ اَوْقِدْ لَا تُوْقِدْ

باب استفعال - اِسْتَوْقَدَ یَسْتَوْقِدُ اِسْتِیْقَادًا مُسْتَوْقِدٌ اِسْتَوْقِدْ لَا تَسْتَوْقِدْ

باب افتعال - اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ - اِتِّقَادًا - مُتَّقِدٌ اِتَّقِدْ لَا تَتَّقِدْ

مثال یائی میں کہا جائیگا - اَیْسَرَ - یُوْسِرُ - اِیْسَارًا - اِسْتَیْقَظَ یَسْتَیْقِظُ اِسْتِیْقَاظًا +

تکمیل | قواعد مندرجہ سابقہ کے علاوہ یہ دو قاعدے اور بھی یاد رکھنے کے لائق ہیں +

(۶) جو واو سف کلمہ یا عین کلمہ میں مضموم ہو اُس کا ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُجُوْهٌ

اَدْؤُرٌ کہ اصل میں وُجُوْهٌ اَدْوُرٌ تھا +

بعض صرفی واو مکسور کو بھی جو ف کلمہ میں واقع ہو ہمزے سے بدل لیتے ہیں - جیسے

اِشَاحٌ - اِسَادَةٌ کہ اصل میں وِشَاحٌ وِسَادَةٌ تھا اور واو مفتوحہ کا ہمزے

سے بدلنا شاذ ہے جیسے اَحَدٌ - اَنَاةٌ کہ اصل میں وَحَدٌ - وَنَاةٌ تھا +

(۷) اگر دو واو اول کلمہ میں واقع ہوں اور دونو متحرک ہوں تو پہلا واو وجوباً ہمزہ ہو جاتا ہے

جیسے اَوَاصِلُ - اُوَیْصِلٌ کہ اصل میں وَوَاصِلُ - وُوَیْصِلٌ تھا - پہلا

جمع وَاصِلَةٌ کی اور دوسرا تصغیر واصل کی +

اگر دوسرا ساکن ہو تو پہلے کو ہمزے سے بدلنا جائز ہے جیسے اُوْرِیَ کہ اصل میں

وُوْرِیَ تھا - اور اُوْلٰی کہ اصل میں وُوْلٰی تھا - اُوَلُ کی موافقت کے لحاظ

سے واو وجوباً ہمزہ ہوا +

سوالات

الف (۱) یَهَبُ کا عین کلمہ مفتوح ہے۔ و کس طرح حذف ہوا ؟

(۲) مِیزَانٌ کیا کلمہ ہے ی اسمیں کہاں سے آئی ؟

(۳) عِدَةٌ کیا کلمہ ہے اور اسکی ۃ کیسی ہے ؟

(۴) یُوعِدُ کا عین کلمہ مکسور ہے و کیوں نہیں گرا ؟

(۵) ی ساکن ماقبل مضموم کا ضمہ کہاں قائم رہتا ہے اور کہاں کسرے سے بدل جاتا ہے ؟

(۶) جب اسم ظرف ابواب صحیح اور مثال سے مشتق ہو تو اس کے عین کلمہ کی حرکت میں کیا اختلاف ہوتا ہے ؟

ب (۱) اُولیٰ اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی ؟

(۲) اِتَّخَذَ اور اتَّسَرَ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیونکر بنی ؟

ج (۱) وَعَدَ سے باب افعال کا اسم فاعل اور امر کیا ہوگا ؟

(۲) وَصَلَ سے باب افتعال کی نفی جحد بلم اور وَجَبَ سے باب استفعال کی نہی غائب کیا آئیگی ؟

د- فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسما کہ مثال الفا ہوں- انکو بیان کرو-

۱- وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ (کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا)

۲- اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (خدا بے نیاز ہے- کوئی اس سے پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے)

۳- فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي (پس مجھے اپنے پاس سے ولی عطا کر جو میرا وارث ہو)

۴- إِنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ (زمین تو اللہ کی ہے جسے چاہتا ہے اسکا وارث بنا دیتا ہے)

۵- وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (اور جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے خدا اسکے لئے کافی ہے)

۶- وَوٰعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلٰثِينَ لَيْلَةً (اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا)

۷- مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا (انکی کہاوت آگ جلانے والے کی کہاوت کی سی ہے)

سبق نمبر ۳۲ و ۳۳

اجوف کا بیان

اجوف واوی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) - نَصَرَ - یَنْصُرُ سے جیسے قَالَ یَقُوْلُ (اَلْقَوْلُ بات کرنا)

(۲) - سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے خَافَ یَخَافُ (اَلْخَوْفُ - ڈرنا)

اجوف یائی ابواب ذیل سے آتا ہے -

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے - جیسے بَاعَ یَبِیْعُ (اَلْبَیْعُ بیچنا)

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے - جیسے نَالَ یَنَالُ (اَلنَّیْلُ پانا)

اُن میں سے زیادہ تو سَمِعَ یَسْمَعُ اور پھر ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اور سب سے کم نَصَرَ یَنْصُرُ سے آتے ہیں +

اجوف کے متعدد صیغوں میں تعلیل ہوتی ہے اور اس کے لئے چند قاعدے ہیں - ان سب کا ایک جا درج کرنا موجب تطویل سمجھ کر ہر ایک گردان کے محاذ میں پہلے تعلیل لکھی گئی ہے پھر جس قاعدے سے وہ ہوئی ہے وہ اسی مقام پر علیحدہ درج کیا گیا ہے جیسا کہ بیانات آیندہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا +

+ قلیل طور پر اجوف واوی ضَرَبَ یَضْرِبُ اور اجوف یائی نَصَرَ یَنْصُرُ بھی آتا ہے جیسے

طَاحَ یَطِیْحُ اجوف واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلطَّوْحُ ہلاک ہونا)

بَادَ یَبُوْدُ اجوف یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے (اَلْبُیُوْدُ ہلاک ہونا)

گردان

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
قَالَ	بَاعَ	خَافَ	قَالَ - بَاعَ - خَافَ اصل میں قَوَلَ بَیَعَ خَوِفَ تھا - وَاو - یْ متحرک ماقبل اُسکا مفتوح (واو - ی) کو الف سے بدلا (قاعدہ ۸) یہی تعلیل قَالَا - خَافُوْا - قَالَتْ - قَالَتَا اور اسکی امثال میں جاری ہوگی + قُلْنَ - بِعْنَ - خِفْنَ اصل میں قَوَلْنَ بَیَعْنَ - خَوِفْنَ تھا (واو - ی) متحرک ماقبل مفتوح (واو - ی) کو الف سے بدلا (قاعدہ ۸) دو ساکن جمع ہوئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا بعد ازاں فَ کلمہ کی فتحہ کو قُلْنَ میں ضمہ سے بدلا (کہ عین کلمہ واو اور ماضی غیر مکسور العین ہے) اور بِعْنَ وخِفْنَ میں کسرہ سے (کہ پہلے میں عین کلمہ یٰ اور دوسرے میں ماضی مکسور العین ہے) (قاعدہ ۹) یہی تعلیل اخیر تک جاری رہیگی) ؛	(قاعدہ ۸) جو وَ اور یٰ متحرک ہو اور ماقبل اُسکا مفتوح ہو وہ واو - یٰ) الف سے بدل جائیگی - * (قاعدہ ۹) جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ (وَ یٰ) بسبب اجتماع ساکنین کے گر جاتے اور وہ کلمہ یائی یا ماضی مکسور العین ہو تو فَ کلمہ کو کسرہ دیا جائیگا - اور اگر یائی یا ماضی مکسور العین نہ ہو تو ضمہ +
قَالَا	بَاعَا	خَافَا		
قَالُوْا	بَاعُوْا	خَافُوْا		
قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ		
قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا		
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ		
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ		
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا		
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ		
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ		
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا		
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ		
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ		
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا		

* اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے :-

(۱) وَ - یٰ - فَ کلمے میں نہ ہو - جیسے تَوَسَّطَ وَتَیَقَّظَ

(۲) عین کلمہ ناقص یا بصورت عین ناقص کے نہ ہو جیسے طَوٰی وَ اِرْعَوٰی

(۳) الف تثنیہ کے پہلے نہ ہو - جیسے دَعَوَا وَ رَمَیَا

(۴) مدہ زائدہ کے پہلے نہ ہو جیسے طَوِیْلٌ دَغْیُوْرٌ

(۵) یائے مشددہ اور نون تاکید کے پہلے نہ ہو جیسے عَلَوِیٌّ وَ اِخْشَیَنَّ

(۶) وہ کلمہ ایسے کلمے کا ہم معنے نہ ہو جس میں تعلیل کا قاعدہ مفقود ہے جیسے عَوِرَ بمعنی اِعْوَرَّ وَاجْتَوَرَ بمعنے تَجَاوَرَ کہ ان دونو میں وَ ماقبل ساکن مانع تعلیل ہے۔

(۷) فَعَلَانِ - فَعَلٰی - فَعَلَۃٌ کے وزن پر نہ ہو - جیسے دَوَرَانٌ - حَیَدٰی - حَوَکَۃٌ

گردان ماضی مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
قِیْلَ	بِیْعَ	خِیْفَ	قِیْلَ۔ بِیْعَ۔ خِیْفَ اصل ہیں	(قاعدہ ۱۰) جو واو ی کہ ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور ہو اور ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو اُس کا کسرہ بعد ازالہ حرکت ماقبل کو دینگے اگر و ہے تو ی ہو جائیگی اور ی ہے تو قائم رہیگی +
قِیْلَا	بِیْعَا	خِیْفَا	قُوِلَ۔ بُیِعَ۔ خُوِفَ تھا کسرہ وی	
قِیْلُوْا	بِیْعُوْا	خِیْفُوْا	پر دشوار تھا۔ ماقبل کی حرکت دور کرکے	
قِیْلَتْ	بِیْعَتْ	خِیْفَتْ	ماقبل کو دیا۔ قِوْلَ بِیْعَ خِوْفَ ہوا (قاعدہ ۱)	
قِیْلَتَا	بِیْعَتَا	خِیْفَتَا	پھر قِوْلَ اور خِوْفَ میں و ساکن ماقبل مکسور	
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	و کو ی سے بدلا اور بِیْعَ اپنی حالت پر رہا	
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	(قاعدہ ۱۰	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	قُلْنَ۔ بِعْنَ۔ خِفْنَ اصل ہیں قُوْلِنَ	
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	بُیْعِنَ۔ خُوْفِنَ تھا۔ کسرہ وی پر دشوار	
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	تھا نقل کرکے ماقبل کو دیا (قاعدہ ۱۰) وی	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	اجتماع ساکنین سے گر گئے۔ اب قِلْنَ	
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	کا کسرہ ضمے سے بدلا اور بِعْنَ خِفْنَ کا کسرہ	
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	بحال رہا (قاعدہ ۹	
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا		

سبق نمبر ۲۴

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیل	ضابطہ
یَقُوْلُ	یَبِیْعُ	یَخَافُ	یَقْوُلُ۔ یَبْیِعُ۔ یَخْوَفُ اصل ہیں	(قاعدہ ۱۱) جو (و-ی) متحرک ہو حرف صحیح ساکن کے بعد تو انکی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیتے ہیں۔ اگر وہ حرکت فتح ہو تو (و-ی) کو الف سے بدل دیتے ہیں۔ اگر ضمہ یا کسرہ ہو تو نقل کرکے ساکن رہتے ہیں [illegible] اور ضمہ کے بعد واو اور کسرہ کے بعد یا [illegible] *
یَقُوْلَانِ	یَبِیْعَانِ	یَخَافَانِ	یَقْوُلُ۔ یَبْیِعُ۔ یَخْوَفُ تھا و-ی متحرک	
یَقُوْلُوْنَ	یَبِیْعُوْنَ	یَخَافُوْنَ	ماقبل اسکا حرف صحیح ساکن حرکت (و-ی) کی	
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ	ماقبل کو دی یَقُوْلُ یَبِیْعُ ہوا (قاعدہ ۱۱)	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	اور یَخْوَفُ میں یہ کہا جائیگا کہ و اصل میں	
یَقُلْنَ	یَبِعْنَ	یَخَفْنَ	متحرک تھا اب ماقبل اسکا مفتوح ہوا۔	
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ	(و) الف سے بدلکر یَخَافُ بنا (قاعدہ ۱۱) +	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	یَقْلُنَ۔ یَبْعِنَ۔ یَخْفَنَ اصل ہیں	
تَقُوْلُوْنَ	تَبِیْعُوْنَ	تَخَافُوْنَ	یَقْوُلْنَ۔ یَبْیِعْنَ۔ یَخْوَفْنَ تھا حرکت	
تَقُوْلِیْنَ	تَبِیْعِیْنَ	تَخَافِیْنَ	(و-ی) کی ماقبل کو دی (قاعدہ ۱۱)۔	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	(و-ی) اجتماع ساکنین سے گر گئے یَقُلْنَ یَبِعْنَ	
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ	ہوا۔ یَخْوَفْنَ میں بعد نقل حرکت کے	
اَقُوْلُ	اَبِیْعُ	اَخَافُ	و کو الف سے بدلا (قاعدہ ۸) الف	
نَقُوْلُ	نَبِیْعُ	نَخَافُ	بسبب اجتماع ساکنین کے حذف ہوا ÷	

* اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے :-

(۱) و-ی فعل یا مصدر یا مشتق کے عین کلمے میں واقع ہوں +

(۲) ان کے ماقبل حرف لین زائد نہ ہو جیسے تُوُیِّعُ و سَیِّلُ +

(۳) وہ کلمہ ملحق نہ ہو۔ جیسے اِجْوَنْدَدَ ملحق باِحْرَنْجَمَ +

(۴) وہ کلمہ ناقص نہ ہو جیسے یَقْوٰی۔ یَحْیٰی +

(۵) وہ کلمہ باب افعال اور فعیلال سے نہ ہو جیسے اِسْوَدَّ و اِعْوَارَّ +

(۶) وہ کلمہ صیغہ تعجب اور مِفْعَلٌ اور مِفْعَالٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے مَا اَقْوَلَہٗ و اَقْوِلْ بِہٖ۔ مِقْوَلٌ۔ مِقْوَالٌ ÷

سبق نمبر ۳۵

گردان مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیل
یُقَالُ	یُبَاعُ	یُخَافُ	یُقَالُ ۔ یُبَاعُ ۔ یُخَافُ اصل میں یُقْوَلُ ۔ یُبْیَعُ
یُقَالَانِ	یُبَاعَانِ	یُخَافَانِ	یُخْوَفُ ۔ تھا ۔ و ۔ ی متحرک ماقبل اُسکا حرف صحیح
یُقَالُوْنَ	یُبَاعُوْنَ	یُخَافُوْنَ	ساکن ۔ حرکت و ۔ ی کی ماقبل کو دی (قاعدہ ۱۱) ۔
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	پھر یہ کہا کہ و ی اصل میں متحرک تھے ۔ اب ماقبل اُن کا
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	مفتوح ہوا ۔ و ی کو الف سے بدلا (قاعدہ ۱۰) +
یُقَلْنَ	یُبَعْنَ	یُخَفْنَ	یُقَلْنَ ۔ یُبَعْنَ ۔ یُخَفْنَ اصل میں یُقْوَلْنَ ۔
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	یُبْیَعْنَ ۔ یُخْوَفْنَ تھا تعلیل مثل یَخَفْنَ معروف
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	کے ہے +
تُقَالُوْنَ	تُبَاعُوْنَ	تُخَافُوْنَ	
تُقَالِیْنَ	تُبَاعِیْنَ	تُخَافِیْنَ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَلْنَ	تُبَعْنَ	تُخَفْنَ	
اُقَالُ	اُبَاعُ	اُخَافُ	
نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ	

سبق نمبر ۳۶

بحث نفی تاکید بلن فعل مستقبل معروف			بحث نفی جحد بلم فعل مضارع معروف		
لن یقول	لن یبیع	لن یخاف	لم یقل	لم یبع	لم یخف
لن یقولا	لن یبیعا	لن یخافا	لم یقولا	لم یبیعا	لم یخافا
لن یقولوا	لن یبیعوا	لن یخافوا	لم یقولوا	لم یبیعوا	لم یخافوا
لن تقول	لن تبیع	لن تخاف	لم تقل	لم تبع	لم تخف
لن تقولا	لن تبیعا	لن تخافا	لم تقولا	لم تبیعا	لم تخافا
لن یقلن	لن یبعن	لن یخفن	لم یقلن	لم یبعن	لم یخفن
لن تقول	لن تبیع	لن تخاف	لم تقل	لم تبع	لم تخف
لن تقولا	لن تبیعا	لن تخافا	لم تقولا	لم تبیعا	لم تخافا
لن تقولوا	لن تبیعوا	لن تخافوا	لم تقولوا	لم تبیعوا	لم تخافوا
لن تقولی	لن تبیعی	لن تخافی	لم تقولی	لم تبیعی	لم تخافی
لن تقولا	لن تبیعا	لن تخافا	لم تقولا	لم تبیعا	لم تخافا
لن تقلن	لن تبعن	لن تخفن	لم تقلن	لم تبعن	لم تخفن
لن اقول	لن ابیع	لن اخاف	لم اقل	لم ابع	لم اخف
لن نقول	لن نبیع	لن نخاف	لم نقل	لم نبع	لم نخف

(قاعدہ ۱۲) جو حرف علت کہ حالت جزم میں اجتماع ساکنین کے سبب سے حذف ہو گیا ہو۔ جب لام کلمہ بسبب اتصال ضمیر یا نون تاکید کے متحرک ہو تو حرف علت اپنی جگہ آجائیگا جیسے لم یقل میں لام کلمے کے ساتھ الف ضمیر کا متصل ہوا تو لم یقولا بن گیا

سبق نمبر ۳۷

بحث امر حاضر معروف

قُل ۵۱	بِع ۵۱	خَف ۵۱
قُولَا ۵۲	بِیعَا ۵۲	خَافَا ۵۲
قُولُوا	بِیعُوا	خَافُوا
قُولِی	بِیعِی	خَافِی
قُولَا	بِیعَا	خَافَا
قُلنَ	بِعنَ	خَفنَ

بحث نہی حاضر معروف

لَا تَقُل	لَا تَبِع	لَا تَخَف
لَا تَقُولَا	لَا تَبِیعَا	لَا تَخَافَا
لَا تَقُولُوا	لَا تَبِیعُوا	لَا تَخَافُوا
لَا تَقُولِی	لَا تَبِیعِی	لَا تَخَافِی
لَا تَقُولَا	لَا تَبِیعَا	لَا تَخَافَا
لَا تَقُلنَ	لَا تَبِعنَ	لَا تَخَفنَ

بحث امر غائب و متکلم معروف

لِیَقُل	لِیَبِع	لِیَخَف
لِیَقُولَا	لِیَبِیعَا	لِیَخَافَا
لِیَقُولُوا	لِیَبِیعُوا	لِیَخَافُوا
لِتَقُل	لِتَبِع	لِتَخَف
لِتَقُولَا	لِتَبِیعَا	لِتَخَافَا
لِیَقُلنَ	لِیَبِعنَ	لِیَخَفنَ
لِاَقُل	لِاَبِع	لِاَخَف
لِنَقُل	لِنَبِع	لِنَخَف

بحث نہی غائب و متکلم معروف

لَا یَقُل	لَا یَبِع	لَا یَخَف
لَا یَقُولَا	لَا یَبِیعَا	لَا یَخَافَا
لَا یَقُولُوا	لَا یَبِیعُوا	لَا یَخَافُوا
لَا تَقُل	لَا تَبِع	لَا تَخَف
لَا تَقُولَا	لَا تَبِیعَا	لَا تَخَافَا
لَا یَقُلنَ	لَا یَبِعنَ	لَا یَخَفنَ
لَا اَقُل	لَا اَبِع	لَا اَخَف
لَا نَقُل	لَا نَبِع	لَا نَخَف

۵۱ اصل میں اُقوُل - اِبیِع - اِخوَف تھا بموجب (قاعدہ ۱۱) و - ی کی حرکت ماقبل کو دیکر و - ی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا - بسبب متحرک ہو جانے ف کلمہ کے ہمزہ وصل کی حاجت نہ رہی +

۵۲ اصل میں اُقوُلا - اِبیِعا - اِخوَفا تھا بموجب (قاعدہ ۱۱) و - ی کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزے کی ضرورت نہ رہی - حرف علت بسبب نہ ہونے اجتماع ساکنین کے قائم رہا +

سبق نمبر ۳۸

اسم فاعل کی بحث

قاعدہ	تعلیل	وادی	یائی	وادی
(قاعدہ ۱۳) جو و-ی مکسور کلمہ کے عین کلمہ میں اسم فاعل کے الف زائدہ کے بعد واقع ہو اور اس کے فعل ماضی میں تعلیل ہوئی ہو تو اسکا اسم فاعل میں بھی و-ی ہمزہ سے بدل جاتی ہے ۔	قَائِلٌ - بَائِعٌ - خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ - بَايِعٌ - خَاوِفٌ تھا - و - ی مکسور بعد الف زائدہ کے واقع ہو کر قَائِلٌ - بَائِعٌ - خَائِفٌ ہوا ۔	خَائِفٌ	بَائِعٌ	قَائِلٌ
		خَائِفَانِ	بَائِعَانِ	قَائِلَانِ
		خَائِفُوْنَ	بَائِعُوْنَ	قَائِلُوْنَ
		خَائِفَةٌ	بَائِعَةٌ	قَائِلَةٌ
		خَائِفَتَانِ	بَائِعَتَانِ	قَائِلَتَانِ
		خَائِفَاتٌ	بَائِعَاتٌ	قَائِلَاتٌ

اسم مفعول کی بحث

تعلیل	وادی	یائی	وادی
مَقُوْلٌ - مَبِيْعٌ - مَخُوْفٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ - مَبْيُوْعٌ - مَخْوُوْفٌ تھا - و - ی متحرک ما قبل اُس کا حرف صحیح ساکن و - ی کی حرکت ماقبل کو دی (ق ۱۱) مَقُوْوْلٌ - مَبُيْوْعٌ مَخُوْوْفٌ ہوا و - ی اجتماع ساکنین سے گر گئے مَقُوْلٌ - مَبُوْعٌ - مَخُوْفٌ ہوا ۔ مَبُوْعٌ میں ضمے کو کسرے سے بدلا تاکہ وادی اور یائی میں فرق ہو جائے مَبِوْعٌ ہوا اب واو ساکن ما قبل اسکا مکسور ی سے بدلا مَبِيْعٌ ہوا ۔	مَخُوْفٌ	مَبِيْعٌ	مَقُوْلٌ
	مَخُوْفَانِ	مَبِيْعَانِ	مَقُوْلَانِ
	مَخُوْفُوْنَ	مَبِيْعُوْنَ	مَقُوْلُوْنَ
	مَخُوْفَةٌ	مَبِيْعَةٌ	مَقُوْلَةٌ
	مَخُوْفَتَانِ	مَبِيْعَتَانِ	مَقُوْلَتَانِ
	مَخُوْفَاتٌ	مَبِيْعَاتٌ	مَقُوْلَاتٌ

تنبیہ اجوف یائی کے مفعول میں تصحیح زیادہ مستعمل ہے جیسے مَدْيُوْنٌ (قرضدار) مَعْيُوْبٌ (عیب دار) اور اجوف وادی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم - جیسے مَصُوْنٌ (نگہداشتہ شدہ) ۔

سبق نمبر ۳۹ ابواب مزید فیہ کی مشق (بحث اجوف)

اِفْعَال واوی	اِفْعَال یائی	اِسْتِفْعَال واوی	اِسْتِفْعَال یائی	اِفْتِعَال واوی	اِفْتِعَال یائی	اِنْفِعَال واوی	اِنْفِعَال یائی	تَفْعِیْل واوی	تَفْعِیْل یائی	تَفَعُّل واوی	تَفَعُّل یائی	مُفَاعَلَة واوی	مُفَاعَلَة یائی	تَفَاعُل واوی	تَفَاعُل یائی
اَلْاِقَامَةُ کھڑا کرنا	اَلْاِطَارَةُ اڑانا	اَلْاِسْتِعَانَةُ مدد مانگنا	اَلْاِسْتِمَالَةُ باتوں سے خوش کرنا	اَلْاِجْتِیَابُ جنگل کو طے کرنا	اَلْاِخْتِیَارُ چننا	اَلْاِنْقِیَادُ فرمانبردار ہونا	اَلْاِنْقِیَاضُ دیوار پھٹنا	اَلتَّجْوِیْزُ روا رکھنا	اَلتَّمْیِیْزُ جدا کرنا	اَلتَّقَوُّلُ افترا باندھنا	اَلتَّبَیُّنُ ظاہر ہونا	اَلْمُعَاوَنَةُ باہم مدد کرنا	اَلْمُعَایَنَةُ آنکھ سے دیکھنا	اَلتَّنَاوُلُ پکڑنا	اَلتَّدَایُنُ ادھار پر خرید فروخت
اَقَامَ	اَطَارَ	اِسْتَعَانَ	اِسْتَمَالَ	اِجْتَابَ	اِخْتَارَ	اِنْقَادَ	اِنْقَاضَ	جَوَّزَ	مَیَّزَ	تَقَوَّلَ	تَبَیَّنَ	عَاوَنَ	عَایَنَ	تَنَاوَلَ	تَدَایَنَ
یُقِیْمُ	یُطِیْرُ	یَسْتَعِیْنُ	یَسْتَمِیْلُ	یَجْتَابُ	یَخْتَارُ	یَنْقَادُ	یَنْقَاضُ	یُجَوِّزُ	یُمَیِّزُ	یَتَقَوَّلُ	یَتَبَیَّنُ	یُعَاوِنُ	یُعَایِنُ	یَتَنَاوَلُ	یَتَدَایَنُ
اِقَامَةً	اِطَارَةً الخ	اِسْتِعَانَةً	اِسْتِمَالَةً الخ	اِجْتِیَابًا	اِخْتِیَارًا الخ	اِنْقِیَادًا	اِنْقِیَاضًا الخ	تَجْوِیْزًا الخ	تَمْیِیْزًا الخ	تَقَوُّلًا الخ	تَبَیُّنًا الخ	مُعَاوَنَةً الخ	مُعَایَنَةً الخ	تَنَاوُلًا الخ	تَدَایُنًا الخ
مُقِیْمٌ	واوی اصل میں اَقْوَمَ-یُقْوِمُ-اِقْوَامًا-مُقْوِمٌ الخ اور یائی " اَطْیَرَ-یُطْیِرُ-اِطْیَارًا-مُطْیِرٌ الخ	مُسْتَعِیْنٌ	واوی اصل میں اِسْتَعْوَنَ یَسْتَعْوِنُ اِسْتِعْوَانًا مُسْتَعْوِنٌ الخ اور یائی " اِسْتَمْیَلَ یَسْتَمْیِلُ اِسْتِمْیَالًا مُسْتَمْیِلٌ الخ	مُجْتَابٌ	واوی اصل میں اِجْتَوَبَ یَجْتَوِبُ اِجْتِوَابًا مُجْتَوِبٌ الخ اور یائی " اِخْتَیَرَ-یَخْتَیِرُ-اِخْتِیَارًا-مُخْتَیِرٌ الخ	مُنْقَادٌ	واوی اصل میں اِنْقَوَدَ-یَنْقَوِدُ-اِنْقِوَادًا-مُنْقَوِدٌ الخ اور یائی " اِنْقَیَضَ-یَنْقَیِضُ-اِنْقِیَاضًا-مُنْقَیِضٌ الخ								
اُقِیْمَ		اُسْتُعِیْنَ		اُجْتِیْبَ		اُنْقِیْدَ									
یُقَامُ		یُسْتَعَانُ		یُجْتَابُ		یُنْقَادُ									
اِقَامَةً		اِسْتِعَانَةً		اِجْتِیَابًا		اِنْقِیَادًا									
مُقَامٌ		مُسْتَعَانٌ		مُجْتَابٌ		مُنْقَادٌ									
اَقِمْ		اِسْتَعِنْ		اِجْتَبْ		اِنْقَدْ									
لَاتُقِمْ		لَاتَسْتَعِنْ		لَاتَجْتَبْ		لَاتَنْقَدْ									

ان چار بابوں میں تعلیل نہیں ہوتی گردان بعینہٖ مثل صحیح کے سمجھو

تنبیہ ۱- باب افعال اور استفعال کے ماضی معروف اور مضارع مجہول اور اسم مفعول کی تعلیل مثل یُقَالُ ویُبَاعُ کے ہے ماضی مجہول اور مضارع معروف اور اسم فاعل کی تعلیل یوں ہوئی کہ کسرہ واو اور یا پر ثقیل تھا ماقبل کو دیدیا لیکن پھر واوی میں وبقاعدہ میزان ی ہوگیا۔ مصدر کی تعلیل میں یہ قاعدہ مستعمل ہے کہ جو واو یا ی ایسے مصدروں کے عین کلمے میں واقع ہو وہ برعایت موافقت فعل الف ہو جاتا ہے۔ پھر الف کو بسبب اجتماع ساکنین کے حذف کرکے اس کے عوض آخیر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں

تنبیہ ۲- باب افتعال اور انفعال کے ماضی معروف اور مضارع معروف و مجہول اور اسم فاعل و اسم مفعول کی تعلیل مثل یُقَالُ ویُبَاعُ کے ہے اور ماضی مجہول کی مثل قِیْلَ وبِیْعَ کے۔ مصدر واوی کی تعلیل میں یہ کہا جائیگا کہ واو مصدر کے عین کلمے میں واقع ہوکر برعایت موافقت فعل یٰ ہوگیا۔ ان دونوں میں اسم فاعل و اسم مفعول و اسم ظرف صورت میں ایک اور اصل میں مختلف ہیں۔ اسم فاعل مکسور العین اور باقی مفتوح العین ہوتے ہیں ؛

سوالات

الف (۱) اجوف کسے کہتے ہیں اور اُسکا دوسرا نام کیا ہے؟

(۲) تصرفات لفظی میں سے کون کونسا قاعدہ اجوف میں برتا جاتا ہے؟

(۳) اعلال اور ابدال میں کیا فرق ہے مثال دیکر سمجھاؤ؟

(۴) تَخَافُ میں کیا تعلیل ہوئی ہے اور و ساکن بعد فتحہ کے کس طرح الف ہوگیا؟

(۵) بِیْعَا (تثنیہ نہی) میں کس قاعدے سے یائے محذوف لوٹ آئی ہے؟

(۶) مَبِیْعٌ اور مَقُوْلٌ کی تعلیل کرو اور بتلاؤ کہ مَعْیُوْبٌ بلا تعلیل بھی بولا جاسکتا ہے؟

ب (۱) قُلْنَ - بِعْنَ کیا کیا صیغہ ہوسکتا ہو ہرایک کا اصل مع تعلیل بیان کرو +

(۲) خِفْنَ اور بِعْنَ میں کیا فرق ہے اور یہ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں؟

ج (۱) قَامَ کو باب افعال میں لاکر نفی جحد بلم کی گردان کرو اور بتاؤ کہ اس کے مصدر میں کیا کچھ تغیر ہوا ہے؟

(۲) بَاعَ سے باب مفاعلہ کا امر حاضر معروف گردانو اور بتاؤ کہ ی کے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے؟

د - فقرات مندرجۂ ذیل میں جو فعل اور اسم اجوف ہیں انکو بیان کرو:-

۱ - إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا)

۲ - زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ (ہمنے نچلے آسمان کو ستاروں سے زینت دی)

۳ - شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (ہر کام میں اُن سے مشورہ لے)

۴ - إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوْا (اگر تمہارے پاس کوئی بدکار خبر لائے تو تحقیق کرو)

۵ - تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (نیک کام میں ایک دوسرے کو مدد دو)

۶ - إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں)

۷ - ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ (گریہ وزاری سے اُسکی آنکھیں سفید ہوگئیں)

سبق نمبر ۴۰-۴۱

ناقص کا بیان

ناقص واوی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے دَعَا یَدْعُوْ (اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَۃُ بلانا)

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے رَضِیَ یَرْضٰی (اَلرِّضْوَانُ خوشنود ہونا)

(۳) کَرُمَ یَکْرُمُ سے جیسے رَخُوَ یَرْخُوْ (اَلرَّخْوَۃُ سست ہونا)

(۴) فَتَحَ یَفْتَحُ سے جیسے مَحَا یَمْحٰی (اَلْمَحْوُ مٹانا)

ناقص یائی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے۔ جیسے رَمٰی یَرْمِیْ (اَلرَّمْیُ تیر اندازی کرنا)

(۲) فَتَحَ یَفْتَحُ سے۔ جیسے سَعٰی یَسْعٰی (اَلسَّعْیُ کوشش کرنا)

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے۔ جیسے خَشِیَ یَخْشٰی (اَلْخَشْیَۃُ ڈرنا)

ناقص میں جو تعلیلیں ہوتی ہیں ہر صیغے کے محاذ میں لکھی گئی ہیں اور اُن کے قواعد بھی موقع موقع پر تحریر ہوئے ہیں جیسا کہ گردانوں سے ظاہر ہوگا *

---

* قلیل طور پر ناقص واوی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اور ناقص یائی کَرُمَ یَکْرُمُ اور نَصَرَ یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے۔ جیسے

جَثَا یَجْثِیْ ناقص واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلْجُثُوُّ گھٹنوں پر بیٹھنا)

نَهُوَ یَنْهُوْ ناقص یائی باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے (اَلنِّهَایَۃُ کمال عقل کو پہنچنا)

کَنٰی یَکْنُوْ ناقص یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے (اَلْکِنَایَۃُ پوشیدہ بات کرنا)

گردان ماضی معروف

تعلیل	یائی	واوی
اصل میں دَعَوَ اور رَمَیَ تھے (و ی) متحرک بعد فتحہ کے الف ہوگیا (قاعدہ ۸)	رَمٰی	دَعَا
تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ قاعدہ نمبر ۸ کی تیسری شرط کا نہ ہونا مانع تعلیل ہے	رَمَیَا	دَعَوَا
اصل میں دَعَوُوْا و رَمَیُوْا تھے (و ی) متحرک بعد فتحہ کے الف ہوا اب الف اور و دو ساکن اکٹھے ہوئے۔ الف اجتماع ساکنین سے گر گیا	رَمَوْا	دَعَوْا
اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَیَتْ تھے	رَمَتْ	دَعَتْ
اصل میں دَعَوَتَا اور رَمَیَتَا تھے (و ی) الف ہوا۔ چونکہ تا ئے تانیث ساکن کے حکم میں ہے اسلئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا	رَمَتَا	دَعَتَا
بروزن نَصَرْنَ و ضَرَبْنَ اپنے اصل پر ہیں	رَمَیْنَ	دَعَوْنَ
یہ سب صیغے اصل پر ہیں	رَمَیْتَ	دَعَوْتَ
	رَمَیْتُمَا	دَعَوْتُمَا
	رَمَیْتُمْ	دَعَوْتُمْ
	رَمَیْتِ	دَعَوْتِ
	رَمَیْتُمَا	دَعَوْتُمَا
	رَمَیْتُنَّ	دَعَوْتُنَّ
	رَمَیْتُ	دَعَوْتُ
	رَمَیْنَا	دَعَوْنَا

فائدہ۔ جو الف اصل میں و ہو اُس کو بصورت الف اور جو الف اصل میں یا ہو اُس کو بصورت ی لکھتے ہیں جیسے دَعَا (دَعَوَ) اور رَمٰی (رَمَیَ)۔

بحث ناقص

واوی	تعلیل	قاعده
رَضِیَ	اصل میں رَضِوَ تھا و طرف میں بعد کسرے کے واقع ہو کر ی ہو گیا (ق ۱۴)	(قاعدہ نمبر ۱۴) جو و کسرے کے بعد طرف کلمے میں واقع ہو وہ ی ہو جاتا ہے ۞ قاعدہ نمبر ۱۵) جب لام کلمے میں حرف علت مضموم واقع ہوا اور اسکا ماقبل مکسور ہو اگر اسکے بعد و ہو تو اسکی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں - و نہ ہو تو حرکت حذف کر دیتے ہیں
رَضِیَا	اصل میں رَضِوَا تھا تعلیل مثل رَضِیَ کے	
رَضُوْا	اصل میں رَضِوُوْا تھا - و - ی سے بدل کر رَضِیُوْا ہوا - ضمہ ی پر دشوار تھا ماقبل کو دیا ی بسبب اجتماع ساکنین کے گر گئی (ق ۱۵)	
رَضِیَتْ	اصل میں {رَضِوَتْ / رَضِوَتَا} ہے - تعلیل مثل رَضِیَ کے	
رَضِیَتَا		
رَضِیْنَ		
رَضِیْتَ		
رَضِیْتُمَا		
رَضِیْتُمْ	ان سب صیغوں میں و - یا سے بدلا ہے	
رَضِیْتِ		
رَضِیْتُمَا		
رَضِیْتُنَّ		
رَضِیْتُ		
رَضِیْنَا		

سبق نمبر ۴۲ گردان ماضی مجہول

واوی	تعلیل	یائی	تعلیل
دُعِیَ	اصل میں دُعِوَ تھا و طرف میں بعد کسرے کے واقع ہوکر ی ہوگیا (ق ۱۴)	رُمِیَ	اپنے اصل پر ہے
دُعِیَا	اصل میں دُعِوَا تھا	رُمِیَا	اپنے اصل پر ہے
دُعُوْا	اصل میں دُعِوُوْا تھا	رُمُوْا	اصل میں رُمِیُوْا تھا ضمہ و ی پر دشوار تھا ماقبل کو دیا و ی بسبب اجتماع ساکنین کے گرگئے (ق ۱۵)
دُعِیَتْ دُعِیَتَا دُعِیْنَ دُعِیْتَ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُمْ دُعِیْتِ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُنَّ دُعِیْتُ دُعِیْنَا	ان سب صیغوں میں و ی سے بدلا ہوا ہے۔	رُمِیَتْ رُمِیَتَا رُمِیْنَ رُمِیْتَ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُمْ رُمِیْتِ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُنَّ رُمِیْتُ رُمِیْنَا	یہ سب صیغے اپنے اصل پر ہیں

واوی	تعلیل
رُضِیَ	اصل میں رُضِوَ تھا تعلیل مثل دُعِیَ معروف (ق ۱۴)
رُضِیَا	اصل میں رُضِوَا تھا
رُضُوْا	اصل میں رُضِوُوْا تھا تعلیل مثل رضوا معروف (ق ۱۵)
رُضِیَتْ رُضِیَتَا رُضِیْنَ رُضِیْتَ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُمْ رُضِیْتِ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُنَّ رُضِیْتُ رُضِیْنَا	ان سب صیغوں میں و۔ یا سے بدلا ہوا ہے

سبق نمبر ۴۳

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیل
یَدْعُوْ	یَرْمِیْ	اصل میں یَدْعُوُ اور یَرْمِیُ تھے ضمہ و و ی پر دشوار تھا اُسکو حذف کیا
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	اپنے اصل پر ہیں
یَدْعُوْنَ	یَرْمُوْنَ	اصل میں یَدْعُوُوْنَ و یَرْمِیُوْنَ تھے ضمہ و و ی پر دشوار تھا یَدْعُوُوْنَ میں و کو ساکن کیا (ق ۱۶) یَرْمِیُوْنَ میں حرکت ماقبل کو دی (ق ۱۵) اجتماع ساکنین سے و ی گر گئے
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ کے
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	اپنے اصل پر ہیں
یَدْعُوْنَ	یَرْمِیْنَ	بروزن یَنْصُرْنَ اور یَضْرِبْنَ اپنے اصل پر ہیں
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	مثل صیغہ ہائے واحد غائب
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	مثل صیغہ ہائے تثنیہ مذکر غائب
تَدْعُوْنَ	تَرْمُوْنَ	مثل صیغہ ہائے جمع مذکر غائب
تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ	اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَرْمِیِیْنَ تھے کسرہ و و ی پر دشوار تھا تَدْعُوِیْنَ میں حرکت ماقبل کو دی (ق ۱۷) تَرْمِیِیْنَ میں حرکت کو حذف کیا (ق ۱۸) و ی اجتماع ساکنین سے گر گئے
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	مثل صیغہ ہائے تثنیہ مذکر غائب
تَدْعُوْنَ	تَرْمِیْنَ	بروزن تَنْصُرْنَ و تَضْرِبْنَ
اَدْعُوْ	اَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ
نَدْعُوْ	نَرْمِیْ	

قاعدہ

(ق نمبر ۱۶) جو حرف علت لام کلمے ہیں مضموم اور اسکا ماقبل بھی مضموم ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں۔ پھر اگر اجتماع ساکنین کا ہو تو گرا دیتے ہیں +

(ق نمبر ۱۷) جو حرف علت لام کلمے ہیں مکسور اور اسکا ماقبل مکسور نہ ہو اسکی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں بشرطیکہ اسکے بعد ی ہو ورنہ حذف کرتے ہیں پھر بسبب اجتماع ساکنین کے گرا دیتے ہیں +

(ق نمبر ۱۸) جو حرف علت لام کلمے ہیں مکسور اور اسکا ماقبل بھی مکسور ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں۔ اگر اجتماع ساکنین کا ہو تو گرا دیتے ہیں +

بحث ناقص

واوی	تعلیل	قاعدہ
یُرْضٰی	اصل میں یُرْضَوُ تھا و تیسری جگہ تھا - اب چوتھی جگہ ہو گیا اور حرکت ماقبل اس کے مخالف تھی ی سے بدلا (ق ۱۹) اور ی بعد فتحہ کے الف ہو گیا ٭	(قا نمبر۱۹) جو و کلمے میں تیسری جگہ ہو جب بسبب زیادتی حرف کے چوتھی جگہ یا اس سے زیادہ ہو جائے اور حرکت ماقبل اسکے مخالف ہو وہ ی ہو جاتا ہے ٭
یُرْضَیَانِ	اصل میں یُرْضَوَانِ تھا	
یُرْضَوْنَ	اصل میں یُرْضَوُوْنَ تھا و کو ی سے بدلا (ق ۱۹) یُرْضَیُوْنَ ہوا ی متحرک بعد فتحہ کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی	
تُرْضٰی	اصل میں تُرْضَوُ تھا	
تُرْضَیَانِ	اصل میں تُرْضَوَانِ تھا	
یُرْضَیْنَ	اصل میں یُرْضَوْنَ تھا بروزن یُسْمَعْنَ کے	
تُرْضٰی	مثل یُرْضٰی	
تُرْضَیَانِ	مثل یُرْضَیَانِ	
تُرْضَوْنَ	اصل میں تُرْضَوُوْنَ تھا	
تُرْضَیْنَ	اصل میں تُرْضَوِیْنَ تھا و کو ی سے بدلا تُرْضَیِیْنَ ہوا - ی متحرک بعد فتحہ کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی	
تُرْضَیَانِ	مثل یُرْضَیَانِ	
تُرْضَیْنَ	اصل میں تُرْضَوْنَ تھا بروزن تُسْمَعْنَ کے	
اُرْضٰی نُرْضٰی	مثل یُرْضٰی کے	

سبق نمبر ۳۴

مضارع مجہول بحث ناقص

واوی	یائی	واوی
یُدْعیٰ (اصل میں یُدْعَوُ تھا)	یُرْمیٰ (اصل میں یُرْمَیُ تھا)	یُرْضیٰ (اصل میں یُرْضَوُ تھا)
یُدْعَیَانِ	یُرْمَیَانِ	یُرْضَیَانِ
یُدْعَوْنَ (اصل میں یُدْعَوُوْنَ تھا)	یُرْمَوْنَ (اصل میں یُرْمَیُوْنَ تھا)	یُرْضَوْنَ (اصل میں یُرْضَیُوْنَ تھا)
تُدْعیٰ	تُرْمیٰ	تُرْضیٰ
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
یُدْعَیْنَ	یُرْمَیْنَ	یُرْضَیْنَ
تُدْعیٰ	تُرْمیٰ	تُرْضیٰ
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
تُدْعَوْنَ	تُرْمَوْنَ	تُرْضَوْنَ
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْضَیْنَ
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْضَیْنَ
اُدْعیٰ	اُرْمیٰ	اُرْضیٰ
نُدْعیٰ	نُرْمیٰ	نُرْضیٰ

سبق نمبر ۴۵

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف			بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف		
لن یدعو	لن یرمی	لن یرضی	لم یدع	لم یرم	لم یرض
لن یدعوا	لن یرمیا	لن یرضیا	لم یدعوا	لم یرمیا	لم یرضیا
لن یدعوا	لن یرموا	لن یرضوا	لم یدعوا	لم یرموا	لم یرضوا
لن تدعو	لن ترمی	لن ترضی	لم تدع	لم ترم	لم ترض
لن تدعوا	لن ترمیا	لن ترضیا	لم تدعوا	لم ترمیا	لم ترضیا
لن یدعون	لن یرمین	لن یرضین	لم یدعون	لم یرمین	لم یرضین
لن تدعو	لن ترمی	لن ترضی	لم تدع	لم ترم	لم ترض
لن تدعوا	لن ترمیا	لن ترضیا	لم تدعوا	لم ترمیا	لم ترضیا
لن تدعوا	لن ترموا	لن ترضوا	لم تدعوا	لم ترموا	لم ترضوا
لن تدعی	لن ترمی	لن ترضی	لم تدعی	لم ترمی	لم ترضی
لن تدعوا	لن ترمیا	لن ترضیا	لم تدعوا	لم ترمیا	لم ترضیا
لن تدعون	لن ترمین	لن ترضین	لم تدعون	لم ترمین	لم ترضین
لن ادعو	لن ارمی	لن ارضی	لم ادع	لم ارم	لم ارض
لن ندعو	لن نرمی	لن نرضی	لم ندع	لم نرم	لم نرض

تنبیہ۔ مضارع مجہول پر لن لگانے سے نفی تاکید بلن مجہول کے صیغے بنتے ہیں۔ جیسے
لن یُدعیٰ۔ لن یُرمیٰ۔ لن یُرضیٰ تا آخر +

اور لم لگانے سے نفی جحد بلم کے صیغے۔ جیسے لم یُدع۔ لم یُرم۔
لم یُرض تا آخر +

سبق نمبر ۳۶

بحث امر حاضر معروف			بحث نہی حاضر معروف		
اُدْعُ	اِرْمِ	اِرْضَ	لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَرْضَ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِرْضَوْا	لَا تَدْعُوْا	لَا تَرْمُوْا	لَا تَرْضَوْا
اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِرْضَيْ	لَا تَدْعِيْ	لَا تَرْمِيْ	لَا تَرْضَيْ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِرْضَيْنَ	لَا تَدْعُوْنَ	لَا تَرْمِيْنَ	لَا تَرْضَيْنَ

بحث امر غائب و متکلم معروف			بحث نہی غائب و متکلم معروف		
لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضَ	لَا يَدْعُ	لَا يَرْمِ	لَا يَرْضَ
لِيَدْعُوَا	لِيَرْمِيَا	لِيَرْضَيَا	لَا يَدْعُوَا	لَا يَرْمِيَا	لَا يَرْضَيَا
لِيَدْعُوْا	لِيَرْمُوْا	لِيَرْضَوْا	لَا يَدْعُوْا	لَا يَرْمُوْا	لَا يَرْضَوْا
لِتَدْعُ	لِتَرْمِ	لِتَرْضَ	لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَرْضَ
لِتَدْعُوَا	لِتَرْمِيَا	لِتَرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
لِيَدْعُوْنَ	لِيَرْمِيْنَ	لِيَرْضَيْنَ	لَا يَدْعُوْنَ	لَا يَرْمِيْنَ	لَا يَرْضَيْنَ
لِاَدْعُ	لِاَرْمِ	لِاَرْضَ	لَا اَدْعُ	لَا اَرْمِ	لَا اَرْضَ
لِنَدْعُ	لِنَرْمِ	لِنَرْضَ	لَا نَدْعُ	لَا نَرْمِ	لَا نَرْضَ

فائدہ ۱- مضارع مجہول کے پہلے لام مکسور لگانے سے امر غائب و حاضر و متکلم مجہول کے صیغے بن جاسکتے ہیں +

فائدہ ۲- نون ثقیلہ و خفیفہ جیسا مضارع با لام تاکید پر آتا ہے ویسا ہی امر و نہی پر بھی - جیسے

اُدْعُوَنَّ - اُدْعُوْنْ - لِيَدْعُوَنَّ - لِيَدْعُوْنْ - لَا تَدْعُوَنَّ - لَا تَدْعُوْنْ وغیرہ +

اسم فاعل کی بحث

داعٍ	رامٍ	راضٍ	اصل میں داعِوٌ - رامِیٌ - راضِوٌ تھا داعِوٌ راضِوٌ میں و بعد کسرے کی طرف میں واقع ہو کر داعِیٌ - راضِیٌ ہوا (ق ۱۴) ضمہ ی پر دشوار تھا تینوں جگہ ساکن کیا اب ی اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے ی اجتماع ساکنین سے گر گئی داعٍ رامٍ - راضٍ رہا +
داعِیَانِ	رامِیَانِ	راضِیَانِ	
داعُوْنَ	رامُوْنَ	راضُوْنَ	
داعِیَةٌ	رامِیَةٌ	راضِیَةٌ	
داعِیَتَانِ	رامِیَتَانِ	راضِیَتَانِ	
داعِیَاتٌ	رامِیَاتٌ	راضِیَاتٌ	

اسم مفعول کی بحث

مَدْعُوٌّ	مَرْمِیٌّ	مَرْضِیٌّ	اصل میں مَدْعُوْوٌ - مَرْمُوْیٌ - مَرْضُوْوٌ تھا - مَدْعُوْوٌ میں دو و جمع ہوئے ایک کو دوسرے میں ادغام کیا (ق ۲۰) مَدْعُوٌّ بنا + مَرْضُوْوٌ میں ماضی مضارع و اسم فاعل کی موافقت سے و کو ی کیا + اب مَرْمُوْیٌ و مَرْضُوْیٌ میں و ی ایک جگہ جمع ہوئے اول ساکن تھا و کو ی سے بدلا اور ی کو ی میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو واسطے مناسبت ی کے کسرے سے بدلا (ق ۲۱) مَرْمِیٌّ - مَرْضِیٌّ ہوا +
مَدْعُوَّانِ	مَرْمِیَّانِ	مَرْضِیَّانِ	
مَدْعُوُّوْنَ	مَرْمِیُّوْنَ	مَرْضِیُّوْنَ	
مَدْعُوَّةٌ	مَرْمِیَّةٌ	مَرْضِیَّةٌ	
مَدْعُوَّتَانِ	مَرْمِیَّتَانِ	مَرْضِیَّتَانِ	
مَدْعُوَّاتٌ	مَرْمِیَّاتٌ	مَرْضِیَّاتٌ	

قاعدہ

(ق ۲۰) جب دو و یا ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول ساکن ہو تو [illegible] ادغام کرتے ہیں +

(ق ۲۱) جب و و ی ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول ساکن ہو تو و کو ی سے بدل کر ی کو ی میں ادغام کرتے ہیں اور ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں +

سبق نمبر ۴۷
لفیف کا بیان

لفیف مفروق تین ۳ بابوں سے آیا ہے اور لفیف مقرون دو ۲ سے تفصیل انکی یہ ہے:-

لفیف مفروق			لفیف مقرون	
باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوِقَایَۃُ (نگاہ رکھنا)	باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْوَجٰی (سم کا گھسنا)	باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے اَلْوَلْیُ (نزدیک ہونا)	باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلطَّیُّ (لپیٹنا)	باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْقُوَّۃُ (مضبوط ہونا)
وَقٰی	وَجِیَ	وَلِیَ	طَوٰی	قَوِیَ
یَقِیْ	یَوْجٰی	یَلِیْ	یَطْوِیْ	یَقْوٰی
وِقَایَۃً	وَجْیًا	وَلْیًا	طَیًّا	قُوَّۃً
وَاقٍ	وَاجٍ	وَالٍ - وَلِیٌّ	طَاوٍ	قَوِیٌّ
وُقِیَ	-	وُلِیَ	طُوِیَ	-
یُوْقٰی	-	یُوْلٰی	یُطْوٰی	-
وِقَایَۃً	-	وَلْیًا	طَیًّا	-
مَوْقِیٌّ	-	مَوْلِیٌّ	مَطْوِیٌّ	-
قِ	اِیْجَ	لِ	اِطْوِ	اِقْوَ
لَا تَقِ	لَا تَوْجَ	لَا تَلِ	لَا تَطْوِ	لَا تَقْوَ
مَوْقًی	مَوْجًی	مَوْلًی	مَطْوًی	مَقْوًی

قاعدہ

تنبیہ: لفیف مفروق میں فا کلمے کی تعلیل مثل وَعَدَ یَعِدُ کے اور لام کلمے کی مثل رَمٰی یَرْمِیْ اور رَضِیَ یَرْضٰی کے ہے۔
لفیف مقرون کے عین کلمے میں تعلیل بالکل نہیں ہوتی اسلیے اسکی تعلیل اور گردان بعینہٖ مثل رَمٰی یَرْمِیْ و رَضِیَ یَرْضٰی کے ہے۔

گردان ماضی وَقٰی - وَقَیَا - وَقَوْا - وَقَتْ - وَقَتَا - وَقَیْنَ الخ

گردان مضارع یَقِیْ - یَقِیَانِ - یَقُوْنَ - تَقِیْ - تَقِیَانِ - یَقِیْنَ الخ

گردان امر قِ - قِیَا - قُوْا - قِیْ - قِیَا - قِیْنَ الخ

منفرق تعلیلیں

(ق ۲۲) فُعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ کی جگہ ی ہو تو وہ و ہو جاتی ہے جیسے فَتْویٰ و تَقْویٰ کہ اصل میں فَتْیَا اور تَقْیَا تھا۔ مگر فُعْلیٰ وصفی میں ی قائم رہتی ہے جیسے صَدْیَا مونث صَدْیَانُ۔

(ق ۲۳) فُعْلیٰ اسمی کے لام کلمے کی جگہ و ہو تو ی ہو جاتی ہے جیسے دُنْیَا و عُلْیَا کہ اصل میں دُنْوَا و عُلْوَا تھا مگر فُعْلیٰ وصفی میں و قائم رہتی ہے جیسے غُزْوَیٰ مونث اَغْزیٰ۔

(ق ۲۴) جو و۔ ی اسم کے آخر میں بعد الف زائد کے ہو ہمزہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ اس کے آخر میں تائے تانیث لازم نہ ہو۔ جیسے دُعَاءٌ و بِنَاءٌ کہ اصل میں دُعَاوٌ و بِنَایٌ تھا برخلاف عَدَاوَۃٌ و ھِدَایَۃٌ کے۔

(ق ۲۵) جو و۔ ی اسم کے آخر میں بعد ضمہ اصلی کے ہو اور ہمزے سے بدلا ہوا ہو ضمہ ماقبل کسرے سے بدل ہوتا ہے اور و برعایت کسرۂ ماقبل ی ہو جاتی ہے۔ جیسے اَدْلٍ و تَقَلُّسٍ کہ اصل میں اَدْلُوٌ و تَقَلُّسٌ تھا۔

ابواب مزید فیہ کی تعلیلیں

۱۔ اِعْلَاءٌ و اِغْنَاءٌ اصل میں اِعْلَاوٌ و اِغْنَایٌ تھا۔ و۔ ی طرف میں بعد الف زائد کے واقع ہو کر ہمزہ ہو گیا۔

۲۔ تَسْمِیَۃٌ و تَقْوِیَۃٌ اصل میں تَسْمِیْوٌ و تَقْوِیْوٌ تھے۔ قاعدہ موضوعی کے رو سے تَسْمِیٌ و تَقْوِیٌ ہونا چاہئے تھا۔ مگر ایک ی کو تخفیفاً حذف کیا اور دوسری کو فتحہ دیکر ت بعوض یائے محذوفہ آخر میں بڑھا دی تَسْمِیَۃٌ و تَقْوِیَۃٌ ہوا۔

۳۔ مُعَادَاۃٌ و مُلَاقَاۃٌ اصل میں مُعَادَوَۃٌ و مُلَاقَیَۃٌ تھے و۔ ی بقاعدہ قَالَ الف سے بدل ہوا۔

۴۔ تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا اصل میں تَعَدُّوًا و تَمَنُّیًا تھے و۔ ی متحرک ضمے کے بعد آخر اسم میں واقع ہوئے ضمے کو کسرے سے اور و کو بسبب کسرۂ ماقبل ی سے بدلا تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا ہوا۔

۵۔ تَلَاقِیًا و تَوَانِیًا کہ اصل میں تَلَاقُوًا و تَوَانُیًا تھے۔ ان کی تعلیل بعینہ مثل تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا کے ہے۔

سبق نمبر ۴۸ - ابواب مزید فیہ کی مشق (بحث ناقص ولفیف)

افعال		تفعیل		مفاعلہ		تفعّل		تفاعل		افتعال		انفعال		استفعال	
واوی	یائی	واوی	لفیف	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	لفیف	واوی	یائی
اَلْاِعْلَاءُ (بلند کرنا)	اَلْاِغْنَاءُ (بے پروا کرنا)	اَلتَّسْمِیَةُ (نام رکھنا)	اَلتَّقْوِیَةُ (قوت دینا)	اَلْمُعَادَاةُ (باہم دشمنی کرنا)	اَلْمُلَاقَاةُ (باہم ملنا)	اَلتَّعَدِّیْ (حد سے بڑھنا)	اَلتَّمَنِّیْ (آرزو کرنا)	اَلتَّلَافِیْ (تدارک کرنا)	اَلتَّوَالِیْ (پے درپے کام کرنا)	اَلْاِجْتِبَاءُ (چن لینا)	اَلْاِلْتِقَاءُ (ملنا)	اَلْاِنْمِحَاءُ (محو ہو جانا)	اَلْاِنْزِوَاءُ (گوشہ نشین ہونا)	اَلْاِسْتِعْلَاءُ (بلند ہونا)	اَلْاِسْتِغْنَاءُ (بے پروا ہونا)
اَعْلٰی	اَغْنٰی	سَمّٰی	قَوّٰی	عَادٰی	لَاقٰی	تَعَدّٰی	تَمَنّٰی	تَلَافٰی	تَوَالٰی	اِجْتَبٰی	اِلْتَقٰی	اِنْمَحٰی	اِنْزَوٰی	اِسْتَعْلٰی	اِسْتَغْنٰی
یُعْلِیْ	یُغْنِیْ	یُسَمِّیْ	یُقَوِّیْ	یُعَادِیْ	یُلَاقِیْ	یَتَعَدّٰی	یَتَمَنّٰی	یَتَلَافٰی	یَتَوَالٰی	یَجْتَبِیْ	یَلْتَقِیْ	یَنْمَحِیْ	یَنْزَوِیْ	یَسْتَعْلِیْ	یَسْتَغْنِیْ
اِعْلَاءً	اِغْنَاءً	تَسْمِیَةً	تَقْوِیَةً	مُعَادَاةً	مُلَاقَاةً	تَعَدِّیًا	تَمَنِّیًا	تَلَافِیًا	تَوَالِیًا	اِجْتِبَاءً	اِلْتِقَاءً	اِنْمِحَاءً	اِنْزِوَاءً	اِسْتِعْلَاءً	اِسْتِغْنَاءً
مُعْلٍ	الخ	مُسَمٍّ	الخ	مُعَادٍ	الخ	مُتَعَدٍّ	الخ	مُتَلَافٍ	الخ	مُجْتَبٍ	بالخ	مُنْمَحٍ	مُنْزَوٍ	مُسْتَعْلٍ	مُسْتَغْنٍ
اُعْلِیَ		سُمِّیَ		عُوْدِیَ		تُعُدِّیَ		تُلُوْفِیَ		اُجْتُبِیَ		—	الخ	اُسْتُعْلِیَ	الخ
یُعْلٰی		یُسَمّٰی		یُعَادٰی		یُتَعَدّٰی		یُتَلَافٰی		یُجْتَبٰی		—		یُسْتَعْلٰی	
اِعْلَاءً		تَسْمِیَةً		مُعَادَاةً		تَعَدِّیًا		تَلَافِیًا		اِجْتِبَاءً		—		اِسْتِعْلَاءً	
مُعْلًی		مُسَمًّی		مُعَادًی		مُتَعَدًّی		مُتَلَافًی		مُجْتَبًی		—		مُسْتَعْلًی	
اَعْلِ		سَمِّ		عَادِ		تَعَدَّ		تَلَافَ		اِجْتَنِبْ		اِنْمَحِ		اِسْتَعْلِ	
لَا تُعْلِ		لَا تُسَمِّ		لَا تُعَادِ		لَا تَتَعَدَّ		لَا تَتَلَافَ		لَا تَجْتَنِبْ		لَا تَنْمَحِ		لَا تَسْتَعْلِ	

سوالات

الف (۱) ناقص کسے کہتے ہیں۔ اسمیں اور لفیف میں کیا تمیز ہے؟

(۲) ناقص اور لفیف میں کون کونسا قاعدہ تصرفات لفظی کا عمل میں آتا ہے؟

(۳) قَوِیَ اور دَعَا دونوں میں وسی متحرک ہے اور عمل مختلف اسکی وجہ کیا ہے؟

(۴) مَرْضِیٌّ اور مَوْتِیٌّ کی اصل کیا ہے۔ انکی تعلیل بیان کرو ⁂

(۵) یَرْضٰی اور یَتْقوٰی میں وکس قاعدہ سے یٰ ہوئی؟

(۶) نون تاکید کے آنے سے اُسکے ماقبل میں کیا تغیر ہوتا ہے۔ بیان کرو ⁂

ب (۱) تَدْعُوْنَ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے اور اسکی اصل کیا ہے؟

(۲) تَرْمِیْنَ اور تَخْشَیْنَ کس کس صیغے کے واسطے آتا ہے اور اس میں کیا کیا تعلیل ہوئی ہے؟

ج (۱) دَعَا اور وَقٰی سے باب افتعال کی ماضی معروف گردانو ⁂

(۲) مَشٰی سے باب تفعل اور عَلٰی سے باب تفاعل کا مصدر کیا آئیگا مع تعلیل بیان کرو ⁂

د- فقرات ذیل میں ناقص اور لفیف کے جو الفاظ واقع ہوئے ہیں۔ انکو بیان کرو ⁂

۱- عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا (خدا کے بندے زمین پر نرمی سے چلتے ہیں)

۲- اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ (کوئی فرقہ نہیں کہ اس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو)

۳- قِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ (اے خداوندہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)

۴- رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (وہ لوگ کہ انکو سوداگری اور بیچنا خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتا)

۵- وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا (اور ہر کسی کو ایک طرف ہے کہ وہ ادھر منہ کرتا ہے)

۶- نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ (نوح نے ہمکو پکارا اور ہم بہت اچھے پکار پر پہنچنے والے ہیں)

۷- اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (جب تم اور دوسرا ایک وقت مقرر تک معاملہ کرو تو اسکو لکھ لو)

۸- اِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا (اگر وہ اطاعت کریں پس تحقیق انہوں نے راہ پائی)

۹- اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ (اگر پھر جائیں بس تجھ پر پہنچا دینا ہے)

۱۰- لَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ (اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوتا)

سبق نمبر ۴۹-۵۰

مضاعف کا بیان

مضاعف تین بابوں سے آتا ہے:-

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے مَدَّ یَمُدُّ (اَلْمَدُّ کھینچنا)

(۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے فَرَّ یَفِرُّ (اَلْفِرَارُ بھاگنا)

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے مَسَّ یَمَسُّ (اَلْمَسُّ چھونا)

قلیل طور پر کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آیا ہے جیسے حَبَّ یَحُبُّ ولَبَّ یَلُبُّ۔

مضاعف میں تکرار حروف سے جو تغیرات واقع ہوتے ہیں اُنکی تین صورتیں ہیں:-

(۱) ادغام قیاسی جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا (دال کو دال میں ادغام کیا)

(۲) حذف سماعی جیسے ظَلْتُ کہ اصل میں ظَلِلْتُ تھا (پہلے لام کو حذف کیا)

(۳) ابدال سماعی جیسے اَمْلَیْتُ کہ اصل میں اَمْلَلْتُ تھا (دوسرے لام کو ی سے بدلا)

ان میں سے تغیر کا موجب اکثر ادغام ہوتا ہے جس حرف کو ادغام کرتے ہیں اُس کو مدغم اور جس میں ادغام کرتے ہیں اوس کو مدغم فیہ کہتے ہیں جیسے مَدَّ میں پہلی دال مدغم اور دوسری مدغم فیہ ہے۔ مضاعف کی گردان اور اُس کے تغیرات کے ضوابط صفحات آیندہ پر درج ہیں

فائدہ- اگر مدغم اور مدغم فیہ دونو حرف ایک جنس کے ہوں تو تلفظ میں دو لو آینگے اور کتابت میں صرف ایک۔ جیسے مَدَّ میں۔ اور اگر دونو قریب المخرج ہوں تو تلفظ اور کتابت میں دونو قائم رہینگے۔ جیسے لکھینگے صَعَدْتُ اور پڑھینگے صَعَتُّ۔

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	تغییر	قاعدہ
مَدَّ	مُدَّ	یَمُدُّ	یُمَدُّ	مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا	(ق ۱) جب دو حرف متحد المخرج یا قریب المخرج ہوں اور دونو متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کرنا چاہیئے ؛ (ق ۲) جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمے میں جمع ہوں اور دونو متحرک ہوں اور ماقبل انکا حرف صحیح ساکن ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیں اور دوسرے میں ادغام کریں اور اگر ان کا ماقبل حرف متحرک ہو یا لین زائد۔ تو پہلے حرف کی حرکت کو حذف کردیتے ہیں ؛
مَدَّا	مُدَّا	یَمُدَّانِ	یُمَدَّانِ	دو حرف متحرک ایک جنس کے جمع ہوئے	
مَدُّوا	مُدُّوا	یَمُدُّوْنَ	یُمَدُّوْنَ	پہلے کو ساکن کرکے دوسرے	
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	میں ادغام کیا (ق ۱)	
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ	
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	یَمْدُدْنَ	یُمْدَدْنَ	تھا دو حرف متحرک ایک جنس کے	
مَدَدْتَ	مُدِدْتَ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	جمع ہوئے اور ماقبل انکا حرف	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	صحیح ساکن پہلے کی حرکت	
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	تُمَدُّوْنَ	ماقبل کو دی اور دوسرے میں	
مَدَدْتِ	مُدِدْتِ	تَمُدِّیْنَ	تُمَدِّیْنَ	ادغام کیا (ق ۲)	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	مَدَدْنَ اور یَمْدُدْنَ	
مَدَدْتُنَّ	مُدِدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ	میں ادغام ممتنع ہے کیونکہ	
مَدَدْتُ	مُدِدْتُ	اَمُدُّ	اُمَدُّ	دوسرا حرف ساکن لسکون	
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ	لازم ہے (ق ۳۶)	

شرائط ادغام

(۱) اعلال مزاحم نہ ہو۔ جیسے اِدْعَوِیٰ

(۲) اسم متحرک العین جس میں ادغام کرنے سے التباس لازم آئے ۔ نہ ہو جیسے سَبَبٌ وسُرُرٌ ؛

(۳) پہلا حرف ہمزہ اور الف سے بدل نہ ہو۔ جیسے اُوْدِیَ (اِیْوَاءٌ سے) وقُوْوِلَ (مقاولۃ سے)

(۴) حرف اول مشدد نہو جیسے حَبَّبَ (تجبیب سے)

(۵) پہلا حرف متحرک اور دوسرا الحاق کے واسطے نہو۔ جیسے جَلْبَبَ

سبق نمبر ۱۵

نفی تاکید بلن	نفی جحد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ	امر	نہی	تغیر
لَنْ یَمُدَّ	لَمْ یَمُدِّ	لَیَمُدَّنَّ	لَیَمُدَّنْ	مُدِّ	لَا تَمُدِّ	لَمْ یَمُدَّ اصل میں لَمْ یَمْدُدْ
لَنْ یَمُدَّا	لَمْ یَمُدَّا	لَیَمُدَّانِّ	-	مُدَّا	لَا تَمُدَّا	تھا فک ادغام کی حالت میں
لَنْ یَمُدُّوا	لَمْ یَمُدُّوا	لَیَمُدُّنَّ	لَیَمُدُّنْ	مُدُّوا	لَا تَمُدُّوا	لَمْ یَمْدُدْ پڑھینگے اور ادغام
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدِّ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	مُدِّی	لَا تَمُدِّی	کی حالت میں بعد نقل حرکت
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	-	مُدَّا	لَا تَمُدَّا	کے لَمْ یَمُدِّ ہوا بسبب
لَنْ یَمْدُدْنَ	لَمْ یَمْدُدْنَ	لَیَمْدُدْنَانِّ	-	اُمْدُدْنَ	لَا تَمْدُدْنَ	اجتماع ساکنین کے حرف دوم
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدِّ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	لِیَمُدِّ	لَا یَمُدِّ	کو فتحہ یا کسرہ یا ضمہ دیا لَمْ یَمُدُّ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	-	لِیَمُدَّا	لَا یَمُدَّا	بنا (ق ۳) علیٰ ہذا امر میں
لَنْ تَمُدُّوا	لَمْ تَمُدُّوا	لَتَمُدُّنَّ	لَتَمُدُّنْ	لِیَمُدُّوا	لَا یَمُدُّوا	ہینگے مُدِّ (بحرکات ثلثہ)
لَنْ تَمُدِّی	لَمْ تَمُدِّی	لَتَمُدِّنَّ	لَتَمُدِّنْ	لِتَمُدِّ	لَا تَمُدِّ	اُمْدُدْ۔ فِرَّ (بالفتح والکسر)
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	-	لِتَمُدَّا	لَا تَمُدَّا	اِفْرِرْ۔ مَسِّ (بالفتح والکسر)
لَنْ تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	لَتَمْدُدْنَانِّ	-	لِیَمْدُدْنَ	لَا یَمْدُدْنَ	اِمْسَسْ اور ہمزہ وصل بحالت
لَنْ اَمُدَّ	لَمْ اَمُدِّ	لَاَمُدَّنَّ	لَاَمُدَّنْ	لِاَمُدِّ	لَا اَمُدِّ	ادغام ساقط ہو جائیگا ؛
لَنْ نَمُدَّ	لَمْ نَمُدِّ	لَنَمُدَّنَّ	لَنَمُدَّنْ	لِنَمُدِّ	لَا نَمُدِّ	

(ق ۳) جس جگہ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوں اور اُن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے کا سکون اگر لازم ہو تو ادغام ممتنع ہے۔ جیسے مَدَدْنَ اور اگر سکون جزمی یا وقفی ہو تو ادغام بہ نقل حرکت اور فک ادغام دونو جائز ہیں۔ بحالت ادغام دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دیتے ہیں اور اگر ماقبل مضموم ہو تو اُس کی موافقت کے واسطے ضمہ بھی جائز ہے ؛

اسم فاعل	اسم مفعول	تغیر	فائدہ
مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ	مَادٌّ میں دو ساکن جمع ہوئے ہیں اول مدہ دوسرا
مَادَّانِ	مَمْدُوْدَانِ	تھا۔ دو حرف ایک جنس	مدغم اور جب ایسا اجتماع ایک کلمے میں ہو تو وہ جائز ہوتا
مَادُّوْنَ	مَمْدُوْدُوْنَ	کے اکٹھے ہوئے پہلے کو	ہے اور اس کو اجتماع ساکنین علےٰ حدّہ کہتے ہیں۔
مَادَّةٌ	مَمْدُوْدَةٌ	ساکن کرکے دوسرے	مگر جب اول مدہ یا دوسرا مدغم نہ ہو یا اجتماع دو کلموں میں
مَادَّتَانِ	مَمْدُوْدَتَانِ	میں ادغام کیا مَادٌّ	ہو تو وہ ناجائز ہوتا ہے اور اسکو اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدّہ
مَادَّاتٌ	مَمْدُوْدَاتٌ	ہوگیا (ق ۱)	کہتے ہیں۔ جیسے خفن اور قُلِ الحق ۔

(ق ۴) جس جگہ دو حرف ہمجنس اکٹھے ہوں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جیسے مَدٌّ وصَرَّفَ کہ اصل میں مَدْدٌ وصَرْرَفَ تھا۔ ایسا ہی اگر دو حرف قریب المخرج اکٹھے ہوں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے سے بدل کر ادغام کرتے ہیں۔ جیسے اِدَّعیٰ کہ اصل میں اِدْتَعیٰ تھا۔ ت کو دال سے بدلا اور دال کو دال میں ادغام کیا ۔

ت افتعال کے احکام | اگر ف کلمہ افتعال کا د۔ ذ۔ ز ہو تو تائے افتعال دال سے بدل جاتی ہے جیسے اِدِّعَاءٌ۔ اِذِّخَارٌ۔ اِزْدِحَامٌ کہ اصل میں اِدْتِعَاءٌ یا اِذْتِخَارٌ۔ اِزْتِحَامٌ تھا۔ اگر ف افتعال کی ص۔ ض۔ ط۔ ظ ہو تو ت۔ ط ہو جاتی ہے۔ جیسے اِصْطِلَاحٌ۔ اِضْطِرَابٌ۔ اِطِّلَاعٌ۔ اِظْطِلَامٌ کہ اصل میں اِصْتِلَاحٌ اِضْتِرَابٌ اِطْتِلَاعٌ۔ اِظْتِلَامٌ تھے ۔

ت تفعل اور تفاعل کے احکام | جب تفعل اور تفاعل کا ف کلمہ منجملہ گیارہ حروف ذ۔ ث۔ ث۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ) کے ہو۔ تو جائز ہے کہ ت تفعل اور تفاعل کو ف کلمے سے بدلکر اس میں ادغام کریں۔ اس صورت میں مصدر اور ماضی اور امر کے پہلے ہمزہ وصل آئیگا۔ جیسے اِطَّهَّرَ۔ یَطَّهَّرُ۔ اِطَّهُّرًا اِثَّاقَلَ۔ یَثَّاقَلُ۔ اِثَّاقُلًا ۔

سبق نمبر ۵۲-

ابواب مزید فیہ کی مشق

افعال	استفعال	افتعال	انفعال	مفاعلہ	تفاعل	تفعیل	تفعّل
اَلْاِمْدَادُ (مدد دینا)	اَلْاِسْتِمْدَادُ (مدد چاہنا)	اَلْاِمْتِدَادُ (دراز ہونا)	اَلْاِنْسِدَادُ (بند ہونا)	اَلْمُمَاسَّةُ (باہم ملنا)	اَلتَّمَاسُّ (ملنا)	اَلتَّقْرِیْرُ (ثابت کرنا)	اَلتَّقَرُّرُ (ثابت ہونا)
اَمَدَّ	اِسْتَمَدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسَّ	تَمَاسَّ	قَرَّرَ	تَقَرَّرَ
یُمِدُّ	یَسْتَمِدُّ	یَمْتَدُّ	یَنْسَدُّ	یُمَاسُّ	یَتَمَاسُّ	یُقَرِّرُ	یَتَقَرَّرُ
اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	اِنْسِدَادًا	مُمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِیْرًا	تَقَرُّرًا
مُمِدٌّ	مُسْتَمِدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرِّرٌ	مُتَقَرِّرٌ
اُمِدَّ	اُسْتُمِدَّ	اُمْتُدَّ	-	مُوْسَّ	تُمُوْسَّ	قُرِّرَ	-
یُمَدُّ	یُسْتَمَدُّ	یُمْتَدُّ	-	یُمَاسُّ	یُتَمَاسُّ	یُقَرَّرُ	-
اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	-	مُمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِیْرًا	-
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	-	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	-
اَمِدَّ	اِسْتَمِدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسِّ	تَمَاسَّ	قَرِّرْ	تَقَرَّرْ
اَمْدِدْ	اِسْتَمْدِدْ	اِمْتَدِدْ	اِنْسَدِدْ	مَاسِسْ	تَمَاسَسْ	+	+
لَا تُمِدَّ	لَا تَسْتَمِدَّ	لَا تَمْتَدَّ	لَا تَنْسَدَّ	لَا تُمَاسِّ	لَا تَتَمَاسَّ	لَا تُقَرِّرْ	لَا تَتَقَرَّرْ
لَا تُمْدِدْ	لَا تَسْتَمْدِدْ	لَا تَمْتَدِدْ	لَا تَنْسَدِدْ	لَا تُمَاسِسْ	لَا تَتَمَاسَسْ	-	-
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	مُتَقَرَّرٌ

فائدہ ۱- باب افعال و استفعال میں قاعدہ یُمِدُّ (ق ۲) جاری ہوگا- اور باب افتعال سے تفاعل تک قاعدہ مَدَّ (ق ۱) تفعیل اور تفعّل وغیرہ ابواب مثل صحیح کے آئینگے +

فائدہ ۲- باب افعال- استفعال- تفعیل- تفعّل کے سوا باقی ابواب کے اسم فاعل- اسم مفعول- اسم ظرف صورت میں ایک سے ہیں لیکن دراصل اسم فاعل عین کے کسرہ سے اور اسم مفعول و ظرف عین کے فتحہ سے ہے +

سوالات

الف (۱) مضاعف کسے کہتے ہیں اور اس کو صحیح میں شمار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

(۲) مضاعف میں کیا تغیرات واقع ہوتے ہیں۔ اُن کے نام مع تعریف بیان کرو ۔

(۳) جہاں ادغام ناجائز ہوتا ہے وہاں رفع ثقالت کی کیا تجویز ہو سکتی ہے ؟

(۴) لَمْ یَمُدَّ کی اصل کیا ہے اور دوسری دال کو کیا کیا حرکت آسکتی ہے ؟

(۵) کیا ہر ایک قسم کے دو ہم جنس حرفوں میں ادغام ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

(۶) یَمْدُدْنَ میں ادغام ممتنع ہے اور لَمْ یَمْدُدْ میں جائز۔ اسکی کیا وجہ ہے ؟

ب (۱) مَادٌّ کیا صیغہ ہے اور اس میں اجتماع ساکنین کے جائز ہونے کی کیا وجہ ہے ؟

(۲) سَبَبٌ اور قُوُوْلٌ میں ادغام کرنے سے کیا خرابی پیدا ہوتی ہے ؟

ج (۱) مَدَّ سے باب تفعیل کا مضارع معروف اور باب افتعال کی ماضی مجہول گردانو ۔

(۲) حَبَّ سے باب استفعال کا امر حاضر معروف گردانو ۔

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسما کہ مضاعف ہوں اُن کو بیان کرو :۔

۱ - اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (اگر تم خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو گے)

۲ - وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (رفتار میں میانہ روی اور آواز میں آہستگی کر)

۳ - اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (فتنہ قتل سے بہت سخت ہے)

۴ - مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (زمین پر ہر ایک چلنے والے کا رزق خدا کے ذمہ ہے)

۵ - اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ (جسکو تو چاہے ہدایت نہیں کر سکتا)

۶ - قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (جس شخص نے اپنے آپ کو گناہوں میں چھپا لیا نامراد ہوا)

۷ - مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (جو شخص خدا اور رسول کی مخالفت کریگا)

۸ - لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا (نہ جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت)

۹ - اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ (اب حق کھل گیا)

سبق نمبر ۵۳

مہموز کا بیان

ہمزہ کبھی اکیلا آتا ہے اور کبھی دوسرے ہمزے سے ملکر۔ پہلی صورت میں تخفیف جوازی ہوتی ہے اور دوسری میں وجوبی۔ سہولت کی غرض سے ہر ایک کے قاعدے الگ الگ بیان کئے جاتے ہیں +

ایک ہمزے کی تخفیف ایک ہمزے کی تخفیف کے چار قاعدے ہیں :-

(۱) اگر ہمزہ ساکن اور ماقبل اُسکا متحرک ہو تو ہمزے کو حرف علت کے ساتھ موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے بدل دینا جائز ہے (یعنی بعد فتحہ کے الف سے اور بعد ضمہ کے وٗ سے اور بعد کسرہ کے یٰ سے) جیسے رَاسٌ۔ بُوسٌ۔ ذِیبٌ کہ اصل میں رَأْسٌ بُؤْسٌ۔ ذِئْبٌ تھا +

(۲) اگر ہمزہ مفتوح اور اُس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ بعد ضمہ کے وٗ سے اور بعد کسرہ کے یٰ سے جوازاً بدل جاتا ہے۔ جیسے جُوَنٌ۔ مِیَرٌ۔ کہ اصل میں جُؤَنٌ۔ مِئَرٌ تھا +

(۳) اگر ہمزۂ متحرک اور ماقبل اُس کا وٗ یا یٰ ساکن زائد غیر الحاقی اُسی کلمے میں ہو تو تو ہمزے کو جنس ماقبل سے بدلنا جائز ہے اور بعد ابدال کے ادغام واجب جیسے مَقْرُوٌّ۔ خَطِیَّۃٌ۔ اُفَیِّسٌ کہ اصل میں مَقْرُوْءٌ۔ خَطِیْئَۃٌ۔ اُفَیْئِسٌ تھا +

+ یہ قاعدہ اور قواعد مابعد سب جگہ جاری ہوتے ہیں مگر جہاں تخفیف ہمزہ کے قاعدے کے ساتھ اعلال یا ادغام کا قاعدہ بھی پایا جائے تو وہاں قاعدہ اعلال وادغام کو ترجیح دی جاتی ہے۔ دیکھو نَاءٌ ہٌ اور نَاءٌ مٌ میں اس قاعدے کے ساتھ قاعدہ اعلال اور ادغام بھی موجود ہے مگر چونکہ مقصود تخفیف ہے اور اعلال وادغام میں تخفیف زیادہ ہے۔ اس واسطے انہی دونو کو عمل میں لاکر نَوٌّسٌ اور نُوَّمٌ پڑھا اور یہ قاعدہ تخفیف کا عمل میں نہ آیا +

(۴) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اُس کا ساکن سوائے مدّہ زائد اور نون انفعال اور یائے تصغیر کے ہو تو جائز ہے کہ ہمزے کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزے کو حذف کریں۔ جیسے یَسَلُ۔ شَیٌ۔ ضَوٌ۔ قَدَفْلَحَ۔ کہ اصل میں یَسْئَلُ۔ شَیْءٌ۔ ضَوْءٌ۔ قَدْ اَفْلَحَ تھا *

دو ہمزوں کی تخفیف — دو ہمزے جو ایک کلمے میں ہوں اُن کی تخفیف کے تین قاعدے ہیں :۔

(۵) اگر دو ہمزوں میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزے کو موافق حرکت اول کے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اٰمَنَ۔ اُوْمِنَ۔ اِیْمَانًا کہ اصل میں ءَاْمَنَ۔ اُؤْمِنَ۔ اِئْمَانًا تھا *

فائدہ۔ کُلْ۔ خُذْ۔ مُرْ میں کہ اصل اُن کی اُوْکُلْ۔ اُوْخُذْ۔ اُوْمُرْ ہے اور قاعدہ بالا کے مطابق اُوْکُلْ۔ اُوْخُذْ۔ اُوْمُرْ آنا چاہئے تھا۔ دو ہمزے خلاف قیاس حذف کئے جاتے ہیں کُلْ اور خُذْ میں تو حذف واجب ہے مگر مُرْ کی دو حالتیں ہیں۔ شروع کلام میں ہمزہ حذف ہوگا۔ اور درج کلام میں باقی رہیگا (دیکھو صفحہ ۸۶) *

(۶) اگر دو ہمزے متحرک ہوں اور ایک اُن میں سے مکسور۔ تو دوسرے ہمزے کو یٰ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے جَاءٍ کہ اصل میں جَاءِءٌ تھا مگر اَیِمَّۃٌ میں کہ اصل میں اَئِمَّۃٌ تھا۔ یہ قاعدہ جوازی ہے *

(۷) اگر دو متحرک ہوں اور کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزے کو وٗ سے بدلنا واجب ہے جیسے اُوَادِمُ و اُوَیْدِمُ کہ اصل میں اَءَادِمُ و اُءَیْدِمُ تھا *

مستثنٰے۔ ہمزہ اُکْرِمُ کا کہ اصل میں اُءَکْرِمُ تھا خلاف قیاس حذف ہوتا ہے اور باقی گردان سے اُکْرِمُ کی موافقت کیلئے۔ گو نہیں اجتماع ہمزتین نہیں ہے *

سبق نمبر ۵۴

مجرد کے ابواب مهموز الفاء ثلاثی مجرد کے چار بابوں سے اور مهموز العین و مهموز اللام تین بابوں سے آتا ہے۔ مهموز کی گردان عموماً مثل صحیح کے ہوتی ہے۔ ابواب ذیل کی صرف صغیر کی گردان کی طرح کرو۔

(۱) مهموز الفاء				(۲) مهموز العین			(۳) مهموز اللام		
باب نصر ینصر سے الأمر (حکم دینا)	باب ضرب یضرب سے الأدب (کھانا کھلانا)	باب کرم یکرم سے الأدب (ادیب ہونا)	باب سمع یسمع سے الأمن (بے خوف ہونا)	باب فتح یفتح سے السؤال (مانگنا)	باب کرم یکرم سے اللؤم (کمینہ ہونا)	باب سمع یسمع سے الیأس (ناامید ہونا)	باب فتح یفتح سے القراءة (پڑھنا)	باب کرم یکرم سے الجراءة (دلیر ہونا)	باب سمع یسمع سے الصدأ (زنگ لگنا)
أَمَرَ	أَدَبَ	أَدُبَ	أَمِنَ	سَأَلَ	لَؤُمَ	يَئِسَ	قَرَأَ	جَرُؤَ	صَدِئَ
يَأْمُرُ	يَأْدِبُ	يَأْدُبُ	يَأْمَنُ	يَسْأَلُ	يَلْؤُمُ	يَيْأَسُ	يَقْرَأُ	يَجْرُؤُ	يَصْدَأُ
أَمْرًا	أَدْبًا	أَدَبًا	أَمْنًا	سُؤَالًا	لُؤْمًا	يَأْسًا	قِرَاءَةً	جُرْأَةً	صَدَءًا
آمِرٌ	آدِبٌ	أَدِيْبٌ	آمِنٌ	سَائِلٌ	لَئِيْمٌ	يَائِسٌ	قَارِئٌ	جَرِيْءٌ	صَدِيْءٌ
أُمِرَ	أُدِبَ	-	أُمِنَ	سُئِلَ	-	-	قُرِئَ	-	-
يُؤْمَرُ	يُؤْدَبُ	-	يُؤْمَنُ	يُسْأَلُ	-	-	يُقْرَأُ	-	-
أَمْرًا	أَدْبًا	-	أَمْنًا	سُؤَالًا	-	-	قِرَاءَةً	-	-
مَأْمُوْرٌ	مَأْدُوْبٌ	-	مَأْمُوْنٌ	مَسْئُوْلٌ	-	-	مَقْرُوْءٌ	-	-
مُرْ	اِيْدِبْ	اُؤْدُبْ	اِيْمَنْ	اِسْأَلْ	اُلْؤُمْ	اِيْأَسْ	اِقْرَأْ	اُجْرُؤْ	اِصْدَأْ
لَا تَأْمُرْ	لَا تَأْدِبْ	لَا تَأْدُبْ	لَا تَأْمَنْ	لَا تَسْأَلْ	لَا تَلْؤُمْ	لَا تَيْأَسْ	لَا تَقْرَأْ	لَا تَجْرُؤْ	لَا تَصْدَأْ
مَأْمَرٌ	مَأْدِبٌ	مَأْدَبٌ	مَأْمَنٌ	مَسْأَلٌ	مَلْأَمٌ	مَيْأَسٌ	مَقْرَأٌ	مَجْرَأٌ	مَصْدَأٌ
مِئْمَرٌ	مِئْدَبٌ	مِئْدَبٌ	مِئْمَنٌ	مِسْأَلٌ	مِلْأَمٌ	مِيْأَسٌ	مِقْرَأٌ	مِجْرَأٌ	مِصْدَأٌ
آمَرُ	آدَبُ	آدَبُ	آمَنُ	أَسْأَلُ	أَلْأَمُ	أَيْأَسُ	أَقْرَأُ	أَجْرَأُ	أَصْدَأُ

تنبیہ۔ ان افعال اور اسماء میں قواعد مہموز بطریق ذیل جاری ہونگے :۔

(۱) مہموز الفائ کے مضارع معروف اور اسم ظرف میں رَأْسٌ کا قاعدہ۔ مضارع مجہول میں بُؤْسٌ کا قاعدہ۔ اسم آلہ میں ذِئْبٌ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا۔ مگر مضارع معروف و مجہول کے واحد متکلم اور افعل التفضیل میں اٰمَنَ کا قاعدہ وجوبی طور پر۔

امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر حاضر قاعدہ اومن وایمانا کے ماتحت ہے جیسے آدَبَ یَأْدِبُ سے اِیْدِبْ۔ اَدُبَ۔ یَأْدُبُ سے اُوْدُبْ۔ مگر اَمَرَ یَأْمُرُ سے مُرْ خلاف قیاس آیا ہے۔ گردان یوں ہوگی :۔

امر حاضر مُرْ مُرَا مُرُوْا مُرِیْ مُرَا مُرْنَ

بانون ثقیلہ مُرَنَّ مُرَانِّ مُرُنَّ مُرِنَّ مُرَانِّ مُرْنَانِّ

بانون خفیفہ مُرَنْ ۔ مُرُنْ مُرِنْ ۔

فائدہ۔ مُرْ شروع کلام میں بغیر ہمزے کے آتا ہے جیسے مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا اور درج کلام میں ہمزے کے ساتھ جیسے وَأْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ ؛

(۲) مہموز العین کے مضارع اور اسم مفعول اور امر میں یَسْئَلُ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا اور امر میں اس قاعدے کے اجراء کے بعد ہمزہ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہو جائیگا جیسے سَأَلَ۔ یَسْأَلُ سے سَلْ آئیگا۔ اور گردان یون ہوگی :۔

سَلْ سَلَا سَلُوْا سَلِیْ سَلَا سَلْنَ

بانون ثقیلہ سَلَنَّ سَلَانِّ سَلُنَّ الخ

فائدہ۔ سَلْ شروع کلام میں بغیر ہمزے کے اور درج کلام میں ہمزے کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے سَلْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ ؛

(۳) مہموز اللام میں جہاں شرائط پائی جائیں۔ پہلا قاعدہ جاری ہوگا اور اسم مفعول میں تیسرا قاعدہ اور یہ دونو جوازی ہونگے ؛

سبق نمبر ۵۵

مزید فیہ کے ابواب

سبق نمبر ۲۳ میں بیان ہو چکا ہے کہ مادہ مجرد مزید فیہ کے اکثر ابواب میں پھر سکتا ہے۔ اب دیکھو اگر اٰمَنَ کو باب افعال میں ۔ اٰمَرَ کو باب افتعال میں اور آذِنَ کو باب استفعال میں لے جائیں تو ابواب مزید فیہ کی یہ صورت ہوگی :-

باب افعال اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا+مُؤْمِنٌ الامر اٰمِنْ والنہی عنہ لَا تُؤْمِنْ

باب افتعال اِیْتَمَرَ یَاْتَمِرُ اِیْتِمَارًا+مُؤْتَمِرٌ الامر منہ اِیْتَمِرْ والنہی عنہ لَاتَاْتَمِرْ

باب استفعال اِسْتَاْذَنَ یَسْتَاْذِنُ اِسْتِیْذَانًا مُسْتَاْذِنٌ الامر اِسْتَاْذِنْ والنہی لَاتَسْتَاْذِنْ

یہی حال باقی ابواب کا ہے مگر تخفیف کے احکام صرف انہیں تین بابوں سے متعلق ہیں اور وہ بھی اس حال میں جب کہ مہموز الفا ہوں ۔ تفعل ۔ تفاعل ۔ تفعیل مفاعلہ وغیرہ میں کوئی تغیر نہیں ہوتا ۔ جیسے

تَاَثَّرَ یَتَاَثَّرُ تَاَثُّرًا (باب تفعل مادہ اثر سے)

تَفَاءَلَ یَتَفَاءَلُ تَفَاؤُلًا (باب تفاعل مادہ فَأْل سے)

بَرَّاَ یُبَرِّئُ تَبْرِئَةً (باب تفعیل مادہ بَرَأَ سے)

آخَذَ یُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَةً (باب مفاعلہ مادہ آخذ سے)

ہر سہ باب مذکورہ بالا میں ہمزے کی تخفیف کا حال مثل ابواب مجرد کے ہے کسی جگہ وجوبی اور کسی جگہ جوازی ۔ مثلاً باب افعال اور افتعال کی ماضی ۔ امر اور مصدر میں تخفیف وجوبی ہے ۔ مضارع ۔ اسم فاعل ۔ اسم مفعول اور اسم ظرف اور باب استفعال کے جملہ مشتقات میں تخفیف جوازی :-

سوالات

الف (۱) یَأْمُرُ اور یَسُوْءُ مَیِّن مہموز کا کون کونسا قاعدہ جاری ہوا ہے ؟

(۲) مُؤْمِرٌ (اسم آلہ) اور آمُرُ (اسم تفضیل) میں ہمزے کی تبدیلی جوازی ہے یا وجوبی ؟

(۳) مہموز العین کے امر حاضر میں ہمزے کے اثبات اور حذف کا کیا طریق ہے ؟

(۴) مُرْ کیا صیغہ ہے اُسکے ہمزے کا حذف جوازی کس حالت میں ہوگا اور وجوبی کس حالت میں ؟

(۵) مزید فیہ کے وہ کون کون ابواب ہیں جنمیں ہمزے کے آنے سے کچھ تغیر نہیں ہوتا ؟

(۶) باب افعال اور افتعال کے کس کس کلمے میں ہمزے کا حذف وجوبی ہے اور کس کس میں جوازی ؟

ب (۱) تَکَوْرِمُ کی اصل کیا ہے اور ہمزہ کس قاعدے سے حذف ہوا ؟

(۲) نَوْءٌ مُسَیٌّ کی اصل کیا ہے اور اس میں یَمَرْ اٰمِنٌ کا قاعدہ کیوں جاری نہیں ہوا ؟

ج (۱) اَدَبَ سے باب تفعیل کا مضارع جمع مؤنث غائب اور امر واحد مونث حاضر بیان کرو ۔

(۲) قَرَأَ سے باب استفعال کی نفی جحد بلم واحد مؤنث حاضر اور نہی واحد غائب با نون ثقیلہ کیا آئیگی ؟

د ۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم مہموز کے واقع ہوئے ہیں اُن کو بیان کرو :-

۱ ۔ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (کھاؤ پیو اور حد سے زیادہ نہ بڑھو)

۲ ۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (جتنا ہو سکے قرآن پڑھو)

۳ ۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (وہ خدا جس نے تم کو تن واحد سے پیدا کیا)

۴ ۔ نَبِّئُوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (مجھے یقینی خبر دو اگر تم سچے ہو)

۵ ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ (اے ہمارے خدا ہمیں بھول چوک پر مؤاخذہ نہ کر)

۶ ۔ لَا تَسْــَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (اس چیز کی نسبت مجھ سے مت پوچھ جسکا تجھے علم نہیں)

۷ ۔ لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا (بیگانے گھروں میں بے اجازت مت جاؤ)

سبق نمبر ۵۶

ابواب مخلوط کا بیان

باب مخلوط وہ ہے جو دو مختلف قسموں سے ملکر بنے۔ اقسام تیرہ ہیں :-

(۱) مہموز الفاء (۲) مہموز العین (۳) مہموز اللام (۴) مثال واوی (۵) مثال یائی (۶) اجوف واوی (۷) اجوف یائی (۸) ناقص واوی (۹) ناقص یائی (۱۰) لفیف مفروق (۱۱) لفیف مقرون (۱۲) مضاعف ثلاثی (۱۳) مضاعف رباعی۔ اور جب ایک کو ان میں سے دوسرے کے ساتھ ملایا جاوے۔ تو بہت سی قسمیں بنتی ہیں مگر اس جگہ صرف کثیر الاستعمال اقسام درج ہونگے :-

۱ **مہموز الفاء اجوف واوی** باب نصر ینصر سے اَلْاَوْبُ (رجوع کرنا) اٰبَ یَؤُوْبُ بروزن قَالَ یَقُوْلُ۔ ہمزے میں قواعد مہموز جاری ہونگے اور واو میں قواعد معتل واوی مگر جس جگہ مہموز اور معتل کے قاعدے میں تعارض ہوگا معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائیگی جیسے یَؤُوْبُ کہ اصل میں یَأْوُبُ تھا۔ قاعدہ نمبر اس مقتضی ہے کہ ہمزے کو الف سے تبدیل کیا جائے اور قاعدہ معتل واوی مقتضی ہے کہ حرکت واو کو اس کے ماقبل کیطرف نقل کیا جائے اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے +

۲- **مہموز الفاء اجوف یائی** باب ضرب یضرب سے اَلْاَیْدُ (قوی ہونا) اٰدَ یَئِیْدُ بروزن بَاعَ یَبِیْعُ۔ اس باب میں بھی قاعدہ بالا جاری رہیگا اور یَئِیْدُ بقاعدہ نقل حرکت بیع کے وزن پر ہوگا +

۳- **مہموز الفاء ناقص واوی** باب نصر ینصر سے اَلْاَلْوُ (کوتاہی کرنا) اَلَا یَأْلُوْ بروزن دَعَا یَدْعُوْ ہمزے میں قاعدہ مہموز اور واو میں قاعدہ ناقص جاری ہوگا +

۴- **مہموز الفاء ناقص یائی** باب ضرب یضرب سے اَلْاِتْیَانُ (آنا) اَتٰی یَاْتِیْ بروزن رَمٰی یَرْمِیْ باب فتح یفتح سے اَلْاِبَاءُ (انکار کرنا) اَبٰی یَأْبٰی +

۵۔ مہموز الفاو لفیف مقرون۔ باب ضرب یضرب سے الاُوِیُّ (پناہ لینا)
آوی یأوِی بروزن طوی یطوِی +

۶ مہموز العین و مثال واوی باب ضرب یضرب سے۔ اَلوَأدُ (زندہ در گور کرنا)
وَأَدَ یئِدُ بروزن وعَدَ یعِدُ +

۷۔ مہموز العین و ناقص یائی باب فتح یفتح سے الرُّؤیَۃُ (دیکھنا اور جاننا)
رَأی یرَی مہموز کا قاعدہ نمبر۴ اس باب کے افعال میں وجوباً جاری ہوگا۔ اور
اسماے مشتقہ میں مثل اسم مفعول مَرْئِیٌّ واسم ظرف مَرْأَی اور اسم آلہ مِرْآۃٌ
میں ہمزے کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزے کا حذف جوازی +

۸۔ مہموز العین و لفیف مفروق باب ضرب یضرب سے اَلوَأیُ (وعدہ کرنا)
وَأی یئِی بروزن وَقی یقِی +

۹۔ مہموز اللام واجوف یائی باب ضرب یضرب سے اَلمَجِیْءُ (آنا) جاءَ یجِیْءُ
بروزن باعَ یبِیعُ باب فتح یفتح سے اَلمَشِیْئَۃُ (چاہنا) شَاءَ یشَاءُ +

۱۰۔ مہموز الفاو مضاعف باب نصر ینصر سے اَلاِمَامَۃُ (امام ہونا) اَمَّ یؤُمُّ
بروزن مَدَّ یمُدُّ ماضی مضارع اور امر نہی اور ظرف میں مضاعف کا قاعدہ جاری
ہوگا۔ مضارع میں چونکہ ادغام اور تخفیف ہمزے کے درمیان تعارض واقع ہوتا ہے
قاعدۂ مضاعف کو ترجیح دینگے۔ پس اَءْمُمُ میں یمُدُّ کا حکم جاری ہوگا اور
اُمْنُ کا قاعدہ جاری نہ ہوگا۔ مگر بعد ادغام کے بقاعدۂ دو ہمزۂ متحرک دوسرے
ہمزے کو وٗ بنایا جائیگا +

۱۱۔ مثال واوی و مضاعف باب سمع یسمع سے اَلوُدُّ (دوست رکھنا)
وَدَّ یوَدُّ بروزن مَسَّ یمَسُّ +

سبق نمبر ۵۷

خاصیّات ابواب

صرفیوں کی اصطلاح میں خاصیات ابواب معانی ابواب کو کہتے ہیں۔ یہ معانی کبھی بسبب خصوصیت وضع باب کے حاصل ہوتے ہیں جیسے اوصافِ خلقی باب کرم یکرم کا اور عوارضِ نفسانی باب سمع یسمع کا خاصہ ہیں مگر کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں لے جانے سے علاوہ معنی مادہ کے ایک دوسرے معنی اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسے خُرُوْج (نکلنا) لازم ہے۔ جب اس کو باب افعال میں لائے تو اِخْرَاج (نکالنا) ہوا جس میں زائد معنی تعدیت کے بھی پیدا ہو گئے +

اسی طرح بعض اوقات اسم جامد کو ماخذ قرار دیکر اس سے فعل بناتے ہیں جس سے علاوہ معنی ماخذ کے اور معنی بھی پیدا ہوتے ہیں جیسے ذَھَبٌ (سونا) اسم جامد ہے۔ اور ذَھَّبَ (سونے کا گلٹ کیا) فعل مشتق ہے۔ اس اشتقاق سے گلٹ کرنے کے جدید معنی پیدا ہوئے۔ اور یہ اشتقاق زیادہ تر ابواب مزید فیہ میں ہوتا ہے +

ثلاثی اور رباعی کے جو ابواب پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں کچھ کچھ خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر ثلاثی مجرد کے پہلے تین باب (ضرب۔ نصر۔ سمع) کثیر الخواص ہیں۔ ان تینوں کو کثرت استعمال اور اختلاف حرکت عین ماضی ومضارع کے باعث اصول اور اُمّ الابواب بھی کہتے ہیں۔ اب ہر ایک کی خاصیتیں مع مثالوں کے بیان کی جاتی ہیں +

ثلاثی مجرد کے ابواب کی خاصیتیں

نام باب	بیان خاصیّت
نَصَرَ یَنْصُرُ	اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک فعل شخص غالب کے اظہارِ غلبہ کے واسطے باب مفاعلہ کے بعد لائیں۔ جیسے یُخَاصِمُنِیْ زَیْدٌ فَاَخْصُمُہٗ (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں مگر میں جھگڑنے میں اُس پر غالب آتا ہوں)
ضَرَبَ یَضْرِبُ	اس باب کا خاصہ بھی مغالبہ ہے مگر جبکہ مثال و اجوف یائی و ناقص یائی ہو۔ جیسے یُبَایِعُنِیْ زَیْدٌ فَاَبِیْعُہٗ (زید مجھ سے خرید و فروخت کرتا ہے مگر میں اس خرید و فروخت میں اُس سے بڑھ جاتا ہوں)

تنبیہ۔ اظہار غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اِس امر کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ فعل صحیح یا اجوف یا ناقص واوی ہو تو بہر کیف باب نَصَرَ سے ذکر کیا جائیگا۔ خواہ اصل وضع میں اُس سے مستعمل نہ ہو جیسے یُضَارِبُنِیْ زَیْدٌ فَاَضْرُبُہٗ (زید میں اور مجھ میں مارکٹائی ہوتی ہے مگر میں اُس پر مارکٹائی میں غالب آتا ہوں)۔ اگر فعل مذکور مثال واوی یا یائی یا اجوف یا ناقص یائی ہو تو اظہار غلبہ عموماً باب ضَرَبَ سے ہوگا جیسے یُنَاهِبُنِیْ زَیْدٌ فَاَنْهِبُہٗ (زید کا مجھ سے زیرکی میں مقابلہ ہوتا ہے مگر میں زیرکی میں اُس پر غالب آتا ہوں)۔ ان دونو مثالوں میں اَضْرِبُ کو اَضْرُبُ بضم الرّا اور اَنْهُوْ کو اَنْهِیْ بکسر الہا پڑھینگے۔ اگرچہ در اصل پہلا مکسور الرّا اور دوسرا مضموم الہا ہے ۔۔

سبق نمبر ۵۸

نام باب	بیان خاصیت
سَمِعَ یَسْمَعُ	یہ باب زیادہ تر لازم ہُوا کرتا ہے اور رنج ـ خوشی ـ بیماری ـ رنگ ـ عیوب اور حلیہ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں جیسے حَزِنَ (غمناک ہُوا) فَرِحَ (خوش ہُوا) سَقِمَ (بیمار ہُوا) کَدِرَ (گدلا ہُوا) عَوِرَ (کانا ہُوا) بَلِجَ (کشادہ ابرو ہُوا) ؛
فَتَحَ یَفْتَحُ	اس باب کی خاصیت لفظی ہے ـ اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کلمے کی جگہ حرف حلقی ہو جیسے ذَهَبَ (وہ گیا) وَضَعَ (اُس نے رکھا) مگر رَکَنَ یَرْکَنُ و اَبیٰ یَاْبیٰ چند الفاظ خلاف قاعدہ اس باب سے آتے ہیں ؛

تنبیہ ـ عین کلمے یا لام کلمے کا حرف حلقی ہونا اس کی دلیل نہیں ہے کہ وہ لفظ باب فتح سے ہے جیسے وَعَدَ یَعِدُ ـ بَلَغَ یَبْلُغُ ـ اگر عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں ہمجنس ہوں تو وہ لفظ اس باب سے نہیں آتا ؛

نام باب	بیان خاصیت
کَرُمَ یَکْرُمُ	یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور اسکے معنی میں اوصاف خلقی پائے جاتے ہیں جیسے حَسُنَ (خوبصورت ہُوا) شَجُعَ (دلیر ہُوا) اور جو اوصاف بار بار کے تجربہ اور مشق سے مثل اوصاف طبعی کے ہو گئے ہوں وہ بھی اس میں داخل ہیں جیسے فَقُهَ (سمجھدار ہوا) اَدُبَ (صاحب ادب ہوا)

نکتہ لطیف ـ اوصاف خلقی و عوارض نفسانی باب سَمِعَ سے بھی آتے ہیں مگر فرق اس قدر ہے کہ ماضی مضموم العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ عموماً دوام پر دلالت کرتے ہیں جیسے حَسُنَ اور ماضی مکسور العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ اکثر زمانہ قلیل کیواسطے ہوتے ہیں جیسے فَرِحَ

نام باب	بیان خاصیت
حَسِبَ یَحْسِبُ	اس باب کی خاصیت لفظی ہے ـ صرف دو لفظ صحیح کے (حَسِبَ و نَعِمَ) اور چند لفظ مثال واوی کے آئے ہیں جو تعداد میں تھوڑے ہیں جیسے وَرِمَ (سوج گیا) وَرِثَ (وارث ہُوا) وغیرہ ؛

؎ حرف حلقی چھ ہیں ـ ہمزہ ہاؔ حاؔ خاؔ عینؔ و غینؔ :-

سبق نمبر ۵۹ و ۶۰

ابواب ثلاثی مزید فیہ

نام باب		اِفعال	تفعیل
تعدیہ	لازم کو متعدی اور متعدی میں ایک اور مفعول کی زیادتی کرنا	خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا) أَخْرَجْتُهٗ (میں نے اسکو نکالا) حَفَرَ زَیْدٌ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی) أَحْفَرْتُهٗ نَهْرًا (میں نے اُس سے نہر کھدوائی)	فَرِحَ زَیْدٌ (زید خوش ہوا) فَرَّحْتُهٗ (میں نے اسکو خوش کیا)
تصییر	کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا	أَشْرَكْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتی شراکدار بنائی) شراک تسمہ	وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان کو زہ دار بنایا) ماخذ وتر
سلب	کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا	شَکٰی زَیْدٌ (زید نے شکایت کی) فَأَشْکَیْتُهٗ (میں نے اس شکایت کو دور کیا)	قَرَّدْتُ الْإِبِلَ (میں نے اونٹ کے قراد (چیچڑی) کو دور کیا) ماخذ قراد
بلوغ	ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	أَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) أَعْرَقَ عَمْرٌو (عمرو عراق میں پہنچا)	عَمَّقَ زَیْدٌ (زید عمق تک پہنچا یعنی نہایت دور اندیشی کی) خَیَّمَ عَمْرٌو (عمرو خیمے میں آیا)
مبالغہ	کسی شے کی کیفیت یا مقدار کی زیادتی بیان کرنا	أَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوگئی) أَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کا درخت کثرت سے پھل لایا)	صَرَّحَ الْأَمْرُ (بات اچھی طرح کھل گئی) جَوَّلَ زَیْدٌ (زید بہت گھوما)
وجدان	کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا	أَبْخَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو بخیل پایا) ماخذ بخل	× ×

مزید کے خواص

تعریف	مفعول کو محل ماخذ میں لیجانا	اَبَعْتُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ لیگیا) یعنی منڈی میں	× ×
صیرورت	صاحب ماخذ ہونا	اَلْبَنَ الْبَقَرُ (گائے دودھ والی ہوگئی) ، ماخذ لبن	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نور
حینونت	کسی چیز کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا	اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کے کاٹنے کا وقت پہنچا) ماخذ حصاد	× ×
مطاوعت فعل	فعل کے بعد اسکا اس غرض کیلئے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا	بَشَّرْتُهٗ فَاَبْشَرَ (میں نے اسکو خوشخبری دی پس وہ خوش ہوا)	× ×
نسبت بماخذ	کسی چیز کو ماخذ کیطرف نسبت کرنا	اَكْفَرْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو کفر کی نسبت کی)	فَسَّقْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو فسق کی نسبت کی) ، ماخذ فسق (بدکاری)
البِاس ماخذ	کسی چیز کو ماخذ پہنانا	× ×	جَلَّلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی) ، ماخذ جل
تخلیط ماخذ	کسی چیز کو ماخذ سے جوڑنا	× ×	ذَهَّبْتُ الْاِنَاءَ (میں نے برتن کو سنہری کیا) ، ماخذ ذہب
تحویل	کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	× ×	نَصَّرَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عمر کو نصرانی بنایا) ، ماخذ نصرانی
قصر	اختصار کیواسطے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا	× ×	هَلَّلَ (اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا)
ابتدا	کسی فعل کا ابتداءً اس باب سے آنا بدوں اسکی کہ ثلاثی مجرد سے آیا ہو	اَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) ، مادہ مجرد شفقت (مہربانی کرنا)	كَلَّمْتُهٗ (میں نے اس سے کلام کی) ، مادہ مجرد کلم (مجروح کرنا)

سبق نمبر ۱۱

تفعّل		باب	نام
تکوّف زیدٌ (زید بزور کوفی بنا) ماخذ کوفہ	تشجّع عمرٌو (عمرو بتکلف بہادر بنا) ماخذ شجاعت	ماخذ میں تصنع کا ظاہر کرنا	تکلف
تأثّم زیدٌ (زید گناہ سے بچا) ماخذ اثم	تحوّب عمرٌو (عمرو نے گناہوں سے پرہیز کیا) ماخذ حوب	ماخذ سے پرہیز کرنا	تجنب
تختّم زیدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی) ماخذ خاتم	تترّس عمرٌو (عمرو ڈھال کو کام میں لایا) ماخذ ترس	ماخذ کو کام میں لانا	تعمل
توسّد الحجرَ زیدٌ (زید نے پتھر کو تکیہ بنایا) ماخذ وسادہ	تأبّط الصبیَّ عمرٌو (عمرو نے بچے کو بغل میں لیا) ماخذ ابط	کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا	اتخاذ
تجرّع زیدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پیا) ماخذ جرعہ	تحفّظ عمرٌو (عمرو نے تھوڑا تھوڑا حفظ کیا) ماخذ حفظ	کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا	تدریج
تنصّر زیدٌ (زید نصرانی ہوگیا) ماخذ نصرانی	تبحّر عمرٌو (عمرو دریا کی مانند ہوگیا) ماخذ بحر	کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ کے ہونا	تحوّل
تموّل زیدٌ (زید مالدار ہوگیا) ماخذ مال	× ×	—	صیرورت
علّمتہ فتعلّم (میں نے اسکو سکھلایا تو وہ سیکھ گیا) ماخذ علم	× ×	—	مطاوعت فعّل
تکلّم عمرٌو (عمرو نے کلام کیا) مادۂ مجرد کلم (مجروح کرنا)	× ×	—	ابتدا

لواس میں ماخذ فعل مطلوب اور مرغوب ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۶۲

باب		مُفَاعَلَہ	تَفَاعُل
اشتراک	دو شخصوں کا ملکر کسی کام کو کرنا کہ ہر ایک اُن میں سے فاعل بھی ہو اور مفعول بھی	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو نے باہم قتال کیا)	تَلَاطَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم دھول دھپا کیا)
تخییل*	دوسرے کو حصول ماخذ کا اپنے میں دکھانا	×	تَمَارَضَ زَیْدٌ (زید دکھاوے کیلئے اپنے تئیں بیمار بنایا)
موافقت مجرد	مجرد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ زَیْدٌ (زید نے سفر کیا) یعنی سَفَرَ	×
موافقت افعل	افعل کے ہم معنی ہونا	بَاعَدْتُہٗ (میں نے اسکو دور کیا) یعنی اَبْعَدْتُہٗ	×
موافقت فعّل	فعّل کے ہم معنی ہونا	ضَاعَفْتُ الشَّیْءَ (میں نے اسکو دوچند کردیا) یعنی ضَعَّفْتُہٗ	×
مطاوعت فاعل	—	×	نَاوَلْتُہٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اسکو چیز دی اس نے لے لی)
ابتداء	—	×	تَبَارَكَ اللّٰہُ (خدا تعالیٰ بہت بابرکت ہے) مجرد اس کا برک ہے یعنی اونٹ بیٹھا

فائدہ۔ باب مفاعلہ اور تفاعل دونو اکثر اشتراک کے واسطے آتے ہیں لفظاً ان دونو میں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ باب مفاعلہ میں ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول آتا ہے اور تفاعل میں دونو بصورت فاعل لیکن معنیً کچھ فرق نہیں یعنی دونو بابوں میں ہر دو شخص فاعل اور مفعول ایک دوسرے کے ہوسکتے ہیں۔

* تکلف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں [illegible] دوسرے شخص کو [illegible] دکھانا مطلوب ہوتا اور ماخذ [illegible] وہ [illegible]

سبق نمبر ۶۳

باب	نام	اِفْتِعَال	اِسْتِفْعَال *
اتخاذ	—	اِجْتَحَرَ الْفَارُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحر	اِسْتَوْطَنَ الْهِنْدَ (اس نے ہندوستان کو وطن بنا لیا) ماخذ وطن
تصرف	تحصیل میں ماخذ کوشش کرنا	اِكْتَسَبَ الْعِلْمَ + (اس نے کوشش سے علم حاصل کیا) ماخذ کسب	×
تخییر	فاعل کا فعل کو اپنے لئے کرنا	اِكْتَالَ الشَّعِيْرَ (اس نے اپنے لئے جو ماپے) ماخذ کیل	×
مطاوعت فعل	—	حَمَّلْتُهُ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر بوجھ لادا اور وہ لد گیا)	×
طلب	ماخذ طلب کرنا	×	اِسْتَغْفَرَ زَيْدٌ (زید نے مغفرت مانگی) ماخذ غفر
لیاقت	کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا	×	اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے قابل ہو گیا) ماخذ رقعہ
وجدان ‡	—	×	اِسْتَكْرَمْتُهُ (میں نے اسکو کریم پایا) ماخذ کرم
حسبان ‡	کسی چیز کو موصوف بہ ماخذ گمان کرنا	×	اِسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اسکو نیک گمان کیا) ماخذ حسن
تحول	قلب ماہیت یا صفت ہو کر ماخذ بن جانا	×	اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ (مٹی پتھر ہو گئی) ماخذ حجر
قصر	—	×	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا)

+ کسب اور اکتساب میں یہ فرق ہے کہ کسب مطلق تحصیل شے کا نام ہے اور اکتساب کے معنی ہیں کسی شے کے حاصل کرنے میں مبالغہ اور کوشش کرنا خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (یعنی ہر ایک جی کو اُسکی نیکی کا نفع پہنچ جاتا ہے جو اُس نے ادنیٰ سعی اور نے محبت سے کی ہو اور وبال اُسی صورت میں آتا ہے کہ نافرمانی کیلئے کوشش کی ہو) +

* چونکہ اس باب کے معنے میں طلب ہوتی ہے اسلئے فعل لازم اس باب میں آنے سے متعدی ہو جاتا ہے ۔

‡ وجدان میں معنی یقین کے ہوتے ہیں اور حسبان میں معنی شک کے ۔

سبق نمبر ۲۷

نام باب	لزوم و علاج	مطاوعت و فعل فاعل	ابتدا	مبالغہ و لون و عیب	اقتضاب
اِفْعِنْلَال	یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور جو لفظ اِس باب سے آئے اُسکے واسطے ضرور ہے کہ فعل جوارح کا اثر یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضائے ظاہری کا کام ہو اور اُس کے فا کلمے میں یہ سات حرف نہیں آتے ل - م - ر - ن اور تین حرف علت - اگر یہ حرف ہوں تو اس باب کو افتعال سے لاتے ہیں ؂				
	اِسْحَنْطَرَ (لمبا ہونا) اِسْحِنْطَار (لمبا ہونا)	كَسَرْتُهٗ - فَاكْسَنْكَرَ	اِعْلَنْقَقَ صَالِحٌ بِالْبَابِ - فَاقْعَنْفَلَقَ	اِقْعَنْفَلَقَ (?) [illegible] (مادہ کو مجرد میں [illegible])	×
اِفْعِلَال - اِفْعِيْلَال	ان دو نو بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون و عیب غالب ہوتا ہے				
	×	×	×	اِحْمَرَّ - اِحْمَارَّ (سرخ ہونا) / اِحْوَلَّ - اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)	×
اِفْعِيْعَال	اِس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے				
	×	×	×	اِحْلَوْلَى (بہت شیریں ہونا)	×
اِفْعِوَّال	اکثر لازم آتا ہے اور کوئی مجرد جو اسکے معنی سے مناسبت رکھتا ہو نہیں آتا گویا ایک نئی بنا ہے				
	×	×	×	[illegible]	اِقْعَنْسَسَ [illegible]

؂ اقتضاب اور ابتدا میں یہ فرق ہے کہ اقتضاب کا مادہ ثلاثی مجرد سے بالکل نہیں آتا اور ابتدا کا مادہ مستعمل ہوتا ہے مگر جو معنی مجرد میں ہوتے ہیں وہ مزید فیہ میں نہیں [illegible] مہربان ہوا -

سبق نمبر ۶۵

ابواب رباعی مجرّد اور مزید فیہ کے خواص

نام باب	قصر	الباس ماخذ	تعمل	اتخاذ	تحول	مطاوعت فعلل	مبالغہ	اقتضاب
فَعْلَلَ	اِس باب سے جتنے فعل آئے ہیں اُن میں سے اکثر صحیح یا مضاعف ہیں اور مہموز کمتر جیسے دَحْرَجَ۔ زَلْزَلَ۔ بَلْأَزَ							
	حَمْدَلَ (اُس نے الحمد للہ کہا)	بَرْقَعْتُهٗ (میں نے اسکو برقع اڑھایا)	زَعْفَرَ الثَّوْبَ (اُس نے زعفرانی کپڑا رنگا)	قَنْطَرَ (اُس نے پل بنایا)	×	×	×	×
تَفَعْلُلٌ	×	×	تَبَرْقَعَ زَیْدٌ (زید نے برقع پہنا)	×	تَزَنْدَقَ زَیْدٌ (زید زندیق ہو گیا)	دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اسکو لڑھکایا اور وہ لڑھک گیا)	×	×
اِفْعِلَّالٌ	×	×	×	×	×	×	×	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا)
اِفْعِنْلَالٌ	×	×	×	×	×	حَرْجَمْتُهٗ فَاحْرَنْجَمَ (میں نے اسکا خون گرایا پس وہ خون ریختہ ہوا)	اِسْحَنْفَرَ (نہایت شتابی کی)	اِعْرَنْقَطَ (منقبض ہوا)

تنبیہ ابواب ملحقات معانی اور خاصیت میں مثل ملحق بہ کے ہوتے ہیں مگر ان میں کچھ مبالغہ ہوتا ہے ؛

سبق نمبر ۶۶

اسم جامد کے اوزان — اسم جامد کی تین بنائیں تم پڑھ چکے ہو۔ ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی۔ اب دیکھو کہ اختلاف حرکات کے باعث ہر ایک بنا سے کس قدر اوزان آتے ہیں ؛

(۱) اسم ثلاثی مجرد۔ ف کلمے کو فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ۔ تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور عین کلمے کو اِن کے سوا سکون بھی آئیگا تو اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ مگر اہل عرب اسم میں ضمہ بعد کسرہ کے اور کسرہ بعد ضمے کے ثقیل سمجھتے ہیں اسلئے فِعُلٌ اور فُعِلٌ دو وزن ساقط ہو کر دس وزن رہ گئے جن کی تفصیل یہ ہے :-

فَلْسٌ (پیسہ) فَرَسٌ (گھوڑا) کَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ (بازو) حِبْرٌ (دانا) عِنَبٌ (انگور) اِبِلٌ (اونٹ) قُفْلٌ (تالا) صُرَدٌ (لٹورا) عُنُقٌ (گردن) ؛

فائدہ۔ بعض کلمات میں کئی حرکتیں جائز ہیں۔ مثلاً اگر فَعِلٌ کا دوسرا حرف حلقی ہو تو تین طرح سے پڑھینگے۔ جیسے فَخِذٌ سے فَخْذٌ۔ فِخْذٌ۔ اگر حرف حلقی نہ ہو تو دو طرح سے جیسے کَتِفٌ سے کِتْفٌ۔ کَتْفٌ ؛ اور فِعِلٌ۔ فَعُلٌ۔ فُعُلٌ میں دوسرے حرف کا سکون بھی جائز ہے جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ۔ عَضُدٌ سے عَضْدٌ۔ عُنُقٌ سے عُنْقٌ ؛

(۲) اسم رباعی مجرد۔ اس کے پانچ وزن ہیں :-

جَعْفَرٌ (نام مرد) زِبْرِجٌ (آرایش) بُرْثُنٌ (شکاری جانور کا پنجہ) دِرْهَمٌ (سکہ نقرئی) قِمَطْرٌ (صندوقچہ) ؛

(۳) اسم خماسی مجرد۔ اس کے چار وزن ہیں :-

سَفَرْجَلٌ (بہی) قُذَعْمِلٌ (موٹا اونٹ) جَحْمَرِشٌ (بڑھیا عورت) قِرْطَعْبٌ (تھوڑی سی چیز)

(۴) اسم خماسی مزید فیہ ثلاثی اور رباعی مزید فیہ کے اوزان بیشمار ہیں۔ مگر خماسی مزید فیہ کے پانچ سے زیادہ نہیں :-

عَضْرَفُوطٌ (باہنی) خُزَعْبِيلٌ (باطل) قَرْطَبُوسٌ (تیز رو اونٹنی) قَبَعْثَرَى (بخیل) خَنْدَرِيسٌ (شراب کہنہ) ؛

سبق نمبر ۶۷
مصدر کا بیان

اوزان سماعی ثلاثی مجرد کے مصدر کثیر التعداد ہیں اور اکثر اوزان ذیل پر آتے ہیں۔ یہ تمام اوزان دراصل سہ حرفی ہیں اور عین کلمے کی سکون اور حرکت کے لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہیں:-

(۱) وہ جن کا عین کلمہ ساکن ہے۔ اُن مصادر کے صرف اخیر میں زیادتی کی جاتی ہے ؞

(۲) وہ جن کا عین کلمہ متحرک ہے اُن مصادر کے اول اور اوسط اور آخر میں تینوں جگہ زیادتی کیجاتی ہے

فَعْلٌ اصل وزن ہے جیسے قَتْلٌ (مار ڈالنا) فِسْقٌ (حکم سے باہر آنا) شُغْلٌ (کام میں رہنا) ؞

فَعْلَةٌ بزیادت تا جیسے رَحْمَةٌ (مہربانی کرنا) نِشْدَةٌ (گمشدہ چیز کو ڈھونڈنا) کُدْرَةٌ (تاریک ہونا) ؞

فُعْلیٰ بزیادت الف مقصورہ جیسے دَعْویٰ (بلانا) ذِکْریٰ (یاد کرنا) بُشْریٰ (خوشخبری دینا) ؞

فَعْلَانٌ بزیادت الف و نون جیسے لَیَّانٌ (ٹرنا) حِرْمَانٌ (بدنصیب ہونا) غُفْرَانٌ (بخشنا) ؞

فَعَلٌ بلا زیادت حرف جیسے طَلَبٌ (ڈھونڈنا) خَنِقٌ (گلا گھونٹنا) ؞

فَعَلَةٌ بزیادت تا جیسے غَلَبَةٌ (غالب ہونا) سَرِقَةٌ (چرانا) ؞

فَعَلَانٌ بزیادت الف و نون جیسے نَزَوَانٌ (کودنا) ؞

فِعَلٌ بلا زیادت جیسے صِغَرٌ (چھوٹا ہونا) هُدًی (راہ دکھلانا) ؞

فِعَالٌ بزیادت الف در وسط جیسے ذَهَابٌ (جانا) صِرَافٌ (کتیا کا نر کی خواہش کرنا) سُؤَالٌ (مانگنا)

فِعَالَةٌ بزیادت تا جیسے زَهَادَةٌ (بے رغبتی کرنا) دِرَایَةٌ (جاننا) نُغَایَةٌ (نافرمانی کرنا) ؞

فَعِیْلٌ و فُعُوْلٌ بزیادت ی و و جیسے وَجِیْفٌ (تڑپنا) دُخُوْلٌ (آ جانا) ؞

فَعِیْلَةٌ و فُعُوْلَةٌ بزیادت تا جیسے قَطِیْعَةٌ (رشتہ قطع کرنا) صُعُوْبَةٌ (سختی کرنا) ؞

مَفْعَلٌ بزیادت میم در اول جیسے مَدْخَلٌ (داخل ہونا) مَرْجِعٌ (لوٹ آنا) ؞

مَفْعَلَةٌ بزیادت تا جیسے مَسْعَاةٌ (کوشش کرنا) مَحْمَدَةٌ (سراہنا) ؞

فائدہ۔ فَعُولٌ (بفتح فا) کے وزن پر پانچ مصدروں کے سوا کوئی مصدر نہیں آیا اور وہ پانچ یہ ہیں :۔

وَضُوْءٌ (وضو کرنا) طَہُوْرٌ (پاک ہونا) وَلُوْعٌ (حریص ہونا) وَقُوْدٌ (آگ بھڑکانا) قَبُوْلٌ (قبول کرنا)

چند مصدر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آگئے ہیں :۔

اسم فاعل کی مثال جیسے کَاذِبَۃٌ (بمعنی کذب) بَاقِیَۃٌ (بمعنی بقا) خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَہَلْ تَرٰی لَہُمْ مِّنْ بَاقِیَۃٍ (کیا تو اُن میں سے کسی کے لیئے بقا دیکھتا ہے) ؛

اسم مفعول کی مثال جیسے مَیْسُوْرٌ (بمعنی یسر) مَفْتُوْنٌ (بمعنی فتنہ)۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ (تم میں سے کس کو فتنہ یعنی دیوانگی ہے)۔ مگر اسم فاعل کا وزن بہت کم مستعمل ہے۔ کبھی مصدر مزید فیہ کے ساتھ ایک اسم مجرد آتا ہے۔ اور اُس سے مصدر کے معنی حاصل ہوتے ہیں جیسے مُصَادَقَۃٌ مصدر مزید فیہ اور صَدَاقَۃٌ اسم مجرد۔ ایسا ہی اِعْطَاءٌ وَعَطَاءٌ اِمْہَالٌ وَمُہْلَۃٌ اِبْیِضَاضٌ وَبَیَاضٌ بعض لوگ اِن اسما کو حاصل مصدر قرار دیتے ہیں ؛

سبق نمبر ۶۸

اوزان قیاسی (۱) اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو مصدر لازم اکثر فُعُوْلٌ (بضم ف) کے وزن پر آتا ہے جیسے دَخَلَ دُخُوْلًا اور اگر عین کلمہ مکسور ہو تو اکثر فَعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے جیسے فَرِحَ فَرَحًا۔ اور مصدر متعدی دونو سے فَعْلٌ (بسکون عین) کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا جَہِلَ جَہْلًا۔ اگر ماضی کا عین کلمہ مضموم ہو تو اکثر فَعَالَۃٌ فِعَلٌ فَعَلٌ فُعْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے کَرَامَۃً۔ عِظَمًا۔ کَرَمًا۔ حُسْنًا ؛

(۲) ثلاثی مجرد کے ہر فعل سے مصدر میمی مَفْعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے۔ خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم یا مکسور۔ جیسے مَفْتَحٌ (کھولنا) مَقْتَلٌ (مار ڈالنا)۔ مَضْرَبٌ (مارنا) اور مَرْجِعٌ (بکسر عین) شاذ ہے۔ کبھی اسکے آخر میں ۃ بھی لاحق ہوتی ہے جیسے مَسْئَلَۃٌ (پوچھنا) ؛

(۳) جب ثلاثی مجرد سے کوئی مصدر واسطے معنی وحدت کے بنا کیا جائے تو فَعْلَۃٌ کے وزن پر۔ اور جب واسطے معنی نوع کے بنا کیا جائے تو فِعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ بشرطیکہ مصدر کے آخر میں تائے تانیث نہ ہو جیسے جَلَسَ سے جَلْسَۃٌ (ایک دفعہ کا بیٹھنا) مرۃ کے واسطے اور جِلْسَۃٌ (بیٹھنے کا طریق) نوع کے واسطے۔ اگر مصدر کے آخر میں ت ہو تو پھر صفت کے لگانے سے فرق کیا جائیگا جیسے هِدَايَۃٌ وَاحِدَۃٌ۔ هِدَايَۃٌ حَسَنَۃٌ ÷

فائدہ۔ فُعْلَۃٌ واسطے مقدار کے آتا ہے جیسے اُکْلَۃٌ (نوالہ) اور فُعَالَۃٌ اس چیز کے واسطے آتا ہے جو فعل سے ساقط ہو جیسے قُلَامَۃٌ (تراشۂ ناخن) ÷

(۴) جو افعال حرفہ یا اضطراب یا آواز یا مرض یا رنگ کے معنی میں ہوں اُن کے مصادر اکثر اوزان ذیل پر آتے ہیں ÷

فِعَالَۃٌ حرفوں اور پیشوں کے واسطے جیسے خِیَاطَۃٌ (سینا) تِجَارَۃٌ (سوداگری کرنا) ÷

بعض الفاظ اس وزن پر بالفتح بھی آئے ہیں جیسے وَکَالَۃٌ (وکیل ہونا) وَلَایَۃٌ (حکومت کرنا) ÷

فَعَلَانٌ حرکت اور اضطراب کے واسطے۔ جیسے جَوَلَانٌ (دوڑنا) خَفَقَانٌ (دل کا دھڑکنا) ÷

فُعَالٌ اور فَعِیْلٌ اصوات کے واسطے جیسے نُبَاحٌ (کتے کا بھونکنا) صُرَاخٌ (چیخنا) هَدِیْرٌ (کبوتر کا آواز کرنا) زَئِیْرٌ (شیر کا آواز کرنا) ÷

فُعَالٌ دردوں اور امراض کے واسطے۔ جیسے صُدَاعٌ (درد سر کا ہونا) سُعَالٌ (کھانسنا)

فُعْلَۃٌ رنگوں کے واسطے جیسے حُمْرَۃٌ (سرخ ہونا) کُدْرَۃٌ (گدلا ہونا)

(۵) جب مصدر سے مبالغہ مقصود ہو تو اکثر تَفْعَال اور فِعِّیْلٰی کے وزن پر آتا ہے جیسے تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا) مبالغہ جَوَلَانٌ۔ تَرْدَادٌ (زیادہ رد کرنا) مبالغہ رَدٌّ حِثِّیْثٰی (زیادہ برانگیختہ کرنا) مبالغہ حَثٌّ۔ دِلِّیْلٰی (زیادہ رہنمائی کرنا) مبالغہ دَلَالَۃٌ

سبق نمبر ۶۹

تانیث کا بیان

مؤنث وہ ہے جس میں علامت تانیث کی ہو۔ علامتیں تین ہیں :-

(۱) ۃ۔ یہ علامت تانیث کی نہ ہے۔ اسمائے جامد اور صفات دونو کے ساتھ آتی ہے اور قیاساً ہر صفت کے آخر میں تانیث کے لئے لگائی جاتی ہے۔ جیسے اِمْرُءٌ سے اِمْرَءَۃٌ اور قَائِلٌ سے قَائِلَۃٌ +

(۲) الف مقصورہ۔ افعل التفضیل کا مؤنث فُعْلیٰ اس علامت کے لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے اَحْسَنُ (نیک مرد) سے حُسْنیٰ (نیک عورت) ؛

(۳) الف ممدودہ۔ اَفعل صفتی کا مؤنث فَعْلَاءُ بنانے کے واسطے یہ علامت ہمیشہ لگائی جاتی ہے۔ جیسے اَبْیَضُ (گورے رنگ کا آدمی) سے بَیْضَاءُ (گورے رنگ کی عورت) +

مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی۔ دوسری لفظی ؛

حقیقی وہ ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار ہو۔ جیسے اِمْرَأَۃٌ (عورت) کہ اُس کے مقابلے میں اِمْرُءٌ (مرد) ہے +

لفظی وہ ہے جو حقیقی کے خلاف ہو۔ کبھی اس میں علامت تانیث لفظوں میں ظاہر ہوتی ہے جیسے ظُلْمَۃٌ (اندھیرا) بُشْرٰی (خوشخبری) صَحْرَاءُ (جنگل) ؛

اور کبھی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ مقدر ہوتی ہے۔ جیسے اَرْضٌ (زمین) دَارٌ (گھر)۔ پہلی قسم کو مؤنث قیاسی اور دوسری کو مونث سماعی کہتے ہیں ؛

ۃ تانیث کے علاوہ اور مطالب کیلئے بھی مستعمل ہوتی ہے۔ مثلاً مرۃ۔ نوع۔ جس کا بیان صفحہ ۱۰۴ میں ہو چکا ہے ایسا ہی وحدت اور جمع کے واسطے بھی جیسا کہ جمع کے بیان میں مذکور ہوگا ؛

مؤنث سماعی کی شناخت کے واسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ صرف سماع اور تتبع محاورات پر منحصر ہے۔ اس جگہ صرف چند الفاظ جو قاعدہ کلیہ کے تحت میں آ سکتے ہیں درج کئے جاتے ہیں ؂

اوّل۔ وہ الفاظ جو عموماً مؤنث مستعمل ہوتے ہیں:۔

(الف) بدن کے نام جفت اعضا۔ جیسے اُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ) وغیرہ صرف حاجِبٌ (ابرو) خَدٌّ (رخسارہ) اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں ؂

(ب) شراب کے تمام نام جیسے خَمْرٌ۔ خُرطُومٌ۔ طِلاءٌ وغیرہ ؂

(ج) ہوا کے تمام نام۔ جیسے رِیْحٌ۔ صَرْصَرٌ وغیرہ ؂

(د) دوزخ کے کل نام۔ جیسے جَهَنَّمُ۔ سَقَرُ وغیرہ ؂

(ہ) جمعیں سوائے مذکر سالم کے ؂

دوم۔ وہ الفاظ جن میں تذکیر و تانیث دونو جائز ہوں ؂

(الف) شہروں کے نام بتاویل موضع کے مذکر اور بتاویل لقعہ کے مؤنث ہوتے ہیں ؂

(ب) حروف تہجی مثلاً الف۔ ب۔ ت وغیرہ اور حروف عامل مثلاً مِنْ۔ اِلیٰ وغیرہ ؂

(ج) اسم جمع مثلاً رَکْبٌ (اسم جمع رَاکِبٌ) عَبِیْدٌ (اسم جمع عَبْدٌ) ؂

لیکن اِبِلٌ۔ خَیْلٌ۔ غَنَمٌ خلاف قاعدہ واجب التانیث ہیں ؂

؂ کسی اسم کے واجب التانیث یا جائز التانیث مستعمل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جب فعل کو اس اسم کی طرف اسناد کریں تو فعل میں تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ اسمائے واجب التانیث میں فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائیگا۔ اور جائز التانیث میں اختیار ہے کہ فعل مذکر لائیں یا مؤنث۔ اس کا مفصل حال ہمارے رسالہ کتاب النحو میں معلوم ہوگا ؂

سبق نمبر ۷

تثنیہ و جمع کا بیان

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں:-

۱- واحد جو ایک پر دلالت کرے- جیسے رَجُلٌ- اِمْرَأَةٌ ۔

۲- تثنیہ جو دو پر دلالت کرے- یہ صیغۂ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح- اور نون مکسور زیادہ کرنے سے بنتا ہے† جیسے رَجُلَانِ- اِمْرَأَتَانِ ۔

واحد کے آخر میں الف ہو تو مفصلۂ ذیل تغیرات ہوتے ہیں:-

(الف) اگر الف مقصورہ ہو اور سہ حرفی ہیں وٗ کا بدل ہو‡ تو وٗ ہو جاتا ہے- جیسے عَصَا سے عَصَوَانِ- اور یٗ کا بدل ہو تو یٗ ہو جاتا ہے- جیسے فَتًی سے فَتَیَانِ- اور غیر سہ حرفی ہیں عموماً یٗ ہو جاتا ہے- خواہ وٗ یٗ کا بدل ہو جیسے مُصْطَفٰی (مادہ صَفْوٌ) سے مُصْطَفَیَانِ- اور مُجْتَبٰی (مادہ جَبْیٌ) سے مُجْتَبَیَانِ خواہ علامت تانیث ہو جیسے حُبْلٰی سے حُبْلَیَانِ ۔

(ب) اگر الف ممدودہ ہو اور اصلی ہو تو ہمزہ قائم رہتا ہے- جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ اور اگر اصلی نہ ہو اور علامت تانیث ہو تو ہمزے کا وٗ سے بدلنا واجب ہے جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ- ورنہ جائز- جیسے کِسَاءٌ سے کِسَاوَانِ اور کِسَاءَانِ

---

† تثنیہ کی اصل علامت تو الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہے- مگر الف کی جگہ بعض حالتوں میں یٗ ماقبل مفتوح آجاتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَیْنِ- اسکا حال کتاب النحو میں معلوم ہوگا ۔

‡ اس بات کی شناخت کہ الف وٗ کا بدل ہے یا یٗ کا- یوں ہو سکتی ہے- کہ اگر سہ حرفی میں بصورت الف ہو تو وٗ کا بدل سمجھو- اور بصورت یٗ ہو- تو یٗ کا- اور غیر سہ حرفی میں گو مطلقاً یٗ کی صورت ہوتا ہے مگر اصل مادہ کے لحاظ سے معلوم ہو سکتا ہے ۔

(۲۳) جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اسکی دو قسمیں ہیں :-

اوّل جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم رہتی ہے۔ صرف اُسکے آخر میں وؔ ساکن ما قبل مضموم اور نون مفتوح (وْنَ) زیادہ کرنے سے جمع مذکر سالم بن جاتی ہے جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور ا۔ تْ لگانے سے جمع مؤنث۔ جیسے ھِنْدٌ سے ھِنْدَاتٌ اگر واحد کے آخر میں ۃ تانیث کی ہو تو گر جاتی ہے جیسے مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ ؎

تنبیہ - جمع سالم بنانے کے وقت امور ذیل پر لحاظ رکھنا ضروری ہے :-

۱- اگر علم مذکر عاقل یا صفت مذکر عاقل کی ہو تو جمع وْنَ سے آئیگی - جیسے زَیْدٌ - زَیْدُوْنَ - قَائِلٌ - قَائِلُوْنَ ؛

۲- اگر علم مؤنث عاقل یا صفت مؤنث عاقل یا صفت مؤنث غیر عاقل کی ہو - تو جمع ات سے آئیگی - جیسے ھِنْدٌ - ھِنْدَاتٌ - قَائِلَۃٌ - قَائِلَاتٌ - اور صَافِنٌ (عمدہ گھوڑا) - صَافِنَاتٌ - ان دو نو شرائط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جمع مذکر سالم صرف ذوی العقول کی صفت ہوتی ہے غیر صفت یا صفت غیر ذوی العقول کی نہیں ہوتی - پس رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ اور نَاھِقٌ کی جمع نَاھِقُوْنَ نہیں ہو سکتی - کیونکہ پہلا کلمہ صفت نہیں اور دوسرا صفت تو ہے مگر غیر مذکر عاقل کی ہے اَرْضٌ - سَنَۃٌ کی جمع اَرَضُوْنَ اور سِنُوْنَ خلاف قیاس آئی ہے ؛

دوم جمع مکسّر جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے اس کی دو قسمیں ہیں :-

ایک جمع قِلّت جسکا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے - دوسری جمع کثرت جو دس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے - جمع قلت کے چار وزن ہیں اور جمع کثرت کے اوزان بیشمار اور زیادہ تر سماع پر منحصر - مشہور اوزان نقشہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

سبق نمبر ۷۱ و ۷۲

جمع قِلت کے اوزان

وزن جمع	وزن مفرد	امثلہ
أفْعُلٌ	فَعْلٌ	فَلْسٌ (پیسہ) أفْلُسٌ ج۔ یہ وزن اجوف اور صفت میں نہیں آتا۔ قَوْسٌ (کمان) کی جمع أقْوُسٌ اور عَیْنٌ (چشمہ) کی جمع أعْیُنٌ شاذ ہے۔
		اسم چار حرفی ہیں جن کا تیسرا حرف مدہ ہو اور مؤنث معنوی ہو۔ یہ جمع بہت شائع ہے جیسے ذِرَاعٌ (ہاتھ) کی جمع أذْرُعٌ۔
أفْعَالٌ	فَعْلٌ	یہ وزن زیادہ تر اجوف میں آتا ہے خواہ اسم ہو خواہ صفت جیسے ثَوْبٌ (کپڑا) أثْوَابٌ ج۔ ضَیْفٌ (مہمان) أضْیَافٌ جمع۔
	فُعْلٌ	حُرٌّ (اصیل) أحْرَارٌ ج
	فِعْلٌ	عِبْدٌ (دم) أعْبَادٌ "
	فَعَلٌ	بَطَلٌ (جوان) أبْطَالٌ "
	فَعِلٌ	كَتِفٌ (مونڈھا) أكْتَافٌ "
	فَعُلٌ	عَضُدٌ (بازو) أعْضَادٌ ج
	فُعُلٌ	عُنُقٌ (گردن) أعْنَاقٌ "
	فَعُوْلٌ	عَدُوٌّ (دشمن) أعْدَاءٌ "
	فِعَلٌ اسم	عِنَبٌ (انگور) أعْنَابٌ "
	فَعِیْلٌ	شَرِیْفٌ (بزرگ) أشْرَافٌ "
أفْعِلَةٌ		یہ وزن زیادہ تر چار حرفی اسم مذکر کی جمع میں مستعمل ہوتا ہے جس کا تیسرا حرف مدہ ہو جیسے طَعَامٌ (کھانا) أطْعِمَةٌ ج۔ رَغِیْفٌ (روٹی) أرْغِفَةٌ ج۔ اور صفت مضاعف کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے جیسے حَبِیْبٌ (دوست) أحِبَّةٌ ج
فِعْلَةٌ	فَعِیْلٌ	صَبِیٌّ (لڑکا) صِبْیَةٌ
	فَعَلٌ	فَتًی (جوان) فِتْیَةٌ
	فُعَالٌ	غُلَامٌ (لڑکا) غِلْمَةٌ

جمع کثرت کے اوزان

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
۱- فُعْلٌ	اَفْعَلُ	صفت مشبہ	اَحْمَرُ (سرخ) حُمْرٌ جمع
۲- فُعُلٌ	فِعَالٌ	مضاعف نہ ہو	حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ ج- جَبَانٌ (بزدل) جُبُنٌ ج
	فَعِيْلٌ	اسم یا صفت	رَغِيْفٌ (روٹی) رُغُفٌ ج- نَذِيْرٌ (ڈرانیوالا) نُذُرٌ ج
	فَعُوْلٌ	بمعنی فاعل	عَمُوْدٌ (ستون) عُمُدٌ ج- صَبُوْرٌ (صابر) صُبُرٌ ج
۳- فُعَلٌ	فَعْلَةٌ	اسم اجوف ہو	نَوْبَةٌ (باری) نُوَبٌ ج
	فُعْلَةٌ	اسم ہو	بُرْقَةٌ (پتھریلا کیچڑ) بُرَقٌ ج- تُخَمَةٌ (بدہضمی) تُخَمٌ ج
	فُعْلٰی	مؤنث اسم تفضیل	نُصْرٰی (زیادہ مددگار عورت) نُصَرٌ ج-
۴- فِعَلٌ	فِعْلَةٌ	اسم ہو	بِدْرَةٌ (تھیلی) بِدَرٌ ج- فِرْقَةٌ (گروہ) فِرَقٌ ج
۵- فَعَلَةٌ	فاعِل	صفت عاقل غیر ناقص	طَالِبٌ (م) طَلَبَةٌ ج
۶- فُعَلَةٌ	فاعِل	صفت عاقل ناقص	قَاضٍ (قاضی) قُضَاةٌ ج کہ اصل قُضَيَةٌ تھا
۷- فِعَلَةٌ	فِعْل	•	قِرْدٌ (بندر) قِرَدَةٌ ج
۸- فُعَّلٌ	فاعل / فاعلۃ	صفت	نَائِمٌ- نَائِمَةٌ (خوابیدہ) نُوَّمٌ ج
۹- فُعَّالٌ	فاعِلٌ	صفت صحیح عاقل	جَاهِلٌ (نادان) جُهَّالٌ ج
۱۰- فِعَالٌ	فَعْلٌ	غیر اجوف	زَنْدٌ (پہنچا) زِنَادٌ ج- صَعْبٌ (دشوار) صِعَابٌ ج
	فَعَلٌ	مضاعف اجوف ناقص نہ ہو	جَبَلٌ (پہاڑ) جِبَالٌ ج- حَسَنٌ (نیک) حِسَانٌ ج
	فَعْلَةٌ	اسم	قَصْعَةٌ (پیالہ) قِصَاعٌ ج- رَقَبَةٌ (گردن) رِقَابٌ ج
	فَعِيْلٌ / فَعِيْلَةٌ	بمعنی فاعل	كَرِيْمٌ- كَرِيْمَةٌ (بزرگ) كِرَامٌ ج
	فَعْلٰی	مؤنث فعلان کا	عَطْشٰی (پیاسی عورت) عِطَاشٌ ج

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
۱۱ فُعُول	فَعْل، فِعْل، فُعْل، فَعِلَة	اجوف واوی نہ ہو	فَلْس (پیسہ) فُلُوس ج - حِمْل (بوجھ) حُمُول ج - قُرْء (حیض) قُرُوء ج - ذَكَر (نر) ذُكُور ج - بَدْرَة (رم) بُدُور
۱۲ فِعْلان	فُعَيْل، فَاعِل، اَفْعَل، فُعَال	غیر صفت	رُغَيْف (رم) رُغْفان ج
		صفت	رَاكِب (سوار) رُكْبان - اَحْمَر (سرخ) حُمْران - شُجَاع شُجْعان
۱۳ فُعْلان	فَعِيل، فُعَال	صفت	سَرِيع (تیز رو) سِرْعان - شُجَاع شِجْعان
	فُعَل	اسم	صُرَد (گنجشک) صِرْدان
	فَعَل، فُعْل	صفت	تَاج (تو جر) تِيجان - عُود (لکڑی) عِيدان
۱۴ فَعْلیٰ	فَعِيل	بمعنی مفعول	جَرِيح (مجروح) جَرْحیٰ
۱۵ فِعْلیٰ	فَعَل، فِعْلان	صرف دو لفظوں میں	حَجَل (چکور) حِجْلیٰ - ضِرْبان (چھوٹا سا جانور) ضِرْبیٰ
۱۶ فُعَلاء	فُعَال	صفت	جَبَان (بزدل) جُبَناء - شُجَاع شُجَعاء
	فَعِيل، فَاعِل	صفت	شَرِيف شُرَفاء - شَاعِر شُعَراء
۱۷ اَفْعِلاء	فَعِيل	صفت مذکر ناقص یا مضاعف	غَنِيّ (دولتمند) اَغْنِيَاء - حَبِيب (دوست) اَحِبَّاء
۱۸ فَعَالیٰ	فَعْلاء، فَعْلیٰ	اسمی	صَحْراء (جنگل) صَحَارىٰ - فَتْوىٰ (حکم شرعی) فَتَاوىٰ - ذِفْریٰ (رگدی) ذَفَارىٰ - سُعْدىٰ (نام عورت) سَعَادىٰ
	فِعْلیٰ	صفت	حَرْمیٰ (شلی بکری) حَرَامیٰ - خُنْثیٰ (ہیجڑا) خَنَاثیٰ
	فَعْلان	صفت	سَكْرَان (مست) سَكَارىٰ
۱۹ فُعَالیٰ	فَعِيل	بمعنی مفعول	اَسِير (قیدی) اُسَارىٰ
	فَعْلان	صفت	سَكْرَان - سُكَارىٰ

منتہی الجموع کے اوزان

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
مَفَاعِلُ (۱)	مَفْعِلٌ	اسم ظرف یا اسم آلہ	مَسْجِدٌ مَسَاجِدُ ج ۔ مِضْرَبٌ مَضَارِبُ ج
	مَفْعُلَةٌ	—	مَكْرُمَةٌ (بزرگی) مَكَارِمُ ج
فَوَاعِلُ (۲)	فَاعِلَةٌ	اسم ہو یا صفت	كَاثِبَةٌ (پشت شانہ اسپ) كَوَاثِبُ ج ۔ نَائِمَةٌ ۔ نَوَائِمُ ج
	فَاعِلٌ	اسم ہو یا صفت مذکر غیر عاقل	كَاهِلٌ (مونڈھا) كَوَاهِلُ ج ۔ نَاهِقٌ (ہینگنے والا) نَوَاهِقُ
فَعَائِلُ (۳)	فَعِيلَةٌ	اسم ہو یا صفت	سَفِينَةٌ (کشتی) سَفَائِنُ ج ۔ نَفِيسَةٌ (عمدہ) نَفَائِسُ ج
	فَعُولَةٌ	صفت	عَجُوزَةٌ (بڑھیا) عَجَائِزُ ج
	فِعَالَةٌ	اسم	حَمَامَةٌ (کبوتر) حَمَائِمُ ج ۔ رِسَالَةٌ (خط) رَسَائِلُ ج
			ذُؤَابَةٌ (زلف) ذَوَائِبُ ج
	فَعَالٌ	اسم	شَمَالٌ، شَمَائِلُ ج
فَعَالِي (۴)	فَعْلَاءُ	اسم ہو یا صفت	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارِي ج ۔ عَذْرَاءُ (کنواری) عَذَارِي
	فَعْلَى	اسم	فَتْوَى (حکم شرعی) فَتَاوِي ج
	فِعْلَى	اسم	ذِفْرَى (پس گوش) ذَفَارِي ج
مَفَاعِيلُ (۵)	مِفْعَالٌ	اسم آلہ	مِصْبَاحٌ (چراغ) مَصَابِيحُ ج
	مفعول	—	مَلْعُونٌ (لعنت کردہ شدہ) مَلَاعِينُ ج

(۱) پہلا حرف مفتوح دوسرا مفتوح تیسری جگہ الف اور چوتھا حرف مکسور

(۵) جس میں تیسرا حرف الف [illegible]

تنبیہ جو اسم رباعی یا اسکا ہموزن ہو اُسکی جمع قیاساً اوزان نمبر (۱) کے مطابق آئیگی جیسے جَعْفَرٌ نام جَعَافِرُ ۔ اِصْبَعٌ (انگلی) اَصَابِعُ ۔ اگر آخر میں ۃ ہو تو گر جائیگی جیسے تَجْرِبَةٌ ۔ تَجَارِبُ ۔ اگر آخر حرف سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو ی ماقبل مکسور سے بدلکر اُسکی جمع وزن نمبر (۵) کی صورت میں ہوگی جیسے قِرْطَاسٌ (کاغذ) قَرَاطِيسُ سُلْطَانٌ (بادشاہ) سَلَاطِينُ ۔ اِقْلِيمٌ (ولایت) اَقَالِيمُ ۔ جو اسم خماسی ہو اُسکا اخیر حرف گرا کر اوزان نمبر (۱) کے مطابق جمع بناؤ ۔ جیسے سَفَرْجَلٌ (بہی) سَفَارِجُ ۔ اگر اخیر حرف سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو اسکو بھی گرا دو جیسے عَنْدَلِيبٌ (بلبل) عَنَادِلُ

جمع کے متعلق چند فوائد

(۱) کبھی جمع کے حروف اَور ہوتے ہیں اور واحد کے اَور۔ اسکو اصطلاح میں جمع من غیر لفظہٖ کہتے ہیں۔ جیسے اِمْرَأَۃٌ کی جمع نِسَاءٌ اور ذُو کی جمع اُولُو +

(۲) کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہوتا ہے جیسے اُمٌّ (ماں) اُمَّهَاتٌ فَمٌ (منہ) اَفْوَاہٌ۔ مَاءٌ (پانی) مِیَاہٌ +

(۳) کبھی واحد اور جمع کی شکل میں کچھ فرق نہیں ہوتا صرف اعتباری فرق ہوتا ہے جیسے فُلْکٌ (کشتی و کشتیہا) +

(۴) کبھی جمع کی بھی جمع کی جاتی ہے اور اس کو جمع الجمع کہتے ہیں۔ جیسے

کَلْبٌ (کتا) اَکْلُبٌ - اَکَالِبُ	حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ - حُمُرَاتٌ
نِعْمَۃٌ (نعمت) اَنْعُمٌ - اَنَاعِمُ	بَیْتٌ (گھر) بُیُوتٌ - بُیُوتَاتٌ

(۵) بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ۃ کے ساتھ واحد پر اور بدون ۃ کے جنس پر اور کبھی ۃ کے ساتھ جنس پر اور بدون ۃ کے واحد پر دلالت کرتے ہیں اُنکو اسم جنس کہتے ہیں۔ جیسے

شَجَرَۃٌ (درخت) شَجَرٌ (درختہا)	کَمْأٌ (کھمبی) کَمْأَۃٌ (کھمبیاں)
تَمْرَۃٌ (کھجور) تَمْرٌ (کھجوریں)	جَبْأٌ (ایک قسم کی گھاس) جَبْأَۃٌ (بہت سے گھاس)

(۶) بعض الفاظ ایسے بھی ہیں کہ اُن میں جمعیت کے معنی پائے جاتے ہیں اور اُن کا واحد نہیں ہوتا۔ جیسے قَوْمٌ (گروہ) رَھْطٌ (جتھا) یا واحد ہوتا ہے مگر اس کا وزن جمع کے اوزان سے خارج ہوتا ہے۔ جیسے رَاکِبٌ (سوار) رَکْبٌ (سواران) رَفِیْقٌ (ہمراہی) رُفْقَۃٌ (ہمراہیان) خَادِمٌ (خدمتگار) خَدَمٌ (خدمتگاران) صَاحِبٌ (مصاحب) صَحَابَۃٌ (مصاحبان) ایسے اسماء کو اسم جمع کہتے ہیں +

سبق نمبر ۳۷

نسبت کا بیان

اِسم کے آخر میں یائے مشدّد ماقبل مکسور بڑھانے کو نسبت کہتے ہیں۔ اور اس طرح سے جو اسم بنتا ہے اسکو منسوب۔ اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگائی گئی ہے اُس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے۔ جیسے هِنْدِيٌّ (جس کو ہند سے کچھ تعلق ہو) مَسِيحِيٌّ (جو مسیح کے مذہب کا معتقد ہو)۔ نسبت کے قاعدے حسب ذیل ہیں۔

(۱) جس لفظ کے آخر میں ۃ ہو نسبت کے وقت اُس کا حذف کرنا واجب ہے جیسے كُوفَةُ كُوفِيٌّ - مَكَّةُ مَكِّيٌّ اور نسبت کے بعد مؤنث کے لئے ۃ زیادہ کر دی جاتی ہے۔ جیسے كُوفِيَّةٌ و مَكِّيَّةٌ *

(۲) فَعِيلٌ فَعِيلَةٌ - فُعَيْلَةٌ جب ناقص ہوں تو پہلی ی کو دور کریں اور دوسری کو و سے بدلکر ماقبل کو فتحہ دیں جیسے عَلِيٌّ عَلَوِيٌّ - غَنِيَّةٌ غَنَوِيٌّ - اُمَيَّةُ اُمَوِيٌّ *

(۳) جو اسم غیر اجوف و غیر مضاعف فَعِيلَةٌ یا فَعُولَةٌ کے وزن پر یا غیر مضاعف فُعَيْلَةٌ کے وزن پر ہو۔ حرف علت و ۃ کا حذف اور عین کا مفتوح کرنا واجب ہے جیسے مَدِينَة مَدَنِيٌّ - کھولۃ کھلی - جھینۃ جھنی - مگر طَبِيعَةٌ اور سَلِيقَةٌ سے طَبِيعِيٌّ اور سَلِيقِيٌّ خلاف قیاس آیا ہے *

(۴) فَعِيلٌ اور فُعَيْلٌ صحیح سے ی نہیں گرتی۔ جیسے ربیع ربیعیٌّ - عُبَيدٌ عُبَيدِی - مگر ثَقِيفٌ سے ثَقَفِيٌّ اور قُرَيْش سے قُرَشِيٌّ خلاف قیاس آیا ہے *

(۵) الف مقصورہ اگر تیسری یا چوتھی جگہ ہو تو و سے بدل جاتا ہے جیسے رضیٰ رضوی

مَوْلیٰ - مَوْلَوِیٌّ اور جو پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے۔ جیسے مُصْطَفیٰ - مُصْطَفِیٌّ

مگر مُصْطَفَوِیٌّ بھی آیا ہے۔

(۶) الف ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو بحال رہتا ہے۔ جیسے قُرَّاءٌ قُرَّائِیٌّ اور اگر علامت تانیث ہو تو وَ سے بدل ہوتا ہے۔ جیسے بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ - اور اگر اصلی حرف کا بدل ہو تو دونو صورتیں جائز ہیں۔ جیسے سَمَاءٌ (سَمَاوٌ) سے سَمَائِیٌّ و سَمَاوِیٌّ۔

(۷) جو یائے مشدّد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو۔ وہ قائم مقام یائے نسبت کے ہو جاتی ہے۔ جیسے شَافِعِیٌّ (امام شافعیؒ) سے شَافِعِیٌّ (امام شافعی کا پیرو)

(۸) اگر یٰ تیسری جگہ بعد کسرہ یا ی کے ہو تو وَ سے بدل جاتی ہے اور ما قبل کو فتحہ دیا جاتا ہے۔ جیسے عَمٍ (عَمِیٌ) سے عَمَوِیٌّ - حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ اور اگر چوتھی جگہ ہو تو اُس کا حذف اور وَ سے ابدال دونو جائز ہیں۔ جیسے دِھْلِیْ سے دِھلِیٌّ و دِھلَوِیٌّ اور اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے۔ جیسے مُشْتَرِیْ سے مُشْتَرِیٌّ۔

(۹) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو تو نسبت کے وقت حرف اصلی واپس آجاتا ہے۔ جیسے اَخٌ - اَخَوِیٌّ - اَبٌ - اَبَوِیٌّ - دَمٌ - دَمَوِیٌّ

(۱۰) بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس بھی مسموع ہوئی ہے جیسے نُوْرٌ - نُوْرَانِیٌّ - حَقٌّ حَقَّانِیٌّ - هِنْدٌ هِنْدَوَانِیٌّ (سیف ہندی) مَرْوٌ سے مَرْوَزِیٌّ (مرو کا آدمی) رَیْ سے رَازِیٌّ (رے کا رہنے والا)۔ یمن سے یَمَانِیٌّ - بَادِیَۃٌ سے بَدَوِیٌّ (جنگلی)۔

سبق نمبر ۴۷

تصغیر کا بیان

اسم میں ایک خاص تغیر دینے کو تصغیر کہتے ہیں جس لفظ کو متغیر کریں اُسے مکبّر اور جو تغیر پاکر بنے اُسے مصغّر کہتے ہیں۔ اسم مصغر سے اُس کے مدلول کی چھٹائی معلوم ہوتی ہے ؛۔

تصغیر کے پانچ وزن ہیں :۔

(۱) فُعَیْلٌ واسطے تصغیر اسم ثلاثی کے۔ جیسے رَجُلٌ۔ رُجَیْلٌ۔ عَبْدٌ۔ عُبَیْدٌ ؛

(۲) فُعَیْعِلٌ واسطے تصغیر اسم ثلاثی مزید فیہ اور رباعی اور خماسی کے جبکہ چوتھا حرف مدّہ نہ ہو جیسے مِضْرَبٌ۔ مُضَیْرِبٌ۔ جَعْفَرٌ جُعَیْفِرٌ۔ سَفَرْجَلٌ۔ سُفَیْرِجٌ ؛

(۳) فُعَیْعِیْلٌ واسطے تصغیر ثلاثی و رباعی و خماسی مزید فیہ کے جبکہ چوتھا حرف مدّہ ہو جیسے مِضْرَابٌ مُضَیْرِیْبٌ۔ قِرْطَاسٌ۔ قُرَیْطِیْسٌ۔ خَنْدَرِیْسٌ۔ خُنَیْدِرِیْسٌ ؛

(۴) فُعَیْلَانٌ واسطے تصغیر ثلاثی مزید فیہ کے جو فُعْلَانٌ اور اَفْعَالٌ کے وزن پر ہو جیسے سَکْرَانٌ۔ سُکَیْرَانٌ۔ اَجْمَالٌ اُجَیْمَالٌ ؛

(۵) فُعَیْلِلٌ صرف واسطے تصغیر خماسی مجرد کے۔ جیسے سَفَرْجَلٌ سُفَیْرِجِلٌ ؛

فائدہ۔ اگر مؤنث معنوی ثلاثی ہو تو تصغیر میں ۃ ظاہر کیجاتی ہے جیسے اَرْضٌ (زمین) اُرَیْضَۃٌ شَمْسٌ (سورج) شُمَیْسَۃٌ ؛

فائدہ۔ علامت تانیث۔ تثنیہ و جمع و نسبت بحالت تصغیر قائم رہتی ہے۔ جیسے طَلْحَۃٌ طُلَیْحَۃٌ۔ حُبْلٰی حُبَیْلٰی حَمْرَاءُ حُمَیْرَاءُ۔ رَجُلَانِ رُجَیْلَانِ۔ ہِنْدَاتٌ ہُنَیْدَاتٌ۔ بَصْرِیٌّ۔ بُصَیْرِیٌّ ؛

فائدہ۔ جو کلمہ بعد حذف کے دو حرفی رہ گیا ہو تصغیر کے وقت اپنے اصل پر آجاتا ہے۔ جیسے مُذْ مُنَیْذٌ۔ عِدَۃٌ وُعَیْدَۃٌ۔ اِبْنٌ بُنَیٌّ۔ بِنْتٌ بُنَیَّۃٌ ؛

فائدہ الف جو دوسری جگہ ہو تصغیر میں و سے بدل جاتا ہے اور جو تیسری جگہ ہو وہ ی سے جیسے ضَارِبٌ ضُوَیْرِبٌ۔ حِمَارٌ حُمَیِّرٌ (حُمَیْرٌ) ؛

ضمیمہ

علم صرف کے متعلق جو مضامین علمائے عرب اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آئے ہیں اُن میں سے ضروری بحثیں بفضل الٰہی لکھی جا چکی ہیں۔ ان بزرگوں کے علاوہ ہمارے زمانے کے اہل علم اور بالخصوص مصنفین یوروپ نے معرفہ نکرہ کے اقسام اور بحث حرف کے متعلق جو ایزادی کی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بیان اُسکا بھی کیا جائے چنانچہ یہ ضمیمہ انہی امور پر مشتمل ہے۔

سبق نمبر ۵۷

معرفہ و نکرہ کا بیان

اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو معین شے پر دلالت کرے نکرہ وہ ہے جو غیر معین شے پر دال ہو۔

اسم معرفہ کی چھ قسمیں ہیں

۱- علم جو کسی شخص یا چیز کا نام ہو۔ جیسے زَیْدٌ (نام شخص) کُوْفَۃُ (نام شہر)

۲- معرف باللام یعنی جس اسم پر اَلْ* داخل ہو۔ جیسے اَلْحَبِیْبُ

۳- ضمیر- جیسے انا (میں) اَنْتَ (تو) وغیرہ

۴- اسم اشارہ- جیسے ھٰذا (یہ) ذٰلِكَ (وہ)

۵- اسم موصول جیسے اَلَّذِیْ (جو) اَلَّذِیْنَ (جن)

۶- جو ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)

ان میں سے نمبر ۳ و ۴ و ۵ کا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

ضمیر کا بیان

ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) ضمیر منفصل جو ایک مستقل کلمہ ہو یعنی اسم ظاہر کی طرح مستعمل ہو۔ جیسے انا (میں)

(۲) ضمیر متصل جو اپنے ماقبل کا جزو بن کر مستعمل ہو جیسے ضَرَبْتُ کی تْ

* اَلْ حرف تعریف ہے اور اسم نکرہ کے اول میں آکر اسکو معرفہ بنا دیتا ہے جیسے رَجُلٌ ہر شخص کو کہ سکتے ہیں مگر اَلرَّجُلُ خاص وہ شخص جو متکلم یا مخاطب کو معلوم ہے۔ دیکھو کتاب النحو صفحہ ۱۵

ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں۔ مرفوع منفصل منصوب منفصل۔ گردان یوں آئیگی :-

(۱) ضمائر مرفوع منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	هُوَ	هِیَ	اَنْتَ	اَنْتِ	اَنَا
تثنیه	هُمَا	هُمَا	اَنْتُمَا	اَنْتُمَا	نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنَّ	اَنْتُمْ	اَنْتُنَّ	

(۲) ضمائر منصوب منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	اِیَّاهُ	اِیَّاهَا	اِیَّاكَ	اِیَّاكِ	اِیَّایَ
تثنیه	اِیَّاهُمَا	اِیَّاهُمَا	اِیَّاكُمَا	اِیَّاكُمَا	اِیَّانَا
جمع	اِیَّاهُمْ	اِیَّاهُنَّ	اِیَّاكُمْ	اِیَّاكُنَّ	

ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع۔ منصوب۔ مجرور۔ بیان انکا حسب ذیل ہے :-

(۱) ضمائر مرفوع متصل

اس کی دو قسمیں ہیں بارز۔ مستتر۔ بارز ظاہر کو کہتے ہیں وہ تعداد میں گیارہ ہیں - ا۔ و۔ ن۔ تَ۔ تِ۔ تُ۔ تُمَا۔ تُمْ۔ تُنَّ۔ نَا۔ یْ اور یْ مضارع و امر کے ساتھ خاص ہے۔ تفصیل ان کی سبق نمبر ۳ و ۷ میں مذکور ہو چکی ہے۔ مستتر پوشیدہ کو کہتے ہیں۔ وہ لفظوں میں مذکور نہیں ہوتی۔ بلکہ ذہن میں مانی جاتی ہے۔ ماضی کے دو صیغوں میں آتی ہے جیسے ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِیَ۔ اور مضارع کے پانچ صیغوں میں جیسے یَضْرِبُ میں هُوَ۔ تَضْرِبُ مؤنث غائب میں هِیَ۔ تَضْرِبُ مذکر مخاطب میں اَنْتَ اَضْرِبُ میں اَنَا۔ نَضْرِبُ میں نَحْنُ ٭

سبق نمبر ۶

ضمائر منصوب متصل

یہ ضمیریں فعل کے ساتھ آتی ہیں اور مفعول واقع ہوتی ہیں۔ جیسے ضَرَبَہٗ (اُس کو مارا) ہیں ہٗ ضمیر مفعول ہے گردان یوں آئیگی :-

غائب	مخاطب	متکلم
ضربہ	ضربکَ	ضربنی ۲؎
ضربھما	ضربکما	ضربنا
ضربھم	ضربکم	
ضربھا	ضربکِ	
ضربھما	ضربکما	
ضربھن	ضربکنّ	

۲؎ صرف ضمیر ی کے لفظ سے ضمیر متصل ی بنا ہے تھا مگر ی ماضی کا آخری حرف یعنی ب مفتوح ہے اور حفاظت فتحہ کے لئے ن اور قبل ی کے بڑھایا اسکو نون وقایہ کہتے ہیں

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہٗ کا ضمہ حرف مفتوح کے بعد اشباع ہوکر و معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے جیسے ضَرَبَہٗ اور حرف ساکن کے بعد صرف ضمے کی آواز دیتا ہے جیسے اِضْرِبْہُ۔

(۳) ضمائر مجرور متصل

یہ ضمیریں حرف اور اسم کے ساتھ مستعمل ہوتی ہیں اور انکی گردان مثل ضمیر منصوب متصل کے آتی ہے دیکھو ضمیر مجرور متصل بحرف ہیں کہینگے لَہٗ ۔ لہما ۔ لہم ۔ لہا ۔ لہما ۔ لہنّ الخ اور ضمیر مجرور متصل باسم ہیں کہینگے ۔ کتابہ ۔ کتابھما ۔ کتابھم ۔ کتابھا ۔ کتابھما ۔ کتابھنّ الخ

تنبیہ ۔ ہٗ کا ضمہ حرف مفتوح کے بعد مجرور متصل ہیں مثل منصوب متصل کے پڑھا جاتا ہے ۔ لیکن اگر ماقبل اُسکے حرف مکسور ہو تو کسرہ اشباع ہوکر ی معروف کی مانند پڑھا جائیگا جیسے بِہٖ اور اگر ماقبل ی ساکن ہو تو اس پر صرف کسرہ پڑھینگے ۔ جیسے عَلَیْہِ ۔ فِیْہِ

سبق نمبر ۷

اسم اشارہ اور موصول کا بیان

اسمائے اشارہ کے واسطے یہ الفاظ مقرر ہیں:-

اسمائے اشارہ قریب

		واحد	تثنیہ	جمع
مذکر		ذا	ذان	اُولَاءِ (بالمد)
مؤنث		تا - تہ - تہی - تی ذہ - ذہا - ذی	تان	اُولیٰ (بالقصر)

حرف ہا تنبیہ

اِن اسماء کے پہلے اکثر لفظ ھا داخل ہوتا ہے اور اس سے مخاطب کو تنبیہ کرنی مقصود ہوتی ہے

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ھٰذا	ھٰذان	ھٰؤلاءِ
مؤنث	ھٰذِہٖ	ھاتان	

اسم اشارہ بعید

اسم اشارہ قریب کے بعد ك یا لك لگانے سے اسم اشارہ بعید بن جاتا ہے

	واحد		تثنیہ	جمع
مذکر	ذاك	ذٰلك	ذانك	اُولٰئك اولاك اولالك
مؤنث	تاك	تلك	تانك	

اسمائے اشارہ مکان

اسمائے ذیل خاص کر واسطے اشارہ مکان کے موضوع ہیں اور ان میں واحد تثنیہ اور جمع کا کوئی اعتبار نہیں۔ مگر قریب بعید کا فرق ضرور ہے۔ دیکھو

قریب کے واسطے	بعید کے واسطے
ھُنا - ھٰھُنا	ھِنّا ھُناك - ھُنالِك - ثَمَّ - ثَمّہْ

اسمائے موصول کے واسطے یہ الفاظ مستعمل ہیں:-

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	الذی	اَلّذانِ	اَلّذِینَ - الاُلیٰ
مؤنث	اَلّتِی	اَللّتانِ	اَللّاتی - اللّواتی اللائی - اللاء

مَنْ اور مَا بھی اسم موصول ہیں مَنْ اکثر ذوی العقول کیلئے اور مَا اکثر غیر ذوی العقول کیلئے مستعمل ہوتا ہے

سبق نمبر ۷۸ و ۷۹

اسم عدد کا بیان

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم عدد ذاتی (۲) اسم عدد صفتی

اسم عدد ذاتی وہ ہے جو کسی شے کے افراد کی مقدار پر دلالت کرے جیسے اثنان (دو)

اسم عدد صفتی وہ ہے جس سے ترتیب افراد کا فائدہ حاصل ہو جیسے ثانی (دوسرا)

یہ اسما تذکیر و تانیث کے لحاظ سے حسب ذیل مستعمل ہوتے ہیں :۔

صفت عددی	اسم عدد مذکر	اسم عدد مؤنث	صفت عددی	اسم عدد مذکر	اسم عدد مؤنث
۱	وَاحِدٌ / اَحَدٌ	وَاحِدَۃٌ / اِحْدٰی	۱۱	اَحَدَ عَشَرَ	اِحْدٰی عَشَرَۃَ
۲	اِثْنَانِ	اِثْنَتَانِ / ثِنْتَانِ	۱۲	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَتَا عَشَرَۃَ
۳	ثَلٰثَۃٌ	ثَلٰثٌ	۱۳	ثَلٰثَۃَ عَشَرَ	ثَلٰثَ عَشَرَۃَ
۴	اَرْبَعَۃٌ	اَرْبَعٌ	۱۴	اَرْبَعَۃَ عَشَرَ	اَرْبَعَ عَشَرَۃَ
۵	خَمْسَۃٌ	خَمْسٌ	۱۵	خَمْسَۃَ عَشَرَ	خَمْسَ عَشَرَۃَ
۶	سِتَّۃٌ	سِتٌّ	۱۶	سِتَّۃَ عَشَرَ	سِتَّ عَشَرَۃَ
۷	سَبْعَۃٌ	سَبْعٌ	۱۷	سَبْعَۃَ عَشَرَ	سَبْعَ عَشَرَۃَ
۸	ثَمَانِیَۃٌ	ثَمَانٍ	۱۸	ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ	ثَمَانَ عَشَرَۃَ
۹	تِسْعَۃٌ	تِسْعٌ	۱۹	تِسْعَۃَ عَشَرَ	تِسْعَ عَشَرَۃَ
۱۰	عَشَرَۃٌ	عَشْرٌ			

یاد رکھنا چاہئے کہ ایک اور دو کی تذکیر و تانیث مطابق قیاس کے ہے اور ۳ سے دس تک کی خلاف قیاس یعنے مذکر ۃ کے ساتھ اور مؤنث بغیر ۃ کے - ۱۱ و ۱۲ بھی دونو قیاس کے موافق ہیں ؛

اس کے بعد ۱۹ تک مذکر میں پہلے جزو کے ساتھ ۃ آئیگی اور مؤنث میں دوسری جزو کے ساتھ ۃ

عشرات یعنی دہائیوں میں مذکر، مؤنث برابر ہے اور ان کے واسطے یہ لفظ مقرر ہیں:۔

۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰
عِشْرُوْنَ	ثَلٰثُوْنَ	اَرْبَعُوْنَ	خَمْسُوْنَ	سِتُّوْنَ	سَبْعُوْنَ	ثَمَانُوْنَ	تِسْعُوْنَ

جب اکائیاں ان کے ساتھ ملائی جائیں تو ا و ۲ تذکیر و تانیث میں قیاس کے موافق ہوتے ہیں اور ۳ سے ۹ تک خلاف قیاس۔ عشرات کے بعد سینکڑے اور ہزار کا درجہ ہے۔ سینکڑے کے لئے مِائَۃ اور ہزار کے واسطے اَلْفٌ مقرر ہے اور ان دونو کے ترکیب دینے سے گنتی کا شمار دور تک پہنچتا ہے۔ مثلاً مِائَۃُ الف (ایک لاکھ) الفُ الفٍ (دس لاکھ) وغیرہ ؛

فائدہ۔ بولتے وقت احاد (اکائی) کو پہلے بولینگے۔ پھر عشرات کو۔ پھر مِاٰت کو اور الوف سب سے پیچھے آئیگا اور ہر درجے کے بعد و عاطفہ بڑھائی جائیگی۔ جیسے ھٰذہ السّنۃُ سنۃُ اربع عشرۃ وثلثمائۃٍ والفٍ من الھجرۃ (۱۳۱۴ھ ہجری) ؛

اسمائے اعداد صفتی پہلے عدد کے سوا فاعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور ان کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے۔ یہ صیغے اسمائے اعداد ذاتی سے اس طرح آتے ہیں:۔

اَوَّلٌ مذکر کے واسطے	اُولٰی مؤنث کے واسطے	سَادِس مذکر کے واسطے	سَادِسَۃٌ مؤنث کے واسطے
ثَانٍ ″	ثَانِیَۃٌ ″	سَابِعٌ ″	سَابِعَۃٌ ″
ثَالِثٌ ″	ثَالِثَۃٌ ″	ثَامِنٌ ″	ثَامِنَۃٌ ″
رَابِعٌ ″	رَابِعَۃٌ ″	تَاسِعٌ ″	تَاسِعَۃٌ ″
خَامِسٌ ″	خَامِسَۃٌ ″	عَاشِرٌ ″	عَاشِرَۃٌ ″

اس سے آگے حادی عشر و حادیۃ عشر وغیرہ اسی ترتیب سے کہینگے ؛

اعداد کسری یہ کسور نصف کے سوا تہائی سے دسویں تک فُعْلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور ان میں تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا۔ شمار کی یہ صورت ہے:۔

نِصْفٌ	ثُلُثٌ	رُبُعٌ	خُمُسٌ	سُدُسٌ	سُبُعٌ	ثُمُنٌ	تُسُعٌ	عُشُرٌ
۱/۲	۱/۳	۱/۴	۱/۵	۱/۶	۱/۷	۱/۸	۱/۹	۱/۱۰

عُشُرٌ کے بعد ترکیبی لفظوں سے کسور کی تعبیر ہوتی ہے جیسے جُزْءٌ مِن احد عشر جزءًا (۱/۱۱) وغیرہ ؛

سبق نمبر ۸

حروف کا بیان

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ (۲) حروف غیر عاملہ

حروف عاملہ کلمے یا جملے پر داخل ہو کر اُس میں عمل کرتے ہیں اور حروف غیر عاملہ کچھ عمل نہیں کرتے۔ حروف عاملہ کی کئی قسمیں ہیں۔ تفصیل اُنکی حسب ذیل ہے:۔

(۱) حروف الجر تعداد میں سترہ ہیں۔ اسم پر داخل ہو کر اُسے جر دیتے ہیں وہ یہ ہیں ؎

با و تا و کاف و لام و واو۔ منذ و مذ۔ خلا

رُبَّ حاشا مِن عدا فی عن علیٰ حتیٰ الیٰ

حروف جر کی مثالیں

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (میں زید کے پاس سے گزرا)

زَیْدٌ کَالْاَسَدِ (زید شیر کی مانند ہے)

وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا (خدا کی قسم میں زید کو مارونگا)

مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْخَمِیْسِ (میں نے اُسے جمعرات کے دِن سے نہیں دیکھا)

رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (میں نے کئی بزرگ آدمیوں سے ملاقات کی)

خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ (میں گھر سے نکلا)

زَیْدٌ فِی الدَّارِ (زید گھر میں ہے)

زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ (زید چھت پر ہے)

ذَھَبْتُ اِلیٰ زَیْدٍ (میں زید کے پاس گیا)

تَاللّٰہِ لَاَقْتُلَنَّ زَیْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ضرور قتل کرونگا)

اَلْمَالُ لِزَیْدٍ (یہ مال زید کا ہے)

مَا رَاَیْتُہٗ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ (میں نے اُس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

رَاَیْتُ الْقَوْمَ خَلَا زَیْدٍ (میں نے سب قوم کو زید کے سوا دیکھا)

جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ (تمام قوم زید کے سوا آئی)

مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَیْدٍ (میں زید کے سوا تمام قوم کے پاس سے گزرا)

رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے تیر کمان سے چلایا)

اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رَاْسِھَا (میں نے مچھلی کو مع سر کے کھالیا)

فائدہ۔ عدا اور خلا کے پہلے جب لفظ ما آئے تو وہ اسم کو نصب دیتے ہیں جیسے جَاءَ الرَّھْطُ مَا عَدَا زَیْدًا (تمام گروہ زید کے سوا آیا) قَدِمَ الْقَافِلَۃُ مَا خَلَا بَکْرًا (تمام قافلہ بکر کے سوا آیا)۔

(۲) حروف مشبہ بالفعل تعداد میں چھ ہیں جملے پر داخل ہو کر اسم کو نصب دیتے ہیں

اور خبر کو رفع - وہ یہ ہیں :-

اِنَّ باَنَّ کَاَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ ناصب اسم اند رافع در خبر ضد ما و لا

مثالیں

اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

سمعت اَنَّ زیداً ذاهب (میں نے سنا کہ زید جانیوالا ہے)

کَاَنَّ زَیْداً اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)

لَیْتَ الشَّبَابَ یعود (کاش جوانی واپس آتی)

قام زید لکن عمرا جالس (زید کھڑا ہے مگر عمرو بیٹھا ہے)

لَعَلَّ اللہ یُحْدِثُ بعد ذٰلِكَ اَمْرًا (شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی اور حکم بھیجے)

(۴) حروف النداء - تعداد میں پانچ ہیں یا - ایا - هیا - ای - همزہ - یا عام ہے قریب بعید دونو کے واسطے مستعمل ہوتا ہے - ایا - هیا واسطے بعید کے ای - همزہ واسطے قریب کے اسم مفرد ان کے بعد مضموم ہے اور اسم مضاف منصوب - جیسے یَا اَللّٰہُ - یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔

(۴) حروف الشرط - تعداد میں چار ہیں - ان - لو - لولا - امّا ۔

مثالیں

اِنْ تَنْصُرُوا اللہَ یَنْصُرْکُمْ (اگر تم خدا کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کریگا)

لَوْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ لَاَکْرَمْتُہٗ (اگر زید میرے پاس آتا تو میں اسکی عزت کرتا)

لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَكَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتا تو عمر تباہ ہو جاتا)

جَاءَ اَخَوَاكَ اَمَّا زَیْدٌ فَاَکْرَمْتُہٗ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَھَنْتُہٗ (تیرے دونو بھائی آئے - زید کی تو میں نے عزت کی اور عمرو کی توہین کی)

(۵) حروف نواصب المضارع تعداد میں چار ہیں - فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو نصب دیتے ہیں - وہ یہ ہیں :-

اَنْ وَلَنْ پس کَیْ اِذَنْ این چار حرف معتبر نصب مستقبل کنند این جملہ دائم اقتضا

ان کا بیان مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے ۔

(۶) حروف جوازم المضارع تعداد میں پانچ ہیں فعل مضارع پر داخل ہو کر جزم دیتے ہیں وہ یہ ہیں :-

اِنْ وَلَمْ لَمَّا وَلَامِ امر وَلَائے نہی نیز پنج حرف این جازم فعل اند ہر یک نے دعا

ان کا بیان بھی فعل مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے ۔

(۷) حروف النفی تعداد میں دو ہیں ما - لا یہ جملے پر داخل ہو کر اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب - جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے) - لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (تجھ سے کوئی بزرگ نہیں) ۔

سبق نمبر ۱۸

حروف غیر عاملہ کا بیان

(۱) حروف عطف تعداد میں دس ہیں :-

وَ - فَ - ثُمَّ - حَتّٰی - اَوْ - اِمَّا - اَمْ - لَا - بَلْ - لٰکِنْ

مثالیں

جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو آگئے)

اَتٰی بَکْرٌ ثُمَّ اَخُوْہُ (بکر آیا پھر اسکا بھائی)

ھٰذَا اِمَّا شَجَرٌ اَوْ حَجَرٌ (یہ پتھر ہے یا درخت)

قَدِمَ زَیْدٌ بَلْ بَکْرٌ (زید آیا بلکہ بکر)

قَامَ رَشِیْدٌ فَمَامُوْنٌ (رشید کھڑا ہوا پھر مامون)

قَدِمَ الْقَوْمُ حَتّٰی رَئِیْسُھُمْ (لوگ آئے یہاں تک کہ انکا سردار بھی)

ھٰذَا اِنْسَانٌ اَمْ حَیْوَانٌ (یہ انسان ہے یا حیوان)

مَا قَامَ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو (زید نہیں کھڑا ہوا مگر عمرو)

(۲) حروف التنبیہ تین ہیں - اَلَا - اَمَا - ھَا -

مثالیں

اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ

(خبردار تحقیق وہ مفسد ہیں)

ھَا زَیْدٌ قَائِمٌ (دیکھو زید کھڑا ہے)

اَمَا لَا تَفْعَلْ (خبردار تم مت کرو)

(۳) حروف الایجاب پانچ ہیں - نَعَمْ - بَلٰی - اِیْ - اَجَلْ - جَیْرِ

مثالیں

نَعَمْ واسطے ثبوت ماسبق کے آتا ہے - مثلاً جَاءَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے نَعَمْ - بَلٰی واسطے اثبات نفی کے آتا ہے - جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں بَلٰی یعنی اَنْتَ رَبُّنَا ؛

اِیْ کا استعمال قسم کے ساتھ ہوا کرتا ہے جیسے اَجَاءَ زَیْدٌ - اِیْ وَاللّٰہِ ؛

(۴) حروف التفسیر دو ہیں اَیْ - اَنْ

مثالیں

ھُوَ مَکِّیٌّ اَیْ مَنْسُوْبٌ اِلٰی مَکَّۃَ

نَادَیْنَاہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ (ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم)

(۵) حروف الردع صرف ایک لفظ کَلَّا ہے جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا کَلَّا (میں نے زید کو کبھی نہیں مارا) ؛

(۶) حروف الاستفہام دو ہیں۔ ھمزہ۔ ھل۔ جیسے

جیسے: اجاءک زید (کیا زید تیرے پاس آیا) | ھل عندک درھمٌ (کیا تیرے پاس درہم ہے)

ان کے سوا بعض اور کلمات بھی استفہام کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے مَن۔ ما ماذا ای۔ متٰی۔ ایّان۔ انّٰی۔ این ٭

جیسے:
مَن فی الدّار (گھر میں کون ہے)
ماذا یقول ھذا الرجل (یہ شخص کیا کہتا ہے)
متٰی تذھب (تو کب جائیگا)
انّٰی لکِ ھٰذا (یہ تیرے پاس کہاں سے آیا)
ما تفعل (تو کیا کرتا ہے)
اَیُّ البلادِ احسنُ (کون شہر اچھا ہے)
ایّانَ یومُ القیٰمۃِ (قیامت کب ہوگی)
این تمشی (تو کدھر جائیگا)

(۷) حروف التخضیض والتوبیخ تین ہیں ھلّا۔ لولا۔ لوما جب یہ حروف ماضی پر آتے ہیں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں جیسے ھلّا اکرمتَ زیداً وقد کان ضیفک (تو نے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا) اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں۔ جیسے ھلّا تقرأ فتکون عالمًا (تو کیوں نہیں پڑھتا تاکہ عالم ہو جائے) ٭

(۸) حروف مصدر دو ہیں ما۔ اَن۔ جیسے اعجبنی ضرب زیدا ای ضربک ٭

(۹) حرف توقع قد ہے۔ ماضی کے پہلے تحقیق کے معنی اور مضارع کے پہلے تقلیل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے قد قامت الصلوٰۃ (تحقیق نماز کھڑی ہوئی) الجواد قد یبخل۔ (سخی کبھی کنجوسی کرتا ہے) ٭

(۱۰) حروف التاکید نون تاکید صرف [illegible] کے ساتھ خاص ہے اور لام مفتوح فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے جیسے لوکان فیھما آلھۃ الّا اللہ لفسدتا (اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا کئی خدا ہوتے تو یہ دونوں بالضرور تباہ ہو جاتے) انّ زیداً لقائمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے) ٭

تمت

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء بقلم غلام محمد کاتب امرتسری

عربی زبان سیکھنے کی کتابیں

(۱) عربی بول چال - عربی زبان کا روزمرّہ سیکھنے اور عربی میں خط وکتابت کرنے کے واسطے حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے مصر اور شام کے سفر کے بعد یہ کتاب تالیف کی ہے۔ ابتدائی سبقوں کے پہلے مفردات لکھ کر ان سے جملے مرتب کئے ہیں اور ہر جملہ کے مقابل اسکا بامحاورہ اردو ترجمہ لکھا ہے۔ آخر میں بارہ سو لفظوں کی ایک فرہنگ مع ترجمہ اردو وانگریزی شامل کی ہے۔ طبع ثانی ... ... قیمت فی جلد ۸ر

(۲) کتاب الصرف اس کتاب میں عربی صرف کے ضروری مسائل میزان سے لیکر شافیہ تک درج ہیں جملہ مضامین سبقوں میں منقسم اور ہر سبق کے ساتھ امثلہ مشقی اور سوالات امتحانی تحریر ہیں +

طبع ہفتم ... ... قیمت فی جلد ۷ر

(۳) کتاب النحو - اس کتاب میں عربی نحو کے ضروری مسائل نحو میر سے ہدایۃ النحو تک درج ہیں سبقوں کی تقسیم اور امثلہ مشقی وسوالات امتحانی کا التزام کتاب الصرف کے موافق ہے متعدد سبقوں کے بعد کچھ غلط جملے بغرض تصحیح بھی دیئے گئے ہیں۔

طبع پنجم ... ... قیمت فی جلد ۵ر

صحابۂ کبار کی سوانح عمریاں

(۱) الصدّیق اس کتاب میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی زندگی کے حالات تاریخی طور پر ابتدا پیدائش سے وفات تک درج کئے گئے ہیں تاریخی مقامات کا پتہ لگانے کے واسطے آخر میں عرب کا ایک نقشہ شامل ہے ؛

طبع دوم ... ... قیمت فی جلد ۱۲ر

(۲) المرتضیٰ اس کتاب میں حضرت علی مرتضے رضؓ کے زندگی کے حالات انہی رعانیوں کے ساتھ لکھے گئے ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق کی سوانح عمری میں مد نظر تھے۔ خاتمہ پر اہل بیت اطہار کے مناقب کو آیات قرآنی اور احادیث سے لکھا ہے ؛

طبع دوم ... ... قیمت فی جلد ۱۲ر

یہ کتابیں حافظ عبدالرحمٰن صاحب سے لاہور کشمیری بازار کے پتہ پر مل سکتی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ طبع ششم

خدا کا شکر ہے کہ اس کتاب کو وہ قبول عام حاصل ہوا کہ تھوڑے عرصے میں اسکی ہزاروں جلدیں طبع ہو کر شائقین کی قدردانی سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں ۱۸۹۷ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس کو مفید سمجھ کر اپنے مدرسۂ اسلامیہ اور نیز عربی مدرسہ حمیدیہ میں (جو انجمن کے مرحوم میر مجلس مولوی حافظ خلیفہ حمید الدین صاحب کی یادگار میں قائم ہوا ہے) داخل درس کیا۔ ہندوستان کے بعض دیگر مدارس اسلامیہ میں یہ کتاب مع اسکے دوسرے حصے **کتاب النحو** کے نصاب کا جزو قرار پائی۔ آنریبل نواب عماد الملک **سید حسین بلگرامی** ڈائرکٹر مدارس حیدرآباد دکن اور شمس العلما **سید علی بلگرامی** جیسے مشاہیر ہندوستان نے ان دونو رسالوں کو درسی کتابوں کے واسطے منتخب فرمایا۔ اور **ٹکسٹ بک کمیٹی پنجاب** نے ان کتابوں کا مڈل اور ہائی سکول کے کتب خانوں میں رکھا جانا منظور کیا +

اب یہ چھٹا اڈیشن ضروری تغیرات کے بعد شائع کیا جاتا ہے +

الراقم
خاکسار عبدالرحمن امرتسری

لاہور کشمیری بازار
یکم مارچ ۱۹۰۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ طبع اوّل

اس کتاب کی ترتیب میں مفصلہ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے:-

۱ - مضمون کے حصے ہو کر اُس کے سبق مقرر کئے گئے ہیں۔ گردانوں کو جدولوں کے ذریعے بیان کیا گیا ہے اور پھر صیغوں کی ایسی تشریح کی گئی ہے کہ بآسانی شناخت ہو سکیں ہر سبق کے خاتمے پر امثلۂ مشتق اور سوالات امتحانی درج ہوئے ہیں اور جو لفظ یا فقرہ عربی کا آیا ہے اُس کے معنی اُسی جگہ درج کئے گئے ہیں ؛

۲ - افعال اور اسمائے مشتقہ کے قواعد لکھنے میں مجرّد اور مزید کو بالکل علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے تاکہ مبتدی کے حق میں خلط مبحث نہ ہو ؛

۳ - اسمائے مشتقہ اور افعال مزید کی بحث میں اِس امر کو ایک اسلوب خاص کے ساتھ بیان کیا ہے کہ یہ تمام الفاظ مادہ مجرّد میں تھوڑی تبدیلی کے بعد کس طرح بنجاتے ہیں

۴ - اجوف اور ناقص وغیرہ کی بحثوں میں ہر جگہ پوری گردان درج ہوئی ہے اور ہر صفحے کے تین کالم ہو کر پہلے میں گردان - دوسرے میں تعلیل اور تیسرے میں ضابطہ تعلیل لکھا گیا ہے اور جو شرائط مانع تعلیل ہیں اُن کو بطور نوٹ کے علیحدہ دکھلایا ہے ہفت اقسام کی ہر بحث کے خاتمے پر یہ بتایا گیا ہے کہ ان سے مزید کے ابواب کس طرح آتے ہیں اور ان کی تعلیل کا کیا ضابطہ ہے ؟

۵ - خواص ابواب کو خاصکر جدول کے ذریعے تحریر کیا ہے اور ابواب مشترک المعانی کے خواص کو یکجا لکھا ہے - فرق استعمال ساتھ کے ساتھ بیان ہوتا گیا ہے اور ہر موقع پر کہیں متن میں اور کہیں فٹ نوٹ کے ذریعے وہ اصول بتلائے ہیں جو خواص الابواب کے سمجھنے میں سہولت کا باعث ہوں ؛

۶- ایک قسم کی بحثوں کے خاتمے پر ایک ایک صفحہ سوالات کا دیا گیا ہے اور اس میں سات سات آٹھ آٹھ فقرے عربی زبان کے ایسے تحریر کئے ہیں جن سے مذکورہ بالا بحثوں کے صیغے پہچاننے میں پوری مہارت اور عربی زبان کی ابتدائی واقفیت پیدا کرنے میں ایک گونہ بصیرت حاصل ہو یہ فقرے **قرآنِ مجید** سے منتخب کئے گئے ہیں۔ اور ایسے عام اخلاقی مسائل پر شامل ہیں جن سے ہر مذہب و ملت کا آدمی فائدہ اٹھا سکتا ہے ؛

۷- اخیر کتاب میں ایک ضمیمہ شامل کیا گیا ہے جس میں معرفہ ونکرہ کے اقسام اور حروف کی بحث یورپین مصنفین کی پابندی سے درج کی گئی ہے ؛

خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ یہ رسالہ طلبائے مدارس اور خاص کر اُن شائقین کے واسطے مفید ہوگا جن کے ہاتھ سے زمانہ کی رفتار نے مدرسے کی بنچوں یا درسگاہ کی صفوں پر نشست و برخاست کا اختیار چھین لیا ہے ؛

خاتمے پر پنجاب کے اُن نامی گرامی ادیب عالموں کی عنایات کا دلی شکریہ تحریر کرنا واجب معلوم ہوتا ہے جنہوں نے اپنا قیمتی وقت **کتاب الصرف** کے بعض مقامات کے ملاحظے میں صرف کر کے ایسے مفید مشورے دئے جن سے اب یہ کتاب ہر ایک اہل علم کی نظر سے گزرنے کے لائق ہو گئی ہے ؛

(۱) جناب حکیم مولوی نورالدین صاحب سابق طبیب سرکار جموں و کشمیر ؛

(۲) جناب مولوی مراد علی صاحب پنشن یافتہ سررشتہ تعلیم پنجاب ؛

(۳) جناب مولوی خلیفہ حمیدالدین صاحب فیلو پنجاب یونیورسٹی ؛

(۴) جناب مولوی قاضی ظفرالدین صاحب مدرس عربی اورینٹل کالج لاہور ؛

امرتسر — ۲۴- ستمبر ۱۸۹۵ء

مؤلف — خاکسار عبدالرحمٰن ولد مولوی حافظ عمرالدین صاحب ہوشیارپوری

کتاب النحو

یعنی

عربی زبان کے علم نحو پر ایک نئی طرز کا رسالہ

مع کثیر التعداد امثلۂ مشقی و سوالات امتحانی

و ترکیب جملات

مؤلفہ

حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری

سنہ ۱۹۰۵ء

رفاہ عام سٹیم پریس واقع لاہور میں طبع ہوا

قیمت مجلد

mahand Ali

فہرست مضامین کتاب النحو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباجہ طبع چہارم

خدا کا شکر ہے کہ اس کتاب کو وہ قبولیت عامہ حاصل ہوئی کہ تھوڑے عرصہ میں اس کی ہزاروں جلدیں طبع ہو کر شائقین کی قدر دانی سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں۔ ۱۸۹۹ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس کو مفید سمجھ کر اپنے مدرسہ حمیدیہ میں داخل درس کیا۔ ہندوستان کے بعض دیگر مدارس اسلامیہ میں یہ کتاب مع اس کے پہلے حصے کتاب الصرف کے نصاب کا جزو قرار پائی۔ آنریبل نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی ڈائرکٹر مدارس حیدر آباد دکن اور شمس العلماء سید علی بلگرامی جیسے مشاہیر ہندوستان نے ان دونوں رسالوں کو درسی کتابوں کے واسطے منتخب فرمایا۔ اور ٹکسٹ بک کمیٹی پنجاب نے ان کتابوں کا مڈل اور ہائی سکول کے کتب خانوں میں رکھا جانا منظور کیا۔ اس کتاب کے سابقہ اڈیشنوں میں جو ضمیمہ محاورات روزمرہ کا دیا گیا تھا اب مؤلف کا مستقل رسالہ عربی بول چال شائع ہونے سے وہ غیر ضروری متصور ہو کر اس کے عوض بحث حروف کو وسعت دی گئی اور نحوی ترکیب کی مشق کے لیے چند جملوں کی ترکیب لکھی گئی۔ امید ہے کہ یہ چوتھا اڈیشن پہلے سے زیادہ مفید ہوگا ۔

لاہور۔ کشمیری بازار
یکم اکتوبر ۱۹۰۳ء

الراقم
خاکسار عبد الرحمٰن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ طبع اول

نحو جاننے کی ضرورت

عربی زبان ملک عرب میں تو ایک مدت دراز سے بولی جاتی تھی لیکن ساتویں صدی مسیحی میں جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تایید غیبی سے خدائے ذوالجلال کی وحدانیت کا اعلان کیا۔ اور اس توحید کی اشاعت کا ذریعہ قرآن مجید قرار پایا تو عربوں کے علاوہ دیگر اقوام کو بھی اس کا سیکھنا ضروری ہو گیا۔ عربی چونکہ عربوں کی مادری زبان تھی اس لیے اکثر اشخاص اور خاصکر سمجھدار آدمیوں کو فہم قرآن میں کوئی وقت نہ ہوتی تھی۔ وہ اس زبان کو کسی قاعدہ قانون سیکھنے کے بغیر سمجھتے اور لطف سخن کا مذاق حاصل کرتے تھے مگر جب اسلام نے عرب کی سرزمین سے قدم باہر رکھا اور خصائص لسانی کی اجنبیت غیر قوموں کے واسطے فہم قرآن میں سدراہ ہوئی بلکہ اُن کے میل ملاپ سے بعض عام عربوں کی بول چال میں بھی کبھی کبھی لحن (غلطی اعراب) واقع ہونا شروع ہوا تو علما کو اس زبان کے قواعد جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی جو بعد میں صرف و نحو کے نام سے مشہور ہوئے ؛

نحو کے ابتدائی قواعد

مورخین نے قواعد نحو کا جامع ابوالاسود دُؤلی کو قرار دیا ہے جس کو علی مرتضےٰ نے پہلی صدی ہجری میں چند قواعد تبلائے تھے۔ اُن قواعد کی بنیاد قدرت کے موجودات اور اُن کی حرکات پر قائم کی گئی ہے چنانچہ مفردات کی نسبت آپ نے کہا الکلام کلہ ثلاث اسم و فعل و حرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکۃ المسمی والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعل پھر مسمی اور اُس کی حرکات سے جو کاروبار ظہور میں آتے ہیں۔ اُن کی شناخت کی اس طرح رہنمونی کی کل فاعل مرفوع و کل مفعول منصوب و کل مضاف الیہ مجرور۔ مورخین کا اعتماد تواسی روایت

پر ہے مگر مغنی اللبیب کی ایک شرح الشرح جو حال میں مصر سے چھپ کر آئی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ قواعد نحویہ کے فراہم کرنے کی بنیاد عمر فاروق رضہ کے زمانہ سے شروع ہو گئی تھی اور اُس کی اصلیت یوں بیان کی گئی ہے کہ لوگ ایک شخص کو عمر فاروق رضہ کے پاس پکڑ لائے جو آیہ اِنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ میں لفظ رسولہ کو لام کی زیر سے پڑھتا تھا جب اُس سے وجہ پوچھی گئی تو اُس نے کہا مجھے مدینہ کے ایک آدمی نے اسی طرح پڑھایا ہے۔ اس پر آپ نے ابوالاسود دئلی کو بلا کر قواعد نحو کے جمع کرنے کا حکم دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان کی بول چال کچھ ایسی انداز پر واقع ہوئی ہے کہ کلمات کے آخر میں زبر کی جگہہ پیش اور پیش کی جگہہ زبر پڑھنے سے فقرہ کے معنے کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں عام لوگوں کا تو کیا ذکر ہے ولید بن عبد الملک جو عرب کی نسل سے پہلی صدی ہجری کے اخیر میں ایک مشہور خلیفہ گذرا ہے۔ اُس کو اعرابی غلطی کے باعث بار ہا ندامت اُٹھانی پڑی تھی۔ ایک اعرابی کے ساتھ خلیفہ کی جو گفتگو مجمع عام میں ہوئی وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ اعرابی نے خلیفہ سے اپنے داماد کی شکایت کی۔ خلیفہ نے کہا مَا شَانَكَ (تجھ میں کیا بُرائی ہے) اُس نے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْنِ (میں بُرائی سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں) یہ حال دیکھکر ولید کے بھائی سلیمان نے کہا خلیفہ صاحب کہتے ہیں مَا شَانُكَ (تیرا کیا حال ہے) اعرابی نے کہا ظَلَمَنِیْ خَتَنِیْ (میرے داماد نے مجھ پر ظلم کیا ہے) ولید نے کہا مَنْ خَتَنَكَ (تیری ختنہ کس نے کی ہے) اعرابی نے کہا کسی حجام نے کی ہو گی۔ سلیمان نے پھر تصحیح کر کے کہا مَنْ خَتَنُكَ (تیرا داماد کون ہے) دیکھو ان فقروں میں پیش کی جگہ زبر پڑھنے سے مطلب اَور کا اَور ہو گیا۔

غرض ان خصوصیات کی بنا پر عجمیوں بلکہ کم فہم عربوں کو بھی قواعد صرف و نحو کا جاننا باعث بصیرت سمجھا گیا ہے ان علوم کے ابتدائی قواعد تو اسی قدر تھے جو ابوالاسود دئلی سے منقول ہوئے مگر دوسری صدی ہجری کے اندر اندر خلیل اور سیبویہ نے بصرہ میں کسائی

اور فراء نے کوفہ میں عربی زبان کے محاورات کا تتبع کرکے قواعد زبان کو اس جامعیت کے ساتھ وسعت دی کہ صرف ونحو اور زبان دانی کے اندر بیسیوں کتابیں اُنہی دنوں میں تصنیف ہوگئیں اور اس وقت تو اُن کی تعداد سینکڑوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے +

عربی زبان کا مخزن علوم ہونا اسلام کا ابتدائی زمانہ کچھ عربیت ہی کی ترقی کے واسطے مخصوص نہ تھا بلکہ عام طور پر عربی زبان کی علمی زندگی کے واسطے ابر رحمت کا ایک نمونہ تھا خلفائے عباسیہ کی کوشش سے بغداد میں اور خلفائے بنی امیہ کی سعی سے اندلس میں علوم حکمیہ اور فنون ادبیہ نے وہ ترقی کی کہ یونان۔ مصر۔ فارس اور ہند تک کے دفینوں سے جو کچھ اُن کے ہاتھ لگا ایک دفعہ سب کو عربی کا لباس پہنا دیا اس کے سوا اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے علوم میں۔ اور ممالک بعیدہ کی سیر وسیاحت سے جغرافیہ و تاریخ میں معلومات مفیدہ کا وہ اضافہ کیا کہ آج تک عربی زبان کے عالم اسلامی دنیا کے سوا فرانس۔ انگلنڈ اور جرمن میں بھی موجود ہیں جو باوجود اختلاف مذہب اور اختلاف زبان کے عربی زبان اور اُس کے علوم کو ایک خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پس یہ دوسرا رتبہ ہے جو عربی زبان کو روے زمین کی نامور زبانوں کے مقابلہ میں حاصل ہے +

عربی زبان کی وسعت الفاظ عربی زبان کو مخزن علوم وفنون ہونے کے علاوہ ایک خصوصیت یہ حاصل ہے کہ اس میں الفاظ کی وسعت بہت ہے۔ مختلف چیزوں کے نام اُن کے رنگوں اور قسموں اور اوصاف متعددہ کے باعث سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہونچ گئے ہیں چنانچہ شہد کے واسطے اسّی نام ہیں اور اژدہے کے دوسو نام اور شیر کے پانسو نام اور اونٹ و شراب کے ہزار ہزار نام اور تلوار کے قریبًا چار ہزار اس وسعت لسانی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج دن علوم و فنون کے ترجمہ کے متعلق اردو میں جس قدر نئی اصطلاحات بہم پہونچانے کی ضرورت پیش آتی ہے عربی زبان کا دامن اُن سب کے واسطے نہایت فراخ ہے۔ ریاضی۔ طبعی۔ فلسفہ۔ قانون۔ طب۔ جغرافیہ۔ اور تاریخ کے جس قدر الفاظ اردو میں مستعمل ہیں وہ

سب عربی سے ماخوذ ہیں ✣

ہندوستانیوں کو عربی زبان جاننے کی ضرورت

اس وقت ہندوستان میں عربی زبان کہیں بولی نہیں جاتی نہ وہ خط و کتابت کا ذریعہ ہے اور نہ حکام وقت کے دفاتر میں عام طور پر کچھ کام آسکتی ہے مگر مسلمانوں کو اس زبان سے کچھ ایسا لگاؤ لگا ہوا ہے کہ اس گئی گزری حالت میں بھی عربی کی سینکڑوں درسگاہیں انہوں نے اپنے ذاتی شوق سے جاری کر رکھی ہیں ہزاروں عالم اس کے دقائق سمجھنے والے موجود ہیں کوئی شہر ایسا کم ہوگا جس میں ہزار بارہ سو شریف مسلمانوں کی بستی ہو اور وہاں کی خاک پاک سے ایک دو علماء ظہور پذیر نہ ہوں ✣

کتاب النحو لکھنے کی ضرورت

مسلمانوں کی مقدس کتاب کا عربی میں ہونا ہے۔ ہر قسم کے علوم و فنوں کا اس میں پایا جانا۔ اصطلاحات جدیدہ کی بہم رسانی میں اس سے مدد ملنا یہ سب ایسے امور ہیں جو مجھ کو عربی نحو لکھنے کا باعث ہوئے ہیں۔ عربی زبان میں نحو کی مجمل اور مفصل کتابیں تو بیشمار موجود ہیں لیکن اردو خوانوں کو ابتداءً ان کا پڑھنا دشوار ہے اس واسطے اس کتاب میں یہ لحاظ رکھا گیا ہے کہ ہدایۃ النحو اور اس سے فروتر رسالوں کے اکثر مضامین اور کافیہ و فوائد ضیائیہ کے خاص خاص مسئلے ایک مناسب ترتیب کے ساتھ اس میں آجائیں اور طرز بیان ایسا سہل رکھا ہے کہ ہر ایک اردو خوان اس کو پڑھ سکے قواعد نحویہ کی مشق اور اعراب میں مہارت پیدا کرنے کے واسطے ساتھ کے ساتھ ایک سلسلہ مشقی سوالات کا دیا ہے اور اس میں زیادہ تر قرآن مجید کی آیتیں لکھی گئی ہیں۔ کچھ فقرات کو بگاڑ کر لکھا ہے تاکہ طلبا اپنی زور طبیعت سے اُن کو درست کریں۔ غالباً اس سے پہلے اس ترتیب اور سہولت اور جامعیت کی کوئی کتاب اردو میں نہیں لکھی گئی خاتمہ کتاب میں ایک ضمیمہ محاورات روزمرہ کا سلسلہ وار درج کیا گیا ہے جو موجودہ عربی زبان کی بول چال سیکھنے میں بہت کچھ رہنمائی کا ذریعہ ہوگا ✣

امرتسر ہال بازار
۲۵ جنوری ۱۹۰۶ء

الراقم
خاکسار عبد الرحمٰن ولد مولوی حافظ عمر الدین صاحب ہوشیارپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ النَّحْوِ

سبق نمبر (۱)

نحو کی تعریف نحو وہ علم ہے جس سے اسم فعل اور حرف کو باہم ترکیب دینے اور اُن کے اواخر کے حالات جاننے کی کیفیت معلوم ہو۔

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان روزمرّہ کی بول چال اور تحریرِ عبارات میں ہر ایک قسم کی خطائے ترکیبی سے محفوظ رہے۔

لفظ کی تعریف و تقسیم جو بول انسان کے منہ سے نکلے۔ اُس کو لفظ کہتے ہیں۔ پھر لفظ باعتبار معنے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مفرد۔ دوسری مرکب

مفرد وہ لفظ ہے جو اکیلا پورے معنے دے۔ اُس کو کلمہ کہتے ہیں اور اُس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) اسم (۲) فعل اور (۳) حرف جیسا کہ کتاب الصرف میں مذکور ہو چکا ہے۔

مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے اور اُس کی دو قسمیں ہیں۔ مفید اور غیر مفید

مرکّب مفید وہ ہے کہ جب متکلم بات کر کے چپ ہو جائے تو سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔ اس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جیسے جَآءَ زَیْدٌ (زید آیا) جِئْ بِالْمَآءِ (پانی لاؤ)۔ پہلے جملہ سے سامع کو زید کے آنے کی اطلاع اور دوسرے جملہ سے متکلم کے پانی مانگنے کی خواہش معلوم ہوتی ہے۔

مرکب غیر مفید وہ ہے جس سے سننے والے کو خبر یا طلب کا فائدہ معلوم نہ ہو بلکہ کسی اور چیز کے سننے کا انتظار باقی رہے۔ اس کو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں جیسے غلام زید (زید کا غلام)

سبق نمبر (۲ و ۳)

کلام کی تعریف و تقسیم کلام اُن دو مرکب کلموں کو کہتے ہیں جن میں اسناد یعنے لگاؤ پایا جائے یہ کلمے یا تو دونوں اسم ہونگے یا ایک اسم او- ایک فعل- ان میں سے جو کلمہ کسی کی طرف نسبت کیا جائے اُس کو مسند کہتے ہیں اور جس کلمہ کی طرف کوئی شے نسبت کی جائے اُس کو مُسند الیہ دیکھو زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید نویسندہ ہے) ایک کلام ہے- اس کے دونوں جزو اسم ہیں- پہلا مسند الیہ اور دوسرا مسند اور اس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں +

ایسا ہی قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے) ایک کلام ہے- اس کا پہلا جزو فعل اور دوسرا اسم ہے- فعل مُسند اور اسم مُسند الیہ کہلاتا ہے اور اس کو جملۂ فعلیہ کہتے ہیں +

اس بیان سے یہ بھی ظاہر ہے کہ مُسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور مسند کبھی اسم- کبھی فعل- حرف کو نہ مُسند ہونے کی صلاحیّت ہے نہ مسند الیہ ہونے کی +

مرکب غیر مفید کی تقسیم مرکب غیر مفید یا ناقص کی کئی قسمیں ہیں :-

۱ مرکب اضافی جسمیں پہلا اسم مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہو- جیسے غُلَامُ زَیْدٍ

۲ مرکب توصیفی جس میں پہلا اسم موصوف اور دوسرا صفت ہو- جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ

ان کے سوا اور بھی کئی قسمیں مرکب غیر مفید کی ہیں جن کا بیان آگے مذکور ہوگا

کلمات ثلاثہ کے خواص جب جملہ میں دو سے زیادہ کلمات ہوں تو اسم فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے تمیز کرنا اور اُن کی حالتوں اور باہمی تعلقات کا جاننا ضروری ہے- تاکہ مُسند اور مُسند الیہ کی شناخت ہو سکے-

اسم کا خاصہ یہ ہے کہ الف لام یا حرف جر اُس کے اوّل میں داخل ہو جیسے اَلرَّجُلُ و بِزَیْدٍ یا تنوین اُس کے آخر میں ہو- جیسے زَیْدٌ یا مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ یا مسند الیہ ہو- جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ یا موصوف ہو- جیسے رَجُلٌ عَاقِلٌ- یا تثنیہ

ہو۔ جیسے رَجُلَانِ یا جمع ہو جیسے رِجَالٌ۔ یا منسوب ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ یا مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ

فعل کا خاصہ یہ ہے کہ قَدْ یا سَ یا سَوْفَ اُس کے اول میں آئے جیسے قَدْ ضَرَبَ۔ سَیَضْرِبُ۔ سَوْفَ یَضْرِبُ یا اُس کے آخر میں جزم ہو۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ یا مسند ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ یا ضمیر مرفوع متصل اُس سے ملے۔ جیسے ضَرَبْتِ یا تاے تانیث ساکن لاحق ہو جیسے ضَرَبَتْ

حرف کا خاصہ یہ ہے کہ اسم و فعل کی کوئی علامت اُس میں نہ ہو اور دو اسموں یا ایک اسم اور فعل مین ربط کا کام دے۔ جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ

سوالات

(۱) نحو کے جاننے سے کیا فائدہ ہے؟

(۲) ایک کلمہ کو دوسرے کلمے کے ساتھ ترکیب دینے سے جملہ کب بنتا ہے؟

(۳) جملہ اسمیہ اور فعلیہ مین کیا فرق ہے؟

(۴) غُلَامُ عَاقِلٌ اور غُلَامُ عَاقِلٍ مین تمہارے نزدیک کچھ فرق ہے یا نہین؟

(۵) اسم اور فعل کی خاصیتوں کا فرق مقابلے کے طور پر بیان کرو؟

(۶) حرف کیا کام دیتا ہے؟

فقرات ذیل کو پڑھو اور اُن کے معانی پر غور کر کے کلمات ثلثہ کو علیحدہ علیحدہ مع وجوہات بیان کرو:۔

(۱) اَلْاِنْصَافُ رَاحَةٌ (۲) سَیَصْلٰی نَارًا

(۳) هِنْدٌ قَائِمَةٌ (۴) اِنْصَرَفَ عَنْهُ اَصْحَابُهٗ

(۵) قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (۶) لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

سبق نمبر (۴ ۵)

معرب و مبنی کا بیان حرکت اور سکون آخر کے لحاظ سے کلمات کی دو قسمیں ہیں

معرب و مبنی:-

معرب وہ کلمہ ہے جو مبنی اصل یعنے ماضی امر حاضر اور حرف سے مشابہ نہ ہو اس کے آخر مین ہمیشہ تغیر ہوتا رہتا ہے جیسے جَآءَ زَیْدٌ - رَأَیْتُ زَیْدًا - ذَهَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ ان مثالوں میں زید معرب ہے جس کا آخر رفع - نصب اور جر کی حالت میں مختلف ہے

مبنی وہ ہے جو حرف سے مشابہ ہو اس کے آخر میں کبھی تغیر نہیں ہوتا جیسے جَآءَ هٰؤُلَآءِ - رَأَیْتُ هٰؤُلَآءِ - ذَهَبْتُ اِلٰی هٰؤُلَآءِ ان مثالوں میں هٰؤُلَآءِ مبنی ہے جس کا آخر رفع - نصب اور جر کی حالت میں یکساں ہے

فائدہ چند اسموں کے سوا جن کا بیان آگے آئیگا کل اسم معرب میں فعلوں میں سے صرف فعل مضارع معرب ہے اور حروف کل مبنی ہیں

اعراب کا بیان اعراب وہ شے ہے جس سے معرب کا آخر مختلف ہو اور جس چیز سے یہ اختلاف پیدا ہو اُس کو عامل کہتے ہیں - اعراب چار ہیں - رفع نصب جر اور جزم ان میں سے رفع و نصب - اسماء اور افعال دونوں پر آتے ہیں - مگر جر اسماء سے اور جزم افعال سے خاص ہے - پس اسم کے تین اعراب ہوئے - رفع نصب اور جر -

امثلۂ ذیل میں اسم کے عوامل اور اعراب پر غور کرو:-

جَآءَ زَیْدٌ اس میں زید مرفوع اُس کا اعراب دال کا رفع بصورت (ُ) اور جَآءَ اُس کا عامل رافع ہے ✢

رَأَیْتُ زَیْدًا اس میں زید منصوب اُس کا اعراب دال کی نصب بصورت (َ) اور رَأَیْتُ اُس کا عامل ناصب ہے

ذَهَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ اس میں زید مجرور اُس کا اعراب دال کی جر بصورت (ِ) اور اِلٰی اُس کا عامل جار ہے ✢

ان مثالوں میں زید کا لفظ اختلاف عامل کے باعث پہلی جگہ فاعل - دوسری جگہ مفعول اور تیسری جگہ مجرور ہے ✢

مبنی و معرب کی بابت یوں سمجھو - مبنی آن باشد کہ مانند بر قرار - معرب آن باشد کہ گردد بار بار

فعل کے بھی تین اعراب ہیں رفع نصب اور جزم۔ امثلہ ذیل میں فعل کے عوامل اور اعراب پر غور کرو:۔

یَضْرِبُ اس کا عامل معنوی ہے* یعنے خالی ہونا۔ مضارع کا عامل ناصب وجازم سے

لَنْ یَّضْرِبَ اس کا عامل ناصب لَنْ ہے

لَمْ یَضْرِبْ اس کا عامل جازم لَمْ ہے

تنبیہ معرب اور مبنی کی آخر حالت کے ظاہر کرنے کا طریق عام طور پر ایک ہے مگر حرکات کے ناموں میں فرق ہے۔ یہ حرکتیں جب معرب کو آئیں تو ان کو رفع نصب جر اور جزم کہتے ہیں۔ اور جب مبنی کے آخر میں آئیں تو ضمہ فتحہ کسرہ اور سکون کہلاتے ہیں۔

منصرف وغیر منصرف کا بیان جن اسماء کے آخر میں حرکات ثلثہ اور تنوین آتی ہے اُن کو منصرف کہتے ہیں۔ جیسے زَیْدٌ اور جن اسماء کے آخر میں کسرہ و تنوین نہیں آتی۔ اُن کو غیر منصرف آن اسماء ہیں علامت نصب قائم مقام علامت جر ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ عُمَرُ۔ رَأَیْتُ عُمَرَ۔ ذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ

اسم غیر منصرف کی شناخت یہ ہے کہ اُس میں دو سبب منجملہ نو اسباب کے ہوں یا ایک جو قائم مقام دو کے ہو۔ یہ نو اسباب ان شعروں میں جمع ہیں اور ان کو موانع صرف بھی کہتے ہیں:

مَوَانِعُ صَرْفِ الْاِسْمِ تِسْعٌ فَعُجْمَةٌ ۔۔۔ وَجَمْعٌ وَتَانِیْثٌ وَعَدْلٌ وَمَعْرِفَهٌ

وَزَائِدُ تَا فَعْلَانَ ثُمَّ تَرْکِیْبٌ ۔۔۔ کَذٰلِكَ وَزْنُ الْفِعْلِ وَالتَّاسِعُ الصِّفَةُ

ترجمہ اسم کے غیر منصرف ہونے کے نو سبب ہیں۔ عجمہ جمع تانیث عدل معرفہ اور الف نون زائد جو فعلان کے آخر میں ہے پھر ترکیب اور وزن فعل اور نویں صفت

* عامل دو طرح کے ہیں۔ ایک لفظی یعنی حروف و افعال اور اسماء۔ دوسرے معنوی جن کے واسطے لفظ تو کوئی مقرر نہیں مگر عامل سے کلمہ کا خالی ہونا اُن کا عامل سمجھا جاتا ہے۔ مؤلف

سبق نمبر (۶ و ۷) بقیہ غیر منصرف

عدل وہ اسم ہے جو اصلی صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے نکالا گیا ہو۔ کبھی تو عدد سے نکالا جاتا ہے جیسے ثُلٰثُ و مَثْلَثُ کہ ہر ایک کے معنے ہیں تین تین اور قیاس یہ تھا کہ ان کے معنے صرف تین ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ اصل میں ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ تھا کیونکہ معنے کا تکرار لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے۔ اس کو عدل تحقیقی کہتے ہیں اور اس میں دوسرا سبب صفت ہے کبھی عدل کا وزن اسم سے نکالا جاتا ہے جیسے عُمَرُ و زُفَرُ کہ یہ اسم عرب میں غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں اور سوائے علمیت کے اور کوئی علت منع صرف کی ان میں نہیں۔ اس واسطے ان کو عامر اور زافر سے معدول مان لیا ہے اس کو عدل تقدیری کہتے ہیں ❊

صفت جو اصل میں وصفی معنے کے واسطے وضع کی گئی ہو۔ جیسے اَحْمَرُ (سرخ رنگ) اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اس میں دوسرا سبب وزن فعل ہے ❊

تانیث ہر علم جس کے آخر میں ۃ تانیث لفظا ہو۔ جیسے طَلْحَةُ (نام مرد) مکّۃ (نام شہر) یا اُس میں تانیث معنوی ہو۔ اور کلمہ تین حرف سے زائد یا متحرک الاوسط ہو جیسے زَیْنَبُ (نام عورت) سَقَرُ (نام دوزخ) یا تانیث الف مقصورہ کے ساتھ ہو۔ جیسے حُبْلٰی (زن حاملہ) یا الف ممدودہ کے ساتھ۔ جیسے صَحْرَاءُ (جنگل) ان میں سے تانیث بالالف قائم مقام دو سببوں کے ہوتی ہے ❊

عجمہ جو اسم عربی کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو۔ جیسے اِبْرَاهِیْمُ (نام پیغمبر) یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو جیسے شَتَرُ (نام قلعہ دیار بکر)

فائدہ جو مونث ثلاثی ساکن الاوسط غیر عجمی ہو اُس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے هِنْدٌ و هِنْدُ (نام عورت) اور اگر عجمہ ہو تو پھر ضرور غیر منصرف ہوگا جیسے مَاهُ و جُوْرُ (ملک عجم میں دو شہروں کے نام ہیں) ❊❊

[illegible]

معرفہ صرف وہ اسم جس میں علمیت پائی جائے۔ جیسے زَیْنَبُ اس میں دوسرا سبب تانیث ہے ✣
جمع جو منتہی الجموع کے وزن پر ہو۔ جیسے مَسَاجِدُ و مَصَابِیْحُ یہ جمع قائم مقام دو سببوں کے ہے ✣
ترکیب یعنی وہ دو کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو گئے ہوں جیسے بَعْلَبَکُّ (نام شہر) کہ بعل اور بک سے مرکب ہے۔ اس میں دوسرا سبب علمیت ہے ✣
وزن فعل ہر اسم جو فعل کے وزن خاص پر ہو۔ جیسے دُئِلُ (نام قبیلہ) شَمَّرُ (نام اسپ) یا مضارع کا کوئی حرف اُس کے پہلے آئے جیسے اَحْمَدُ (نام مرد) تَغْلِبُ (نام قبیلہ) اس میں دوسرا سبب علمیت ہے
الف نون زائدہ جب علم کے آخر میں ہو جیسے عُثْمَانُ یا اُس صفت کے آخر میں ہو جو فعلان کے وزن پر ہے اور اُس کی مؤنث میں ۃ نہ ہو جیسے سَکْرَانُ (متوالا) یا ایسا اسم ہو کہ اُس کی مؤنث ہی نہیں۔ جیسے رَحْمٰنُ ✣
تنبیہ منجملہ اسباب منع صرف کے پانچ سبب اسم نکرہ میں پائے جاتے ہیں۔ عدل تحقیقی۔ وزن فعل تانیث بالالف منتہی الجموع۔ فعلان صفتی جس کا مؤنث فعلانۃ نہ ہو اور چھ سبب معرفہ میں پائے جاتے ہیں (۱) عدل تقدیری (۲) تانیث بالتاء (۳) عجمہ (۴) ترکیب (۵) وزن فعل (۶) فعلان جبکہ علم ہو۔ اور ان چھیوں میں سے جب کوئی اسم نکرہ کیا جائے تو منصرف ہو جاتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ طَلْحَةُ وَّطَلْحَةٌ اٰخَرُ ✣
فائدہ ہر اسم غیر منصرف جبکہ اُس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اُس کو کسرہ دیا جاتا ہے۔ جیسے ذَهَبْتُ اِلَى مَسَاجِدِكُمْ وَاِلَى الْمَسَاجِدِ

سوالات

(۱) اعراب کسے کہتے ہیں اور اس سے کیا فائدہ ہے؟
(۲) مبنی اور معرب میں تم کیا فرق کرو گے؟
(۳) کسرہ اور جر میں تمہارے نزدیک کچھ فرق ہے یا نہیں؟
(۴) غیر منصرف کسے کہتے ہیں اور اُس کو کیا اعراب آتا ہے؟
(۵) اَحْمَرُ اور اَحْمَدُ میں منع صرف کے کیا اسباب ہیں؟
(۶) غیر منصرف کب منصرف ہو جاتا ہے؟

فقرات ذیل میں جن کلمات پر خط کھینچا گیا ہے۔ اُن کا عامل کون ہے اور اُس نے ان کلمات پر کیا عمل کیا؟

ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ۔ جَاءَ هٰؤُلَاءِ ۔ مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ ۔ لِكُلِّ فِرْعَوْنٍ مُّوْسٰى

سبق نمبر (۸ و ۹)

اسم معرب کا اعراب اسم کا اعراب دو طرح کا ہوتا ہے (۱) حرکت یعنی پیش زبر اور زیر (۲) حرف یعنی واؤ۔ الف۔ یٰ پہلا اعراب بالحرکۃ اور دوسرا اعراب بالحروف کہلاتا ہے

اعراب بالحرکۃ آٹھ اسموں سے خاص ہے:۔

(۱) مفرد منصرف صحیح یعنی وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ ✣

(۲) جاری مجرای صحیح یعنی وہ اسم جس کے آخر میں واؤ یا یٰ ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ (ڈول) ظَبْیٌ (ہرن) ✣

(۳) جمع مکسر منصرف۔ جیسے رِجَالٌ (لوگ) قُلُوْبٌ (دل)،

ان تینوں اسموں کا رفع پیش سے۔ نصب زبر سے اور جر زیر سے ہوتا ہے

امثلہ ذیل پر غور کرو:۔

حالت رفعی جیسے ھٰذَا زَیْدٌ۔ دَلْوٌ۔ ظَبْیٌ۔ ھٰذِہٖ رِجَالٌ ✣

حالت نصبی جیسے رَأَیْتُ زَیْدًا۔ دَلْوًا۔ ظَبْیًا۔ رِجَالًا ✣

حالت جری جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ دَلْوٍ۔ ظَبْیٍ۔ رِجَالٍ ✣

(۴) جمع مؤنث سالم۔ اس کا رفع پیش سے۔ نصب و جر زیر سے ہوتا ہے۔ جیسے ھُنَّ مُسْلِمَاتٌ۔ رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ۔ ذَھَبْتُ بِمُسْلِمَاتٍ ✣

(۵) غیر منصرف۔ اس کا رفع پیش (بلا تنوین) سے اور نصب و جر زبر (بلا تنوین) سے آتا ہے جَاءَنِیْ عُمَرُ۔ رَأَیْتُ عُمَرَ۔ ذَھَبْتُ بِعُمَرَ

(۶) اسم مقصور یعنی وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔ جیسے مُوْسٰی ✣

۷۔ جو اسم جمع مذکر سالم کے سوا یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے غُلَامِیْ

ان دونوں کا اعراب تقدیری ہوتا ہے یعنی لفظ میں کوئی علامت اعراب کی نہیں ہوتی

رفع تقدیر ضمہ سے نصب تقدیر فتحہ سے جر تقدیر کسرہ سے ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ۔ رَأَیْتُ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ۔ ذَهَبْتُ بِمُوْسٰی وَغُلَامِیْ +

۸۔ اسم منقوص یعنے وہ اسم جس کے آخر میں ی ماقبل مکسور ہو۔ جیسے قَاضِیْ اس کا رفع تقدیر پیش سے اور جر تقدیر زیر سے ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ۔ وَ ذَهَبْتُ بِالْقَاضِیْ مگر نصب زبر لفظی سے۔ جیسے رَأَیْتُ الْقَاضِیَ

اعراب بالحرف تین اسموں سے خاص ہے :۔

۱۔ اسماء ستہ مکبرہ جبکہ یائے متکلم کے سوا کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں اور وہ یہ ہیں۔ اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی) حَمٌ (برادر شوہر) هَنٌ (شرمگاہ) فَمٌ (منہ) ذُوْ (صاحب) انکا رفع واو سے نصب الف سے اور جر ی سے ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ اَبُوْهُ رَأَیْتُ اَبَاهُ۔ مَرَرْتُ بِاَبِیْهِ۔ وغیرہ مگر جب یہ اسماء یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو پھر ان کا اعراب مثل غلامی کے تقدیری ہوگا +

۲۔ مثنّٰی جیسے رَجُلَانِ یا شبہ مثنّٰی لفظاً جیسے اِثْنَانِ یا شبہ مثنّٰی معنًی جبکہ ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے کِلَاهُمَا ان کا رفع الف سے نصب و جر ی ماقبل مفتوح سے آتا ہے۔ جیسے جَاءَ رَجُلَانِ کِلَاهُمَا۔ رَأَیْتُ الرَّجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا۔ مَرَرْتُ بِالرَّجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا +

۳۔ جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُوْنَ یا شبہ جمع لفظاً جیسے عِشْرُوْنَ یا شبہ جمع معنًے جیسے اُولُوْا ان کا رفع واو ماقبل مضموم سے نصب و جر ی ماقبل مکسور سے آتا ہے جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ۔ رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ۔ ذَهَبْتُ بِمُسْلِمِیْنَ

تنبیہ تفصیل مندرجہ بالا پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ رفع کی تین علامتیں ہیں ضمہ واو الف نصب کی چار علامتیں فتحہ کسرہ الف اور ی اور جر کی تین علامتیں کسرہ فتحہ اور ی

ستہ کے معنے چھ اور مکبرہ ضد مصغرہ کی ہے +

سبق نمبر (۱۰) سوالات

الف (۱) زیر، زبر، اور پیش کے سوا اگر کوئی اعراب ہے تو بیان کرو!

(۲) کونسا اعراب اسم اور فعل میں سے ہر ایک کے ساتھ خاص ہے؟

(۳) صرفیوں اور نحویوں نے صحیح کی تعریف میں کیا فرق رکھا ہے؟

(۴) وہ کون اسم ہے جو اعراب کی برداشت نہیں کرسکتا؟

(۵) قاضی کا اعراب رفعی اور نصبی حالت میں کس طرح آئیگا؟

ب فقرات ذیل کا ترجمہ کرو اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے اُن کے اعراب کی تشریح کرو:۔

(۱) رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ - ذَهَبْتُ بِعُمَرَ - جَاءَ غُلَامِی

(۲) ذَهَبَ اِثْنَانِ - کَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ - خَرَجْتُ بِکِلَیْهِمَا +

(۳) لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء - وکان بالمؤمنین رحیمًا +

(۴) کان ابوهما صالحًا - جاؤا اباهم عشاءً - ارجعوا الی ابیکم

(۵) حکی انّ رجلًا یسمی احمد دخل فی بیت امراة فقالت انصرف انصرف فقال الرجل انا احمد واحمد لا ینصرف فقالت نعم اذا نکر انصرف +

(۶) یوم لا یغنی مولًی عن مولًی شیئًا - وانی خفتُ المَوَالِیَ من ورائی +

ج ان فقرات کے اعرابوں کو صحیح کرو

(۱) هُنَّ مسلماتَ - مررتُ باحمدِ - رَاَیْتُ غُلَامِیَ +

(۲) جاء اباهما - رَاَیْتُ ابیهم - ذهبتُ بابوك +

(۳) جاء الرجلین - رایت الرجلان - مررتُ بکلاهما +

(۴) یا عمرٌ ودمتْ رجلیهِ - ثم قال وصل الوردم الی رکبتاهُ

سبق نمبر (۱۱ و ۱۲)

جملہ اسمیہ کا بیان

جملہ اسمیہ کے اصلی اجزاء دو ہیں۔ مسند الیہ اور مسند۔ مسند الیہ سے مراد اس جگہ مبتدا اور مسند سے مراد خبر ہے۔ جملہ انہی دو جزو سے پورا ہو جاتا ہے۔ ان کے سوا جو کچھ کلام میں آئے وہ متعلق ہوگا۔

مبتدا و خبر کا بیان مبتدا وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی اور مسند الیہ ہو خبر وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی اور مسند ہو۔ یہ دونوں ہمیشہ مرفوع ہوتے۔ اور عامل رافع ان کا لفظ میں کوئی نہیں ہوتا۔ عامل لفظی سے ان کا خالی ہونا بمنزلہ عامل رافع کے سمجھا جاتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید نویسندہ ہے) اس میں زید مبتدا اور کاتب خبر دونوں مرفوع ہیں اور عامل رافع ان کا لفظوں میں کوئی نہیں۔

مبتداء اور خبر کی پہچان قواعد مندرجہ ذیل ملحوظ رکھنے سے ہو سکتی ہے:-

۱۔ مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے اور خبر معرفہ و نکرہ دونوں طرح سے آتی ہے جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ اَلدِّیْنُ النُّصْحُ (دین خیر خواہی ہے) پہلی مثال میں مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہے دوسری مثال میں مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہیں۔

۲۔ نکرہ علی العموم مبتدا نہیں ہوتا جب تک اس میں کسی نوع کی خصوصیت نہ پائی جائے۔ جیسے وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ (بیشک مومن آدمی مشرک سے بہتر ہے) اَرَجُلٌ فِی الدَّارِ اَمِ امْرَاَۃٌ (اس گھر میں عورت ہے یا مرد؟) پہلی مثال میں نکرہ وصفیت سے اور دوسری مثال میں تقیید سے خاص ہو کر مبتدا قرار پایا۔

۳۔ خبر عموماً مفرد ہوا کرتی ہے۔ مگر کبھی جملہ بھی آجاتی ہے۔ پس صورت میں ایک ضمیر

؂ عامل کی تعریف اور تقسیم سبق نمبر (۴ و ۵) میں مذکور ہو چکی ہے۔

بارز یا مستتر کا اُس میں ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ جیسے زَیْدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ (زید کا باپ کھڑا ہے) یا زَیْدٌ یَضْرِبُ پہلی مثال میں اَبُوْہُ کی ضمیر بارز زید کی طرف راجع ہے اور دوسری مثال میں ضمیر مستتر ھُوَ یَضْرِبُ میں مستتر اور زید کی طرف عائد ہے ؀

۴۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اُس کے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل مقدر مانا جاتا ہے جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ یعنے زید استقر فیہا عندہٗ مال اے موجودٌ ؀

۵۔ مبتدا مقدم اور خبر مؤخر ہوا کرتی ہے۔ مگر جب مبتدا نکرہ اور خبر ظرف ہو تو خبر کی تقدیم واجب ہے جیسے فِی الدَّارِ رَجُلٌ۔ عَلَیْہِ دَیْنٌ (اُس کے ذمہ قرض ہے) ؀

۶۔ کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں آتی ہیں۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ عَاقِلٌ ؀

۷۔ جب قرینہ موجود ہو تو کبھی مبتدا محذوف ہوتا ہے۔ جیسے اَلْھِلَالُ وَاللّٰہِ اس جگہ ھٰذَا مبتدا محذوف ہے یعنے خدا کی قسم یہ نیا چاند ہے۔ کبھی خبر محذوف ہوتی ہے جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ اس جگہ وَاقِفٌ خبر محذوف ہے یعنی میں باہر نکلا تو ناگہان درندہ کھڑا تھا ؀

سوالات

(۱) مبتدا اور خبر کن امور میں باہم متفق ہوتے ہیں؟

(۲) مبتدا، اور خبر کا عامل رافع کون ہوتا ہے؟

(۳) نکرہ کب مبتدا ہو سکتا ہے؟

(۴) جب خبر جملہ ہو تو مبتدا کے ساتھ اُس کے ربط کا کیا طریق ہے؟

(۵) خبر سے پہلے کس وقت فعل مقدر مانا جاتا ہے

(۶) خبر کی تقدیم کس حالت میں واجب ہوتی ہے

سبق نمبر (۱۳ و ۱۴)
نواسخ جملہ کا بیان

جملہ اسمیہ پر بعض قسم کے افعال اور حروف بھی داخل ہوتے ہیں اُن کو نواسخ جملہ کہتے ہیں اور یہ پانچ ہیں (۱) افعال ناقصہ (۲) افعال مقاربہ (۳) حروف مشبہ بفعل (۴) ما و لا مشابہ بلیس (۵) لائے نفی جنس۔ ان کے مسند الیہ کو اسم اور مسند کو خبر کہتے ہیں ❖

افعال ناقصہ یہ تیرہ فعل ہیں۔ کَانَ۔ صَارَ۔ اَصْبَحَ۔ اَمْسٰی۔ اَضْحٰی۔ ظَلَّ۔ بَاتَ۔ مَازَالَ۔ مَابَرِحَ۔ مَافَتِیَٔ۔ مَاانْفَکَّ۔ مَادَامَ۔ لَیْسَ ان کو ناقصہ اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے بلکہ ان کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت رہتی ہے فاعل کو اسم اور صفت کو خبر کہتے ہیں تمام افعال ناقصہ اور اُن کے مشتقات اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں استعمال کی صورت یہ ہے

کان اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرنے کے واسطے آتا ہے خواہ وہ خبر منقطع ہو جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) خواہ دائمی۔ جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (خدا علیم ہے) ❖

مضارع مجزوم کا نون حذف کرنے میں کَانَ کو خصوصیت ہے جبکہ ضمیر منصوب اور ساکن سے متصل نہ ہو۔ جیسے لَمْ اَکُ بَغِیًّا (میں کبھی بدکار نہ تھی) کہ اصل میں لَمْ اَکُنْ تھا مگر لَمْ یَکُنْہُ اور لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ میں نون حذف نہ ہوگا کہ پہلی جگہ ہ ضمیر منصوب سے اور دوسری جگہ ساکن سے متصل ہے ❖

صار۔ واسطے تبدیلی حالت کے آتا ہے۔ جیسے صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (مٹی ٹھیکرہ بن گئی) ❖

اصبح و امسی و اضحی تینوں فعل جملہ کے مضمون کو اپنے اپنے اوقات یعنی صباح (صبح کا وقت) مسا (شام کا وقت) ضحی (چاشت کا وقت) میں قریب کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید صبح کے وقت کھڑا ہوا) باقی اسی طرح ❖

ظَلَّ و بَاتَ جملہ کے مضمون کو اپنے دونوں وقتوں یعنے روز اور شب سے ملانے کے

واسطے آتے ہیں۔ جیسے ظَلَّ زَیْدٌ صَائِمًا (زید تمام دن روزہ دار رہا) بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا (زید تمام رات سوتا رہا)۔

فائدہ اوپر والے پانچوں فعل کبھی صار کے معنے میں آجاتے ہیں۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید دولتمند ہو گیا) اس جگہ صرف تبدیلی حالت مقصود ہے۔ وقت صبح سے کوئی تعلق نہیں۔

مَازَالَ وَمَابَرِحَ وَمَافَتِیَٔ وَمَاانْفَکَّ یہ چاروں فعل خبر کے استمرار کے واسطے آتے ہیں اور مَا ان میں نافیہ ہے جو استغراق کے معنے دیتا ہے۔ جیسے مَازَالَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید ہمیشہ غنی رہا) یعنی کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ زید اس میں غنی نہ ہو۔

مَادَامَ میں مَا مصدریہ ہے اور کسی کام کی تعیین وقت کے واسطے آتا ہے جو اس کی خبر کے زمانہ کے برابر ہو اور اسی واسطے جملہ سابقہ کا ہمیشہ محتاج ہوتا ہے۔ جیسے اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا (مجھ کو حکم دیا کہ جب تک میں زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوۃ دوں)۔

لَیْسَ واسطے نفی مضمون جملہ کے آتا ہے۔ جیسے لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں) جب اس کی خبر پر ب آئے تو وہ مجرور ہوتی ہے۔ جیسے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (کیا اللہ اپنے بندہ کو کافی نہیں) یہ اصل میں لَیِسَ تھا کثرت استعمال سے لَیْسَ ہو گیا اور ماضی کے سوا اس سے کوئی فعل نہیں آتا۔

فائدہ کان کبھی تامہ ہوتا ہے یعنی صرف فاعل پر تمام ہو جاتا ہے اور اس وقت ثَبَتَ وحَصَلَ کے معنے دیتا ہے جیسے اِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَۃٍ (اگر وہ تنگدست ہو) یہی حال اصبح وغیرہ پانچوں فعلوں کا ہے جبکہ ان سے دخول فی الوقت مراد ہو۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ اے دخل فی الصباح (زید صبح کو آیا)۔

سبق نمبر (۱۵ و ۱۶)

افعال مقاربہ یہ چار فعل ہیں عَسٰی۔ کَادَ۔ کَرَبَ۔ اَوْشَکَ اور واسطے قرب فاعل کے وضع کیے گئے ہیں اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے استعمال

کی تین صورتیں ہیں

۱۔عسی واسطے امید کے آتا ہے اور اس کی خبر کے ساتھ اَنْ اکثر ہوتا ہے۔ جیسے عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ (نزدیک ہی امید ہے کہ اللہ فتح دے) یہ فعل جامد ہے اور اس سے ماضی کے سوا کوئی صیغہ نہیں آتا +

۲۔ کادَ واسطے قرب حصول کے آتا ہے اور اس کی خبر اکثر بغیر اَنْ کے ہوتی ہے۔ جیسے کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا (قریب ہے کہ لوگ اُس کو جمپٹ جائیں) +

تنبیہ عسے کی خبر سے کبھی اَنْ حذف ہوتا ہے اور کادَ کی خبر کے ساتھ کبھی آجاتا ہے مگر پہلے کی خبر پر اَنْ کا لانا اور دوسرے کی خبر سے اَنْ کا حذف کرنا زیادہ بہتر ہے +

۳۔ کَرُبَ و اَوْشَکَ شروع کے واسطے آتے ہیں۔ پہلے کی خبر بغیر اَنْ کے اور دوسرے کی خبر مع اَنْ کے ہوتی ہے۔ جیسے کَرُبَ الْقَلْبُ یَذُوْبُ (نزدیک ہے کہ دل پگھل جائے) اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَّاْتِیَ (نزدیک ہے کہ زید آئے) +

فائدہ طَفِقَ جَعَلَ۔ اَخَذَ بھی افعال مقاربہ ہیں اور مضارع پر داخل ہوکر اسلوب تجددی پیدا کرتے ہیں۔ مگر ان کی خبر پر اَنْ کا لانا منع ہے جیسے طَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْہِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ (آدم اور حوا دونوں اپنے بدن پر بہشت کے پتے سینے لگے) جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ (رسول خدا صلعم عمار بن یاسر کا سر سہلانے لگے) اَخَذْتُ اَکْتُبُ (میں لکھنے لگا) +

سوالات

(۱) کانَ اور صارَ ایک معنے میں مستعمل ہو سکتے ہیں یا نہیں مع وجہ کے بیان کرو +

(۲) مَادَامَ زَیْدٌ یَجْلِسُ کو پورا جملہ بنانے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے؟

(۳) اصبح زیدٌ قائمًا اور اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا میں اصبح کن کن معنوں میں مستعمل ہوا ہے؟

(۴) عسٰی بعد کادَ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۵) جَعَلَ اور اَوْشَکَ میں علیحدہ علیحدہ کیا کیا خصوصیتیں پائی جاتی ہیں

سبق نمبر (۱۷ و ۱۸)

حروف مشبہ بفعل یہ چھ ہیں۔ اِنَّ۔ اَنَّ۔ کَاَنَّ۔ لٰکِنَّ۔ لَیْتَ۔ لَعَلَّ۔ ان کو فعل سے اس امر میں مشابہت ہے کہ ان کا آخر فعل ماضی کی طرح مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اور سہ حرفی اور چار حرفی اور پنج حرفی ہونے میں بھی فعل کی مشابہت ان میں پائی جاتی ہے۔ یہ حرف اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ استعمال کی یہ صورت ہے:۔

اِنَّ و اَنَّ واسطے تحقیق مضمون جملہ کے آتے ہیں۔ جیسے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (خدا بیشک بخشنے والا مہربان ہے)۔ بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (مجھے معلوم ہوا کہ زید ضرور کھڑا ہے)

کَاَنَّ۔ واسطے تشبیہ کے۔ جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (زید گویا شیر ہے)*

لٰکِنَّ واسطے استدراک یعنی دور کرنے وہم مضمون جملہ سابق کے آتا ہے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ لٰکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ (زید کھڑا ہوا مگر عمرو بیٹھا ہے)*

لَیْتَ واسطے تمنی کے آتا ہے یعنی آرزو کرنا ایک چیز کی خواہ ہو سکتی ہو۔ جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ (کاش زید کھڑا ہوتا) خواہ نہ ہو سکتی ہو۔ جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ (کاش جوانی پھر آتی)*

لَعَلَّ واسطے رجا یعنے ممکن الحصول آرزو کے آتا ہے۔ جیسے لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ (شاید قیامت قریب ہو)*

فائدہ اِنَّ و اَنَّ کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ اِنَّ (مکسورہ) صدر کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم و خبر سے ملکر کلام تام بن جاتا ہے۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اس جگہ اِنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہے اَنَّ (مفتوحہ) وسط کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم و خبر سے ملکر مفرد کے حکم میں ہوتا ہے اور ایک فعل یا اسم کا اس کے پہلے آنا ضروری ہے جس کا یہ اَنَّ فاعل یا مفعول یا کوئی اور جزو جملہ بن سکے۔ جیسے بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وَعَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا فَاضِلٌ پہلی جگہ اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر بَلَغَ کا فاعل اور دوسری جگہ عَلِمْتُ کا مفعول ہے*

فائدہ ٥ اِنَّ (مکسورہ) کی خبر پر کبھی لام تاکید مفتوحہ آتا ہے۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ اور علم اور اس کی مشتقات کے بعد جب اَنَّ (مفتوحہ) کی خبر پر لام آئے تو اس وقت اَنَّ بھی مکسورہ ہوجاتا ہے۔ جیسے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ (خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ تم بیشک اُس کے رسول ہو) ٭

ان چھیوں حرفوں کے بعد جب مَا کافہ آئے تو ان کے عمل کو زائل کر دیتا ہے۔ جیسے اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (تمہارا معبود ایک ہی خدا ہے) اور اس وقت یہ حروف افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں۔ جیسے اِنَّمَا قَامَ زَیْدٌ (زید ہی کھڑا ہے) کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ (گویا اُن کو موت کی طرف ڈھکیلا جاتا ہے) ٭

سبق نمبر (۱۹ و ۲۰)

ما و لا مشبہ بلیس یہ دونوں حرف نفی اور دخول جملہ اسمیہ میں لَیْسَ (فعل ناقص) کی مانند عمل کرتے ہیں (یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں) اور مشابہ بلیس کہلاتے ہیں استعمال کی یہ صورت ہے ٭

مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے مَا ھٰذَا بَشَرًا (یہ آدمی نہیں) مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا (کوئی آدمی چلنے والا نہیں) ٭

لَا ہمیشہ نکرہ پر آتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ (تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں) جب مَا کی خبر اپنے اسم سے مقدم ہو یا خبر پر اِلَّا کا لفظ آئے تو پھر مَا کا عمل باطل ہوجاتا ہے۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ٭

اور جب لَا کے آخر میں تَ لاحق ہو تو پھر لفظ حِیْنَ کے ساتھ خاص ہوجاتا ہے جیسے لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت بچاؤ کا وقت نہیں) اس جگہ لَاتَ کا اسم اَلْحِیْنُ محذوف ہے پس تقدیر یوں ہوگی لات الحین حین مناص ٭

لائے نفی جنس یہ حرف واسطے نفی جنس اسم نکرہ کے آتا ہے۔ اسم کو نصب بلا تنوین اور خبر کو رفع دیتا ہے اکثر یہ نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہوتا ہے۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ لَا عِشْرِیْنَ دِرْهَمًا لَكَ اگر لا کے بعد نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ اور جب اس کے بعد معرفہ ہو تو لا کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ لازم ہے۔ اس وقت لا کا عمل کچھ نہیں ہوگا اور معرفہ مرفوع جیسے لَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو اگر لا کے بعد نکرہ مفرد دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہو تو پھر اختیار ہے خواہ نصب بلا تنوین دیں جیسے لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ (حج کے دنوں میں نہ شہوت کی کوئی بات کرے اور نہ گناہ کی) خواہ رفع تنوینی جیسے یَوْمٌ لَا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ (وہ دن جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ یاری آشنائی) نحویوں نے اسی اصل پر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ میں پانچ وجہیں جائز رکھی ہیں:-

۱- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ	(فتحہ ہر دو)	دونوں جگہ لا نفی جنس
۲- لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ	(رفع ہر دو)	دونوں جگہ لا بمعنے لیس
۳- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ	(فتحہ اول و رفع دوم)	پہلا لا نفی جنس اور دوسرا بمعنے لیس
۴- لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ	(رفع اول و فتحہ دوم)	پہلا لا بمعنے لیس اور دوسرا نفی جنس
۵- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً	فتحہ اول و نصب دوم	پہلا لا نفی جنس اور دوسرا زائدہ

سوالات

(۱) لَیْتَ اور لَعَلَّ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۲) اِنَّ اور اَنَّ کی شناخت کا کیا قاعدہ ہے؟

(۳) لا مشابہ بلیس اور لا نفی جنس میں کس طرح تفریق ہو سکتی ہے؟

(۴) ان فقروں میں اِنَّ۔ ما۔ لا نے اپنا عمل کیوں نہیں کیا؟

اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔ لَا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ +

سبق نمبر (۲۱)

الف ان فقروں میں پہلے اقسام مبتدا اور خبر کو پہچانو۔ اور پھر اردو میں اُن کا ترجمہ کرو۔ کلمات ربط (ہے۔ ہیں۔ ہوں) اپنی طرف سے بڑھاؤ:-

(۱) زَيدٌ حَاضِرٌ۔ زَينبُ[1] قَائِمَةٌ۔ بَنُو سَعدُ قَائِمُونَ ✣

(۲) أنتَ هِندِيٌّ۔ أنتِ هِندِيَّةٌ۔ نَحنُ قَائِمَانِ۔ نَحنُ قَائِمَانِ ✣

(۳) الرجلانِ قائمان۔ النّساء[1] قَاعِدَاتٌ۔ هُم صَادِقُونَ ✣

(۴) أرضُ[1] اللهِ وَاسِعةٌ۔ دارُكم بعيدةٌ۔ سيّد القوم خادمهم ✣

(۵) الحرصُ مِفتاحُ الذُّلِّ۔ القرض مقراض المحبّة۔ الدنيا مزرعة الآخرة

(۶) فيها عَينٌ جارية۔ انّ الينا إيابهُم۔ عِندى أنّكَ قائمٌ ✣

(۷) كان الله ولم يكن معه شئ۔ ما الله بغافلٍ عمّا تعملُونَ۔ لا عليكَ ✣

ب (۱) فقرات ذیل میں جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے۔ اُن کو صحیح کرو، مبتدا اور خبر میں تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت اور رفع کی مطابقت کا لحاظ رکھو:-

هندٌ[2] صالحٌ۔ طلحة[2] قائمةٌ۔ هُم[3] ظالم۔ هو المؤمنون۔ نحن[4] عالمين ✣

(۲) فقرات ذیل کا اعراب صحیح مان کر کلمات کو اپنے موقع پر رکھدو:-

مال عندى۔ اخوكَ من۔ انّ قائمٌ زيدًا۔ ما قائمًا زيدٌ ✣

---

[1] زینب غیر منصرف۔ النساء معرف باللام۔ ارض مضاف ہے۔ اس لیے تینوں پر تنوین نہیں آئیگی ✣

[2] ہند کی خبر صالحۃٌ اور طلحۃ کی خبر قائمٌ آئیگی۔ تاکہ تذکیر و تانیث میں مطابقت رہے ✣

[3] ہم کی خبر ظالمون۔ ھو کی خبر مؤمن آئیگی تاکہ وحدت اور جمعیت میں مطابقت رہے

[4] نحن کی خبر عالمون آئیگی تاکہ مبتدا اور خبر رفع میں مطابق ہوں ✣

سبق نمبر (۲۲ و ۲۳)
جملہ فعلیہ کا بیان

جملہ فعلیہ کے اصلی اجزاء دو ہیں مسند اور مسند الیہ۔ مسند سے مراد اس جگہہ فعل اور مسند الیہ سے مراد فاعل ہے۔ جملہ دراصل انہیں دو جزوں سے پورا ہوجاتا ہے۔ مگر کبھی فاعل کے علاوہ اور معمولات کی بھی ضرورت پڑتی ہے جو متعلقات جملہ کہلاتے ہیں۔

فعل کا بیان ہر فعل معروف اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اس جملہ میں ذَهَبَ فعل ہے اور زید اُس کا فاعل جس پر رفع آیا۔ اگر فعل متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ خَالِدًا (زید نے خالد کو مارا) اس جملہ میں ضرب فعل متعدی ہے جس نے زید کو بسبب فاعل ہونے کے رفع اور خالد کو بوجہ مفعول ہونے کے نصب دی۔

فاعل کا بیان فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف فعل یا شبہ فعل مقدم کی اسناد اس طور پر ہو کہ فعل یا شبہ فعل کا قیام اس کے ساتھ سمجھا جائے۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑا ہوا) زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ (زید اُس کا باپ مارنے والا ہے) پہلی مثال میں قام فعل اور زید اُس کا فاعل ہے جس کی طرف قام کی اسناد ہے اور دوسری مثال میں ضَارِبٌ شبہ فعل اور ابُوهُ اُس کا فاعل جس کی طرف ضاربٌ کی نسبت کی گئی ہے۔

جب قرینہ پایا جائے تو فعل کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے مَنْ ضَرَبَ اور تم کہو زَيْدٌ تو اس جگہہ ضَرَبَ فعل محذوف ہوگا۔ کبھی یہ وجوبًا حذف ہوتا ہے۔ جیسے وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ اسجگہہ اَحَدٌ کے پہلے اِستجارک فعل محذوف ہے جب سوال کا جواب نعم یا بلٰے سے ہو تو فعل اور فاعل دونوں معًا محذوف ہوتے ہیں۔ جیسے أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں روحوں نے کہا تھا بَلٰی۔

فعل تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں کبھی اپنے فاعل کے مطابق اور کبھی

اس کے مخالف ہوتا ہے اور اس کی کئی صورتیں ہیں:۔

۱۔ جب فاعل اسم ظاہر یعنی فعل کے بعد مذکور ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ واحد آئیگا اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ جیسے قام المسلم۔ قام المسلمان۔ قام المسلمون۔ قامت ھندٌ۔ قامت ھندان۔ قامت ھندات +

۲۔ جب فاعل مؤنث حقیقی فعل کے بعد بلا فاصلہ ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ مؤنث آئیگا جیسے قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ مگر جب فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصل واقع ہو تو پھر اکثر فعل مؤنث ہوتا ہے جیسے اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ اور کبھی فعل مذکر۔ جیسے فَمَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ +

لیکن علم مذکر جس کے آخر تا تانیث ہو۔ اس کے واسطے ہمیشہ فعل مذکر لانا چاہیے۔ جیسے جَاءَ طَلْحَةُ +

۳۔ جب فاعل مؤنث غیر حقیقی یا جمع مکسر ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں جیسے طلعت الشمس و طلع الشمس قامت الرجال و قام الرجال قرآن مجید میں ہے جمع الشمس والقمر۔

تنبیہ اگر فاعل فعل کے بعد مذکور نہ ہو بلکہ ضمیر فاعل ہو جو فاعل مسبوق الذکر کی طرف راجع ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ مؤنثہ ہوگا۔ خواہ فاعل مؤنث حقیقی یا غیر حقیقی ہو۔ جیسے اختک قامت و الشمس طلعت مگر جب فاعل جمع مکسر واسطے مذکر و ذوی العقول کے ہو تو فعل واحد مؤنث یا جمع مذکر دونوں طرح آسکتا ہے جیسے الرِّجَالُ قَامَتْ یا قَامُوْا۔ اور جب فاعل جمع مکسر واسطے مذکر (غیر ذوی العقول) یا مؤنث کے ہو تو فعل کا واحد مؤنث یا جمع مؤنث لانا جائز ہے۔ جیسے الْاَیَّامُ ذَهَبَتْ یا ذَهَبْنَ النِّسَاءُ قَامَتْ یا قُمْنَ

نائب فاعل کا بیان یہ اسم فعل مجہول میں قائم مقام فاعل کے ہوتا ہے اور فعل مجہول اس کی طرف نسبت کیا جاتا ہے۔ اس کو مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہٗ کہتے ہیں (یعنے ایسا مفعول کہ اُس کے فاعل کا نام نہیں لیا گیا) ہر فعل مجہول اس کو رفع دیتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ (زید مارا گیا) تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں اس کا حال مثل فاعل کے ہوتا ہے +

سبق نمبر (۲۴ و ۲۵)

متعلقات جملہ کا بیان

کبھی جملہ میں اصلی اجزاء (مسند و مسند الیہ) کے سوا اور اجزاء بھی آجاتی ہیں جو جملہ کا اصلی رکن نہیں ہوتے بلکہ اُس کے زوائد ملحقہ اور متعلقات شمار ہوتے ہیں۔ ان کو متعلقات جملہ کہتے ہیں اور یہ آٹھ ہیں مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ، حال، تمیز، جار مجرور۔ ان کا بیان علیحدہ علیحدہ حسب ذیل ہے ✦

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو مارا) اس جملہ میں زیدًا مفعول بہ ہے۔ کبھی یہ فعل کے پہلے بھی آجاتا ہے جبکہ اُس سے حصر مقصود ہو جیسے اَللّٰہَ اَعْبُدُ (میں خدا کی ہی پرستش کرتا ہوں) مفعول بہ کے اور احکام بعد میں مذکور ہونگے ✦

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اُس کا مادہ فعل کا ہم معنے ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مار ماری) یہ مفعول تین طرح سے مستعمل ہوتا ہے (۱) تاکید کے واسطے جیسے اوپر کی مثال میں مذکور ہوا (۲) بیان نوع کے واسطے۔ جیسے جَلَسْتُ جِلْسَۃَ الْقَارِیْ (میں قاری کی نشست بیٹھا) (۳) بیان عدد کے واسطے۔ جیسے جَلَسْتُ جَلْسَۃً (میں ایک نشست بیٹھا) ✦

کبھی یہ مفعول لفظ میں فعل کے مغایر ہوتا ہے اور معنے میں موافق۔ جیسے قعدتُ جلوسًا کہ اس میں قعود اور جلوس کے الفاظ جداگانہ ہیں اور معنے دونوں کے بیٹھنا ✦

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق کے پہلے فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے باہر سے آنے والے کے واسطے کہیں خیر مقدم کہ اس پر قَدِمْتَ محذوف ہے یا جیسے کہ دعا کے موقع پر کہتے ہیں رَعْیًا اور مراد یہ ہوتی ہے رَعَاکَ اللّٰہُ رَعْیًا (خدا تیرا حامی و مددگار رہے) ✦

مفعول فیہ وہ اسم ہے جس میں فعل واقع ہو۔ اس اسم کو ظرف بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) ایک ظرف زمان جس میں وقت کے معنے ہوں۔ جیسے صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا) اس میں یَوْمَ ظرف زمان ہے (۲) دوسری ظرف مکان جس میں جگہ کے معنی ہوں۔ جیسے قُمْتُ خَلْفَكَ (میں تیرے پیچھے کھڑا ہوا)*

ظرف زمان کبھی محدود ہوتا ہے یعنے جس کی حد معین ہو۔ جیسے یَوْم (دن) لَيْل (رات)، شَهْرٌ (مہینہ) کبھی مبہم (غیر محدود) جس کی حد معین نہ ہو۔ جیسے دَهْرٌ (زمانہ جیتن روقت) اور یہ دونوں فِي کے مقدر ہونے سے منصوب ہوتی ہیں۔ جیسے سَافَرْتُ شَهْراً وَقُمْتُ دَهْراً لے فی شہر و دہر۔ یہی حال ظرف مکان غیر محدود کا ہے۔ جس میں جہات ستہ فَوْق (اوپر) تَحْت (نیچے) یَمِين (داہنے) شِمَال (بائیں) خَلْف (پیچھے) قُدَّام (آگے) داخل ہیں۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ خَلْفاً ووقف بکرٌ یمین زَيْدٍ لیکن ظرف مکان محدود میں فِي کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جلست فی الدار فی السوق وفی المسجد کہ اس جگہ جَلَسْتُ الدَّارَ وغیرہ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ باب دَخَلْتُ کے بعد یہ الفاظ بلحاظ وسعت کلام کے منصوب مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے دَخَلْتُ الدَّارَ وَالْمَسْجِدَ*

مفعول لہٗ وہ اسم ہے جس کے واسطے فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبْتُهُ تَأْدِيباً (میں نے اُس کو ادب دینے کے واسطے مارا) اس جگہہ تادیبا مفعول لہٗ ہے جس کی وجہ سے فعل ضرب واقع ہوا ایسا ہی حَارَبْتُ شَجَاعَةً (میں بسبب شجاعت کے لڑا) یہ مفعول بتقدیر لام جر کے منصوب ہوتا ہے اور لام صرف اُس وقت حذف کیا جاتا ہے جبکہ مفعول لہٗ اور اُس کے عامل کا فاعل متحد ہو اور نیز یہ دونوں زمانے میں باہم مقرون ہوں۔ پس ذَهَبْتُ إِلَيْهِ لِلسَّمْنِ (میں اُس کے پاس گھی لینے کے واسطے گیا) میں لام حذف نہ ہوگا*

مفعول معہٗ وہ اسم ہے جو بعد واو (بمعنی مع) واسطے مصاحبت فاعل یا مفعول کے آتے ہے جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّيَالِسَةَ (جاڑا چادروں کے ساتھ آیا) اس جگہہ طیالسہ مفعول معہٗ ہے ایسا ہی كَفَاكَ وَزَيْداً دِرْهَمٌ (تجھ کو زید سمیت ایک درہم کافی ہے)*

سبق نمبر (۲۶)

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت کو بیان کرے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید آیا اُس حال میں کہ سوار تھا) اس جگہ راکبًا نے زید کی ہیئت فاعلیت کو بیان کیا ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا بحالیکہ بندھا ہوا تھا) اس جگہ مشدودًا نے زید کی حالت مفعولیت کو بیان کیا لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید کو ملا جس حال میں کہ ہم دونو سوار تھے) اس جگہ راکبین دونوں سے حال ہے فاعل اور مفعول کو ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔ حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ لیکن جب ذوالحال نکرہ ہو تو ذوالحال کو مقدم لاتے ہیں جیسے جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک شخص سوار ہو کر آیا)۔

کبھی حال جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور اس وقت واو اور ضمیر یا صرف واو کا ہونا اُس میں ضروری ہے۔ جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی۔ یا کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۔

جب حال جملہ فعلیہ ہو اور اُس میں فعل مضارع مثبت ہو تو صرف ضمیر کافی ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ یَسْعٰی (زید دوڑتا ہوا آیا) فعل ماضی ہو تو اُس پر حرف قَدْ کا آنا ضروری ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ قَدْ خَرَجَ غُلَامُہٗ

تمیز تمیز ایک اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم شے کے بعد اُس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے۔ جیسے جَلَّ زَیْدٌ نَسَبًا (زید ازروئے نسب کے بزرگ ہے) فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (ہم نے زمین کو ازروئے چشموں کے جاری کیا) ان مثالوں میں نسبًا اور عُیُوْنًا تمیز ہیں۔

فائدہ تمیز صرف فعلوں کا معمول نہیں بلکہ اسم تام[*] کا معمول بھی ہوتی ہے کبھی مفرد مقدار[**] سے آتی ہے۔ جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا (بیس آدمی) قَفِیْزَانِ بُرًّا (گیہوں دو پیمانے) رِطْلٌ زَیْتًا (آدھ سیر روغن زیتون) اور کبھی مفرد غیر مقدار سے۔ جیسے خَاتَمٌ فِضَّةً مگر اکثر اس کو مجرور باضافت پڑھتے ہیں یعنی خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)۔

---

[*] اسم تام اُس اسم کو کہتے ہیں جو چار چیزوں یعنی تنوین یا نون تثنیہ یا نون جمع یا اضافت میں سے کسی ایک کے ساتھ تمام ہو جائے۔

[**] نحویوں کی اصطلاح میں مقدار سے مراد چار چیزیں ہیں۔ عدد۔ پیمانہ۔ وزن۔ مساحت

سبق نمبر (۲۷ و ۲۸)

مجرورات مجرور وہ اسم ہے جس کو بواسطہ حرفِ جر کے زیر آئے اگر حرفِ جر لفظ میں ظاہر ہو تو اُس کو جار مجرور کہتے ہیں۔ جیسے فِی الدَّارِ فی جار۔ الدار مجرور۔ اگر لفظ میں ظاہر نہ ہو تو اُس کو مضاف مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جیسے کتابُ زیدٍ کتاب مضاف۔ زید مضاف الیہ گویا مضاف کے بعد لام حرفِ جر چھپا ہُوا ہے کہ مضاف الیہ کو زیر دیتا ہے +

حرفِ جر کی حرکت میں کبھی تغیر نہیں ہوتا مگر مضاف کی حرکت عامل کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے۔ کبھی اُس کو رفع آتا ہے کبھی نصب اور کبھی جر۔ امثلہ ذیل میں مضاف کی تینوں حرکتوں پر غور کرو ذَهَبَ صَاحِبُ الْكَرَمِ (صاحب بخشش گیا) اس جگہ صاحب مضاف اور فاعل ہے اس واسطے اُس کو رفع آیا قَرَأَ خَالِدٌ كِتَابَ اللهِ خالد نے خدا کی کتاب پڑھی) اس جگہ کتاب مضاف اور مفعول ہے اس واسطے اُس کو نصب آیا مر رت بولدِ الرَّشیدِ (میں رشید کے بیٹے کے ساتھ گذرا) اس جگہ ولد مضاف اور مجرور ہے اس واسطے اُس کو جر آیا +

مضاف کے واسطے یہ شرط ہے کہ ال تعریف سے خالی ہو اور اضافت کے وقت تنوین و نون تثنیہ و نون جمع اُس سے گر جاتا ہے جیسے خَرَجَ غُلَامَا زَیْدٍ (زید کے دو غلام نکلے) غلاما اصل میں غلامانِ تھا۔ یا جَاءَ مُسْلِمُوْا مِصْرَ (مصر کے مسلمان آئے) مسلموا اصل میں مسلمون تھا +

اضافت کی دو قسمیں ہیں (۱) معنوی جو اسم فاعل اور مفعول کے سوا کوئی اور صیغہ مضاف ہو یہ اضافت بہ تقدیر حرفِ جر کئی طرح سے آتی ہے۔ کبھی تقدیر مِن سے جبکہ مضاف جنس مضاف الیہ سے ہو۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ یعنے خاتم من فضۃ۔ کبھی تقدیر فی سے جبکہ مضاف الیہ ظرف ہو۔ جیسے ضَرْبُ الْیَوْمِ یعنے ضرب فی الیوم۔ اور کبھی تقدیر لام سے جبکہ اوپر کی دونوں صورتیں نہ ہوں جیسے کتابُ زیدٍ یعنی کتاب لزید اس اضافت کا فائدہ

یہ ہے کہ اسم نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو تو تعریف حاصل کرتا ہے اور نکرہ کی طرف مضاف ہو تو تخصیص۔ مگر لفظ مثل غیر سوا اور ان کے اشباہ سے تعریف یا تخصیص نہیں ہوتی۔ جیسے مررت برجل غیر زید (۲) لفظی جو صفت کا صیغہ اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے ضارب زیدٍ اس اضافت کا فائدہ صرف تخفیف لفظی ہے یعنے تنوین وغیرہ گر جاتے ہیں تعریف یا تخصیص حاصل نہیں ہوتی۔ اس واسطے اس پر الف لام بھی آجاتا ہے جیسے الضارب الرجل

فائدہ موصوف صفت کی طرف (باوجود قائمی معنی وصفی) مضاف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ترکیب توصیفی اور ترکیب اضافی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں جو ایک دوسری کی جگہ مستعمل نہیں ہو سکتیں۔ مسجد الجامع جانب الغربی۔ صلوۃ الاولی۔ بقلۃ الحمقا میں جو موصوف صفت کی طرف مضاف ہے تو یہاں سے ایک لفظ محذوف مانا گیا ہے یعنی یہ الفاظ اصل میں تھے مسجد الوقت الجامع جانب المکان الغربی صلوۃ الساعۃ الاولی۔ بقلۃ الحبۃ الحمقاء پس اس صورت میں یہ اضافت موصوف کی صفت کی طرف نہ ہوئی۔ ایسا ہی جرد قطیفۃ (چادر کہنہ) اخلاق ثیاب (پارچات کہنہ) کہ اصل میں قطیفۃ جرد اور ثیاب اخلاق تھا گویا صفت کو موصوف پر مقدم کر کے مضاف کیا ہے۔ اسجگہ جرد اور اخلاق صفت نہیں بلکہ مطلق اسم ہیں اور قطیفہ و ثیاب اُن کی تمیز جو واسطے رفع ابہام کے اضافت کے طور پر آئے ہیں۔ پس یہ اضافت ممیز کی تمیز کی طرف ہوئی نہ صفت کی اضافت موصوف کی طرف ۔

جب ایک اسم دوسرے اسم کا ہم معنے یا دونوں کا مصداق ایک ہو تو اُن میں بھی اضافت جائز نہیں۔ کیونکہ اس اضافت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا مثل لیث واسد (شیر) منع وحبس (روکنا) انسان وناطق پس لیثُ اسدٍ یا اسدُ لیثٍ کہنا بے فائدہ ہوگا۔ یہی حال باقی الفاظ کا ہے۔

سبق نمبر (۲۹) سوالات

الف (۱) فعل معروف کیا عمل کرتا ہے؟

(۲) فعل اور فاعل کے درمیان کن امور میں مطابقت ضروری ہے؟

(۳) متعلقات جملہ کا اعراب سب جگہ یکساں آتا ہے یا کسی جگہ مختلف بھی ہوتا ہے؟

(۴) ذوالحال کیا اسم ہوتا ہے اور وہ کس چیز کا حال بیان کرتا ہے؟

(۵) جار مجرور اور مضاف الیہ میں کیا فرق ہے؟

ب ان فقروں میں جملہ کے اصلی اجزاء اور نیز متعلقات کی شناخت کرو۔ اور پھر اردو میں اُن کا ترجمہ کرو۔ اور جہاں فعل مذکور کا فاعل مؤنث یا واحد مؤنث کا فاعل جمع آیا ہے۔ اُس کی وجہ ظاہر کرو:۔

(۱) اکل زیدٌ خبزًا - سمع الصبیُّ کلامًا - شرب بکرٌ کوزَ ماءٍ ✤

(۲) قُتِلَ الانسانُ - لَا یغلق الباب - فُتِحت السَّماءُ ✤

(۳) جاءَ اِخوۃُ یوسفَ - اِذا جاءَکَ المُؤمِناتُ - قامتِ الرِّجالُ ✤

(۴) خرجتُ مخافۃَ الشّرِّ - دخلتُ المَسجدَ - حسبکَ والضحاکَ سیفٌ مهنّدٌ ✤

(۵) ذاالنُّونِ اِذْ ذهبَ مُغاضِبًا - انا اکثرُ منکَ مالًا واعزُّ نفرًا - اعوذ بِربِّ النّاسِ

(۶) اِنّی عبدُ اللہِ - تبّتْ یدَا اَبِی لَھبٍ - یا بنیَ اِسرائیلَ ✤

(۷) ضربَ زیدٌ عمرًا فی دارِہٖ ضربًا شدیدًا اَمامَ الامیرِ تادیبًا ✤

ج (۱) جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت اور غیبت و خطاب کے لحاظ سے درست کرو:۔

قام زینبُ - المسلمون قام - یَقرَءُونَ الطّالبُونَ - الولد الحر تقتدی بابائہ الغر

(۲) فقرات ذیل کا اعراب صحیح یا کر کلمات کی ترتیب ٹھیک کرو:۔

تحت الشجرۃ نام زیدٌ جلس استراحۃً بکرٌ - کفاکَ و درھمٌ زیدٌ - جاءنی رجلٌ راکبًا

سبق نمبر (۱۳۰۱۳۰)

مرفوعات ۔ منصوبات ۔ اور مجرورات کی تقسیم

جملہ اسمیہ و فعلیہ کی اصلی اجزاء اور اجزائے لاحقہ جو مذکور ہوتے ہیں نحویوں نے رفع نصب اور جر کے لحاظ سے اُن کے تین حصّے کیے ہیں :-

۱- مرفوعات اور یہ آٹھ ہیں ۔ فاعل ۔ نائب فاعل ۔ مبتدا ۔ خبر ۔ اسم کان اور اُس کے ساتھیوں کا ۔ خبر انّ اور اُس کے ساتھیوں کی ۔ اسم ما و لا مشابہ بلیس کا ۔ خبر لائے نفی جنس ٭

۲- منصوبات اور یہ بارہ ہیں ۔ مفعول بہ ۔ مفعول مطلق ۔ مفعول فیہ ۔ مفعول لہ ۔ مفعول معہ ۔ حال ۔ تمیز ۔ خبر کان اور اُس کے ساتھیوں کی ۔ اسم انّ اور اُس کے ساتھیوں کا ۔ خبر ما و لا مشابہ بلیس کی ۔ اسم لائے نفی جنس ۔ مستثنیٰ (اس کا حال عنقریب بیان ہوگا) ٭

۳- مجرورات ۔ اور یہ دو ہیں ۔ مضاف الیہ ۔ مجرور ٭

ان کے سوا منادیٰ اضمار علی شرط تفسیر ۔ مستثنیٰ ۔ ممیز ۔ اسمائے اعداد بھی اجزائے لاحقہ سے ہیں ۔ مگر یہ چاروں کبھی منصوب ہوتے ہیں اور کبھی نصب کے سوا کوئی اور اعراب اُن پر آتا ہے ۔ اس واسطے ان کو علیحدہ لکھا گیا ٭

منادیٰ اُس اسم کو کہتے ہیں جس پر حرف ندا آئے یہ حرف قائم مقام اَدْعُوْ محذوف کے ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدُ کہ اصل میں تھا اَدْعُوْ زَیْدًا (میں زید کو بلاتا ہوں) ۔ ادعو کثرت استعمال کے باعث حذف کر کے حرف ندا کو اُس کا قائم مقام کیا ۔ پس منادیٰ مفعول بہ ہوا اور یہ کئی طرح سے آتا ہے ٭

۱- اگر مفرد معرفہ یا نکرہ معین ہو تو مبنی بر رفع ہوتا ہے جیسے یا زید و یا رجل جب منادیٰ پر لام استغاثہ (فریاد رسی) داخل ہو تو مجرور ہوتا ہے جیسے یَا لَزَیْدٍ اور اخیر میں الف کے لاحق ہونے سے مفتوح مگر اُس وقت اس پر لام نہیں ہوتا ۔ جیسے یَا زَیْدَا و یَا زَیْدَاہ

فائدہ جب منادیٰ مضموم لفظ ابن سے موصوف ہو جو دو علموں کے درمیان واقع ہوتا ہے تو منادیٰ مع ابن کے مفتوح پڑھا جائے گا ۔ جیسے یَا زَیْدَ بْنَ عَمْرٍو اگر دو علموں میں نہ ہو تو پھر مثل عام اسموں کے

پڑھا جائیگا ✣

۲۔ جب منادی مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو پھر منصوب ہوتا ہے۔ جیسے یا اھل الکتاب یا طالعاً جبلاً یا رجلاً خذ بیدی اگر حرف باللام ہو تو ایہا یا ایتہا حرف ندا اور منادی کے درمیان لے آتے ہیں جیسے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ مگر لفظ اللہ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے وہاں یا اللہ کہتے ہیں یا ایہا اللہُ نہیں کہتے ✣

۳۔ جو منادی مثل غلامی کے یائے متکلم کی طرف مضاف ہو اُس میں یا غلامی یا غلامِیَ یا غلام یا غلاما چاروں طرح پڑھنا درست ہے یا اَبِی اور یا اُمِّی کی ی کبھی ت سے بدلکر یا ابتِ و یا اُمّتِ بھی پڑھی جاتی ہے ✣

۴۔ کبھی منادی کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں جیسے یا حارِ یا حارِثُ میں اور یا عبّ یا عبّاس میں اور اس کو ترخیم کہتے ہیں کبھی حرف ندا کا حذف ہوتا ہے۔ جیسے یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا یعنے یا یوسف۔ ایسا ہی السلام علیک ایہا النبیُّ کبھی حرف ندا کے عوض لفظ اللہ کے بعد مّ مشدد زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے اَللّٰھُمَّ ✣

۵۔ جب کسی اسم کو یا یا وا کے ساتھ پکار کر روئیں تو اُس کو مندوب کہتے ہیں۔ یہ ہر امر میں مثل منادی کے ہوتا ہے جیسے یا زیداہ (ہائے زید) وامصیبتاہ (وائے مصیبت) وا مندوب کے ساتھ خاص ہے اور یا منادی اور مندوب دونوں میں مشترک ہے ✣

اضمار علیٰ شرط تفسیر وہ اسم جس کا عامل ناصب (فعل) بشرط تفسیر مضمر و مقدر) ہو اُس کے بعد جو فعل آئے وہ اپنے مابعد میں عمل کرنے سے اُسی میں اُلجھا رہتا ہے اور ماقبل میں کچھ عمل نہیں کرتا جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ اس فقرہ میں زیدًا اسم منصوب اور مابعد اُس کے فعل ضربتُ ہے جو اپنے عمل میں اُلجھ رہا ہے اور اس سبب سے زید میں عمل نہیں کرتا پس اس میں عمل کرنے کے واسطے ایک فعل مقدر ٹھیرایا جائیگا جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ مگر اس میں تکرار فعل لازم آتی ہے۔ اس واسطے فعل کو مقدر اور مضمر کیا قرآن مجید میں آیا ہے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ یعنی قَدَّرْنَا الْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ ایسے اسم سے پہلے اگر اِذا کے سوا کوئی حرف شرط کا مثل اِن۔ اِن ہیں۔ اینما حیثما کے آئے یا کوئی حرف تحضیض کا ہو تو اُس اسم کو ضرور نصب دینگے ✣

سبق نمبر (۱۲۲)

مستثنیٰ وہ اسم ہے جس کو اِلّا یا اس جیسے الفاظ کے ساتھ ماقبل کے حکم سے خارج کریں۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدً (میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا) اس میں زید مستثنےٰ ہے۔ جو قوم میں داخل تھا۔ مگر الّا کے ساتھ اُس سے الگ اور آنے کا حکم جو قوم پر جاری تھا۔ اُس سے مستثنےٰ ہو گیا۔ پس قوم مستثنےٰ منہ ہے یعنے وہ جس سے کوئی چیز الگ کی گئی ؛

مستثنےٰ کی دو قسمیں ہیں ایک متصل جو مستثنےٰ منہ کی جنس سے ہو جیسے اوپر کی مثال میں زید قوم کی جنس سے تھا۔ دوم منقطع جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی مگر گدھا نہیں آیا) اس میں حمار امستثنےٰ ہے جو قوم کی جنس سے نہیں ؛

مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے مگر مستثنےٰ متصل جب الّا کے بعد آئے اور کلام مثبت تام ہو (یعنی نفی اور نہی اور استفہام انکاری اُس میں نہ ہو) تو منصوب ہو گا جیسے فَشَرِبُوا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا اور اگر کلام غیر مثبت ہو تو اس کے اعراب کی دو صورتیں ہیں جس صورت میں مستثنےٰ منہ مذکور اور متصل ہو تو اُس کو منصوب پڑھنا اور مستثنیٰ منہ کے موافق اعراب دینا دونوں جائز ہیں۔ جیسے ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم۔ اس جگہ شہداء کے لحاظ سے الا انفسُھم بھی پڑھ سکتے ہیں جس صورت میں مستثنےٰ منہ مذکور نہ ہو تو پھر مستثنےٰ کا اعراب عامل کے موافق ہو گا۔ جیسے لا یھلک الا الفاسق۔ لا تقولوا الا الحقّ پہلی مثال میں سے احدٌ مستثنےٰ منہ محذوف ہے جو فاعل واقع ہوا ہے اس واسطے الا الفاسق مرفوع ہو گا۔ دوسری مثال سے شیئًا مستثنےٰ منہ محذوف ہے جو مفعول واقع ہوا ہے اس واسطے الا الحق منصوب ہو گا۔ اس قسم کے مستثنیٰ کو مستثنےٰ مفرغ کہتے ہیں۔ اگر مستثنےٰ لفظ خلا و عدا کے بعد آئے تو اکثر منصوب ہوتا ہے۔ جیسے الا کل شیء ما خلا اللہ باطل۔ اور اگر لفظ غیر اور سوا کے بعد آئے تو ہمیشہ مجرور ہو گا۔ جیسے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ

سبق نمبر (۳۳)

ممیز اسمائے عدد اسمائے اعداد کی تمیز تین طرح سے آتی ہے :۔

۱۔ ثلثة سے عشرة تک مجرور اور مجموع خواہ عدد مذکر ہو یا مؤنث ۔ جیسے سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ (سات راتیں اور آٹھ دن) *

۲۔ اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ تک منصوب اور مفرد ۔ جیسے رَأَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (میں نے گیارہ ستارے دیکھے) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (اس میں سے بارہ چشمے پھوٹے) *

۳۔ مائة ۔ الف اور اُن کے تثنیہ و جمع کی مجرور و مفرد ۔ جیسے عِنْدِیْ مِائَةُ دِرْهَمٍ مائتا ثوب ومآت فرس ۔ الف بقر والفا عبدٍ والاف حمار *

فائدہ تمیز اعداد کے متعلق یہ دو بیتیں یاد رکھنی کافی ہیں :۔

ممیز از عدد بر سہ جہت دال	ز سہ تا دہ ہمہ مجموع و مکسور
زدہ تا صد ہمہ منصوب و مفرد	ز صد بر تر ہمہ فرد ست و مجرور

تنبیہ واحد اور اثنان بغیر معدود و تمیز کے مستعمل ہوتے ہیں اور ان میں مذکر کے واسطے عدد مذکر اور مؤنث کے واسطے عدد مؤنث آتا ہے ۔ جیسے اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ مگر ثلثة سے عشرة تک مذکر ت سے اور مؤنث بغیر ت کے آتا ہے ۔ جیسے ثَلٰثَةُ رِجَالٍ وثَلٰثُ نِسَاءٍ اس کے بعد اَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے ۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا ۔ اِحْدٰی عَشْرَةَ امْرَاَةً مگر تیرہ سے ننانوے تک پھر خلاف قیاس ۔ جیسے ثَلٰثَةَ عَشَرَ مذکر کے واسطے اور ثَلٰثَ عَشْرَةَ مؤنث کے واسطے اس ترکیب میں مذکر کے لیئے عشر اور مؤنث کے لیے عشرة کا استعمال قائم رہیگا *

عقود یعنے دہائیوں میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہوتے ہیں ۔ جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا وَعِشْرُوْنَ امْرَاَةً اور عقود کے ساتھ جب اکائی لگائی جائے تو واؤ عاطفہ بڑھائی جاتی ہے ۔ جیسے اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا ۔ واحدی وعشرون امراة

سبق نمبر (۳۴) توابع کا بیان

توابع اُن اسموں کو کہتے ہیں جن کا اعراب موافق اسم ماقبل کے ہو اور وہ پانچ ہیں
صفت۔ عطف۔ تاکید۔ بدل۔ عطف بیان۔ ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے :۔

صفت جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اس مثال میں رب کا لفظ اللہ کی صفت واقع ہے اور اعراب میں اپنے اسم ماقبل (اللہ) کی تابع ہے پس اللہ متبوع اور رب اُس کا تابع ہے۔ صفت کو نعت بھی کہتے ہیں اور یہ تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جبکہ دونوں نکرہ ہوں۔ جیسے تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مُؤْمِنَۃٍ اور توضیح کا فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے جبکہ دونوں معرفہ ہوں جیسے وامرأتہ حمالۃَ الحطب[1] اور کبھی صرف تاکید ہوتی ہے جیسے نفخۃٌ واحدۃٌ ہر لفظ جو وصفی معنی پر دلالت کرے نعت واقع ہو سکتا ہے پس تمام صفات مثل اسم فاعل اسم مفعول اور صفت مشبہ بلحاظ اصل وضع کے نعت مستعمل ہونگے جیسے رجلٌ صالحٌ۔ زیدٌ نِ المضروبُ۔ زمانٌ طویلٌ ایسا ہی اسمائے جامد جبکہ اُن سے وصفی معنی حاصل ہوں۔ خواہ استعمال عام ہو جیسے شھرٌ قمریٌ رجلٌ ذُو مالٍ یا خاص جیسے ھذا الرجل۔ جاءنی رجلٌ ایُّ رجلٍ
صفت کی دو قسمیں ہیں ایک باعتبار اُس وصف کے جو خود موصوف میں ہو۔ جیسے رجلٌ صالحٌ اور اس کو صفت بحال موصوف کہتے ہیں۔ دوسری باعتبار اُس وصف کے جو متعلق موصوف میں ہو۔ جیسے جاء زیدٌ نِ العالم ابوہٗ کہ اس جگہ علم زید کے باپ کی ذات میں قائم ہے خود زید میں نہیں اور اس کو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں پہلی قسم دس باتوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے۔ رفع۔ نصب۔ جر۔ تعریف۔ تنکیر۔ وحدت۔ تثنیہ۔ جمع۔ تذکیر۔ تانیث جیسے رجلٌ عالمٌ۔ رجلان عالمان۔ رجالٌ عالمون۔ زیدٌ نِ العالم۔ امرأۃٌ عالمۃٌ اور دوسری قسم پہلی پانچ باتوں میں جیسے ھو رجلٌ عالمٌ بنتہ (وہ ایسا شخص ہے کہ اُس کی بیٹی عالم ہے) ھذا الرجلِ العالم غلمانُہٗ (یہ اُس شخص کا ہے جس کے غلام عالم ہیں)

---

[1] حمالۃ الحطب حالت رفعی میں امرأۃ کا وصف ہے ❊

فائدہ کبھی نکرہ کی صفت میں جملہ واقع ہوتا ہے اور اس جملہ میں ضمیر ہوتی ہے جو موصوف کی طرف

پھر اکرتی ہے۔ جیسے جاء رجل ابوہ عالم موصوف اور صفت دونوں اسم ظاہر ہوتے ہیں

ضمیر نہ موصوف ہو سکتی ہے نہ صفت ؛

سبق نمبر (۴۵)

عطف جیسے جاء زیدٌ وعمرٌو اس میں زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف ہے جب ضمیر مرفوع

متصل پر عطف کیا جائے تو پہلے ضمیر منفصل سے اُس کی تاکید لانی چاہیئے۔ جیسے ضربتُ

انا وزید اس جگہ انا ضمیر منفصل ہے جو حرف عطف سے پہلے تاکید کے واسطے آئی ہے مگر

جب بیچ میں فاصلہ ہو جائے تو پھر اس تاکید کا ترک کر دینا بھی جائز ہے جیسے ما اشرکنا ولا

اباءنا اور جب ضمیر مجرور پر عطف کریں تو جار کا اعادہ واجب ہوتا ہے جیسے مررت بك وبزید

اس جگہ زید ضمیر مجرور (ک) پر معطوف ہے اس واسطے ب جارہ کا اعادہ کر کے بزید کہا معطوف ہمیشہ

معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے ایک عامل کے دو معمولوں پر عطف کرنا بالاتفاق جائز ہے۔ جیسے

ضرب زید عمراً وعمرٌ خالداً البتہ دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا اُس وقت جائز ہوگا

جبکہ مجرور مرفوع پر مقدم ہو جیسے فی الدار زید والحجرۃ عمرٌو ؛

تاکید اس کی دو قسمیں ہیں ایک لفظی جس میں لفظ مکرر ہو جیسے کلا اذا دکت الارض دکاً دکاً

دوسری معنوی جو لفظ نفس عین۔ کلا۔ کل اور اجمع میں سے کسی کے ساتھ آئے ان میں سے نفس اور

عین واحد تثنیہ وجمع کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں مطابقت ضمیر تینوں میں شرط ہے اور مطابقت صیغہ

صرف واحد وجمع میں اور تثنیہ کے واسطے جمع کا صیغہ آئیگا جیسے قام زید نفسہ۔ قام الزیدان انفسہما

قام الزیدون انفسہم۔ قامت ھند نفسھا۔ قامت الھندان انفسہما قامت الھندات انفسہن یہی

کیفیت عین کے استعمال کی ہے کلا تثنیہ مذکر اور کلتا تثنیہ مؤنث کے واسطے آتا ہے۔ جیسے جاء

الرجلان کلاھما جاءت الامراتان کلتاھما۔ کل اور اجمع دونوں واحد وجمع کے واسطے مستعمل ہیں

لکل مطابقت ضمیر سے تاکید واقع ہوتا ہے اور اجمع مطابقت صیغہ سے جیسے قرأت الکتاب کلہ سو

جاء القوم کلہم ۔ شربت العید اجمعہ وجاء الناس اجمعون اکتع ابتع ۔ وابصع بھی تاکید کے واسطے میں اور
کل کے معنے دیتے ہیں مگر یہ تینوں اجمع کے تابع ہوتے ہیں جب تک اجمع نہ آئے ان میں سے کوئی نہیں آتا جیسے
جاء الناس اجمعون ۔ اکتعون ۔ اَبْتَعُوْنَ ۔ ابصعون

سبق نمبر (۳۶)

بدل جیسے جاء زید اخوک (زید بھائی تیرا آیا) اس میں زید مبدل منہ اور اخوک اُس کا بدل ہے۔ اسکی چار قسمیں ہیں:

(۱) بدل کل جس میں بدل اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہو جیسے اھدنا الصراط المستقیم کے بعد صراط الذین بدل ہے
(۲) بدل بعض کہ مبدل منہ کا جزء ہو جیسے وللہ علی الناس حج البیت کے بعد من استطاع الیہ سبیلا بدل ہے الناس سے
(۳) بدل اشتمال کہ مبدل منہ سے علاقہ رکھتا ہو جیسے یسالونک عن الشھر الحرام کے بعد قتال فیہ بدل ہے الشھر الحرام سے۔

(۴) بدل غلط کہ سبقت لسانی سے کوئی بات منہ سے نکل جائے جیسے جاء رجل حمارٌ آدمی آیا نہیں نہیں گدھا۔
فائدہ بدل مبدل منہ کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں جیسے جاء زید اخوک کبھی دونوں نکرہ جیسے جاءنی رجلٌ غلامٌ لک اور جب بدل نکرہ اور مبدل منہ معرفہ ہو تو اُس کی نعت لانا ضروری ہے جیسے لنسفعًا بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ کہ اس جگہہ دوسرا ناصیہ بدل نکرہ اور کاذبۃ سے موصوف ہے۔

بدل کل میں بدل کی مطابقت تذکیر وتانیث اور صیغہ میں مبدل منہ سے لازم ہے۔ بدل بعض اور بدل اشتمال میں صرف ضمیر کی مطابقت اور وہ بھی تذکیر وتانیث اور واحد وتثنیہ جمع میں کر لیتے ہیں اور بدل غلط میں سوائے اتحاد اعراب کے اور کچھ شرط نہیں۔

عطف بیان وہ اسم جو صفت کے سوا اپنے متبوع کی وضاحت کرے۔ جیسے جاءنی زید ابو عبداللہ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام پہلی مثال میں ابو عبداللہ اور دوسری میں البیت الحرام عطف بیان ہے کبھی اس سے تخصیص مقصود ہوتی ہے جیسے او کفارۃ طعام مسکین کبھی توضیح یا تخصیص مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف ازالۂ وہم مدنظر ہوتا ہے جیسے امنا برب العلمین رب موسیٰ وھرون فرعون کے ساحروں نے رب موسیٰ وھرون کا لفظ اس واسطے بڑھایا کہ فرعون بھی دعوے ربوبیت کرتا تھا۔

سبق نمبر (۳۷)

الف (۱) مرفوعات میں کون کون جز میں شمار ہوتی ہیں ؟

(۲) جن اسمار کا اعراب نصب کے سوا اور بھی آتا ہے۔ اُن کی تفصیل بیان کرو +

(۳) مستثنے کن صورتوں میں منصوب ہوتا ہے ؟

(۴) کن اعداد کی تمیز مجرور ہوتی ہے ؟

(۵) صفت کتنی باتوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے ؟

ب ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کے اعراب کی وجہ بیان کرو:۔

(۱) یا جبال اوّبی معہ۔ یا حسرۃً علی العباد +

(۲) ما فعلوہ الّا قلیلٌ منہم۔ لا عاصمَ الیوم من امر اللہ الّا من رّحِمَ +

(۳) انا کل شیٔ خلقناہ بقدر۔ وربّکَ فکبر +

(۴) علیہا تسعۃ عشر۔ ان اخی لہ تسع وتسعون نعجۃً +

(۵) اعوذ باللہِ من الشیطان الرّجیم۔ من ہذہ القریۃ الظالمِ اہلُھا +

(۶) وجاء ربّک والملک صفًّا صفًّا۔ لاغوینہم اجمعین +

(۷) یا آدمُ اسکن انت وزوجک الجنۃ۔ انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم

ج (۱) فقرات ذیل کو صحیح کرو۔ یا الزیداہ۔ ما جاءنی احد زیدًا۔ رأیت احد عشر امرأۃ۔ الرجل فیاض محبوب۔ ذھبت وزیدٌ +

(۲) فقرات ذیل کا تسلسل درست مان کر اُن کے اعراب درست کرو:۔

یا عبدُ اللہ۔ جاءنی زیدُ الاحمارُ۔ رأیت احد عشر رجلٍ۔ جاء الناسُ کلِھم۔ ھذا رجل تمیمیًّا +

سبق نمبر (۳۸ و ۳۹) اسمائے مبنیّہ کا بیان

اسم مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارہ (۳) موصولات (۴) اسمار افعال (۵) اصوات (۶) مرکبات امتزاجی (۷) کنایات (۸) ظروف۔ اسم مبنی کا آخر عامل کے مختلف ہونے سے متغیر نہیں ہوتا اور اُس کی حرکات کو ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ اور سکون کو وقف کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل سبق نمبر ۱۴ (۵) میں مذکور ہو چکی ہے :

مضمرات (۱) ضمیر کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع۔ منصوب اور مجرور۔ ضمیر مرفوع فاعل یا مبتدا کے موقع پر آتی ہے جیسے هُوَ الغَفُورُ ہو مبتدا الغفور خبر۔ ضمیر منصوب مفعول یا اسم انّ کے موقع پر جیسے ایاک نعبد نعبد فعل با فاعل ایاک مفعول۔ ضمیر مجرور محل مجرور یا مضاف الیہ کے موقع پر۔ ضمائر کا مفصل بیان کتاب الصرف میں مذکور ہے :

(۲) جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ یا اسم تفضیل مِنْ سے مستعمل ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان صیغہ مرفوع منفصل مطابق مبتدا کے لاتے ہیں اور اُس کو ضمیر فصل کہتے ہیں جو گویا خبر اور صفت کے بیچ میں فاصل ہے۔ جیسے اُولٰئک هم المفلحون۔ زیدٌ هُوَ افضل من عمرٍو :

(۳) جملہ کے پہلے کبھی ایک ضمیر غائب بلا مرجع آیا کرتی ہے۔ جب مذکر ہو تو اُس کو ضمیر الشان اور جب مؤنث ہو تو ضمیر القصہ کہتے ہیں۔ یہ مبہم ہوتی ہے اور جملہ مابعد اس کی تفسیر کرتا ہے جیسے هو زیدٌ قائمٌ۔ کان زیدٌ قائمٌ۔ انها هندٌ قاعدۃٌ

اسمار الاشارہ ۱۔ اسم اشارہ کے واسطے پانچ لفظ مقرر ہیں :۔ ذا۔ ذانِ۔ تا۔ تان۔ اولاءِ۔ کبھی ھا حرف تنبیہ ان لفظوں کے پہلے اور کبھی کاف خطاب ان لفظوں کے پیچھے آجاتا ہے اور ان کی تفصیل کتاب الصرف میں مذکور ہو چکی ہے جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اُس کو مشار الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ ترکیب کلام میں موصوف ہوتا ہے اور مشار الیہ اُس کی صفت۔ جیسے ذٰلِکَ الکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ کبھی اشارہ مبتدا ہوتا ہے اور مشار الیہ خبر۔ جیسے هذہ جهنم التی کنتم توعدون :

۲۔ جب مخاطب کا واحد تثنیہ جمع اور تذکیر و تانیث ظاہر کرنی مقصود ہو تو اُس کے واسطے خطاب کے

پانچ حرف مقرر ہیں:- کَ - کُمَا - کُمْ - کِ - کُنَّ اور یہ چھ صیغوں میں مستعمل ہوتے ہیں - کیونکہ کُمَا تثنیہ مذکر اور مؤنث دونوں میں مشترک ہے۔ مثالوں پر غور کرو:-

ذٰلِكَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ - ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ - ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ - کَذٰلِكِ اللّٰهُ خَالِقٌ - فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ - اسی طرح باقی صیغے ہیں۔ جیسے تِلْكَ تِلْکُمَا - ذَانِكَ - ذَانِکُمَا - تَانِكَ - تَانِکُمَا - اُولٰٓئِكَ - اُولٰٓئِکُمَا +

موصولات اسم موصول کے واسطے یہ لفظ مقرر ہیں:- اَلَّذِیْ - اَلَّذَانِ - اَلَّذِیْنَ - اَلَّتِیْ - اللَّتَانِ - اللَّاتِیْ اور ان کی تفصیل کتاب الصرف میں مذکور ہو چکی ہے۔ اسم موصول تنہا بغیر صلہ اور عائد کے جملہ کا پورا جزو نہیں ہو سکتا۔ صلہ اس کا جملہ خبریہ ہوتا ہے اور عائد ایک ضمیر جو موصول کی طرف پھرے۔ جیسے الخناس الذی یوسوس۔ اس میں الذی موصول یوسوس فعل ضمیر راجع بطرف موصول اس کا فاعل۔ فعل مع فاعل کے جملہ ہو کر صلہ ہوا۔ قد سمع اللّٰہ قول الّتی تجادلک۔ اس میں الّتی موصول تجادلک جملہ صلہ ہے۔ ضمیر عائد جب مفعول ہو تو اس کا حذف بھی جائز ہے۔ جیسے قام الذی ضربت ای ضربتہٗ۔

۲- مَن - مَا - اَیّ بمعنی الذی - ایّۃ بمعنے الّتی ذا بعد ما استفہامیہ ال اسم فاعل اور اسم مفعول پر بمعنی الّذی یہ سب موصول کے معنوں میں آتے ہیں۔ مَنْ اکثر ذوی العقول کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اللّٰہ یبسط الرزق لمن یشاء۔ مَا اکثر غیر ذوی العقول کے واسطے جیسے انّکم وما تعبدون من دون اللّٰہ حصب جہنم +

۳- مَن - مَا - اَیّ موصول کے علاوہ استفہامیہ، شرطیہ، موصوفہ بھی ہوتے ہیں ان مثالوں پر غور کرو:

من ھذا	من یعمل سوء یجز بہ	کفی بنا فضلا علی من غیرنا
ما عندک	ما تصنع اصنع	اضربہ ضربا ما
ایھم اخوک	ایّا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی	یا ایھا الرجل

ان ما استفہامیہ پر جب حرف جر داخل ہوتا ہے تو الف گر جاتا ہے جیسے عمّ یتساءلون (عن ما یتساءلون)

سبق نمبر (۴۰ و ۴۱)

اسماء الافعال یہ نو اسم ہیں:۔ دونک سبلہ۔ علیک۔ حیّھل۔ ھا۔ رُوَیدَ۔ ھیھات شتان۔ سرعان اور فعل کے محل میں مستعمل ہوتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں:۔

اسم بمعنے امر حاضر یہ اسم کو نصب دیتے ہیں اور تعداد میں چھ ہیں (۱) دُونَکَ بمعنی خذ جیسے دُونَکَ اللَّبَنَ (دودھ لے) (۲) بلہ بمعنی دَعْ بلہ التفکر فیما لا یعنیک (بے فائدہ چیز میں فکر کرنا چھوڑ) (۳) علیکَ بمعنی الزم جیسے عَلَیکَ الرِفقَ (رفق اختیار کر) (۴) حَیّھل بمعنی اِیتِ جیسے حیھل الثرید (ثرید لاؤ) ثرید وہ کھانا کہ روٹی دودھ یا شوربے میں ملی ہو (۵) ھا بمعنے خُذ جیسے ھَا زَیدًا (زید کو پکڑ) یہ لفظ تین طرح سے آتا ہے۔ ھا۔ ھاءِ۔ ھاءَ ان میں سے پچھلا فصیح تر ہے اور اس سے واحد تثنیہ وجمع کے صیغے مستعمل ہیں جیسے ھاء۔ ھاءما ھاءُم خدا تعالیٰ فرماتا ہے ھاءم اقرءوا کتابیہ (۶) رُوَید بمعنے امھل جیسے رُوَیدَ زَیدًا (زید کو جانے دو) کبھی یہ مصدر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اَمْھِلھُم رُوَیدًا ۔ +

۲۔ بمعنی ماضی یہ اسم کو رفع دیتے ہیں اور تعداد میں تین ہیں (۱) ھیھات بمعنے بَعُدَ جیسے ھیھات زید (زید دور ہوا) (۲) شتان بمعنی اِفتَرَقَ جیسے شَتَّانَ زَیدٌ وَعَمرٌو (زید و عمرو الگ ہوئے) سرعان بمعنے اَسرَعَ جیسے سرعان زیدٌ (زید نے جلدی کی) +

تنبیہ بعض اسموں میں فعل کی نسبت کسی قدر مبالغہ ہوتا ہے۔ جیسے شتان ما بین خمر وخل۔

فائدہ ان کے سوا چند اور اسم بھی اسماء الافعال کے معنے دیتے ہیں جیسے امین (استجب) مہ (اکفف) صہ (اسکت) فقط (اکتف) الیک (تبعّد عنی) علیَّ بہ (جیئ بہ)۔ ھَیتَ لَکَ (ھلم) ھاتِ (اعطِ) ایک نحوی کا قول ہے کہ ھات اصل میں اِتِ صیغہ امر کا باب اَتیٰ یُؤتِی سے ہے اور اس سے واحد اور تثنیہ وجمع کے صیغے مستعمل ہیں۔ جیسے ھات۔ ھاتیا۔ ھاتوا خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُل ھَاتُوا بُرھَانَکُم +

اسماء الاصوات وہ اسم ہیں جن سے کسی جانور یا بیجان چیز کی آواز کی حکایت کی جائے۔ جیسے غاق

غاقِ (کوّے کی آواز کی نقل) نِخ نِخ (وہ آواز جس سے اونٹ کو بٹھاتے ہیں) اُح اُح (وہ آواز جو کھانستے وقت آدمی کے منہ سے نکلتی ہے)

مرکبات امتزاجی وہ دو کلمے جو مرکب ہو کر ایک اسم بن گئے ہوں اور ان دونوں میں کچھ نسبت اضافی یا اسنادی نہ ہو اور اس کی تین صورتیں ہیں (۱) اگر دوسرا جزو حرف ہو تو دونوں جزو مبنی پر فتحہ ہوتے ہیں جیسے احد عشر سے تسع عشر تک سوائے اثنا عشر کے کہ اس میں جزو اول معرب ہے (۲) اگر دوسری جزو اسم صوت ہو تو پہلی جزو مبنی بر فتحہ اور دوسری جزو مبنی بر کسرہ ہوگی جیسے سِیبَوَیْہ جو سیب اور وَیْہ سے مرکب ہے۔ (۳) اگر دوسری جزو اسم صوت نہ ہو تو پہلی جزو مبنی بر فتحہ ہوگی اور دوسری جزو معرب یا اعراب غیر منصرف جیسے بَعْلَبَکُّ کہ مرکب ہے بعل (نام بت) اور بک (نام) بانی (شہر) سے

کنایات وہ اسم ہیں جو مبہم چیز کی تعبیر کے واسطے آئیں۔ یہ چار لفظ ہیں کم۔ کذا کنا یہ عدد مبہم سے اور کیت و ذیت کنایہ امر مبہم سے ہوتا ہے۔ کم کے واسطے صدر کلام ضروری ہے۔ اگر استفہامیہ ہو تو اُس کی تمیز منصوب مفرد ہوگی۔ جیسے کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَکَ (تیرے پاس کس قدر درہم ہیں) اگر خبریہ ہو تو اُس کی تمیز مجرور مفرد ہوگی۔ جیسے کم دینارٍ عندی (میرے پاس بہت اشرفیاں ہیں) یا مجرور مجموع۔ جیسے کم رجالٍ لقیتھم۔ مِنْ جارہ دونوں کی تمیز پر آتا ہے۔ جیسے کم من رجل ضربت وکم من ملکٍ فی السّمٰوٰت جب قرینہ پایا جائے تو کم کی تمیز حذف ہوتی ہے۔ جیسے کم مالُکَ (کم دینارا مالک) کم ضربت (کم ضربۃ ضربت)

کذا ہمیشہ مکرر آتا ہے۔ اس کے واسطے صدر کلام کی ضرورت نہیں اور اس کی تمیز منصوب مفرد آتی ہے۔ جیسے قبضت کذا وکذا درھمًا (میں نے اتنے درہم لیے)

بود ترکیب نزد نحویان شش | جیا وش گیر گر خائف ز فوتی
جو اسنادی و توصیفی و مزجی | اضافی دان و تعدادی و صوتی

سبق نمبر (۴۲ و ۴۳)

ظروف مبنیہ — بعض ان میں سے ضمہ پر بعض فتحہ پر اور بعض سکون پہ مبنی ہیں +

۱۔ اسمائے جہات ستہ مثل قبل۔ بعد۔ تحت۔ فوق۔ قدام۔ خلف مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں جبکہ ان کا مضاف الیہ محذوف اور دل میں مقصود ہو۔ جیسے سنۃ اللہ التی قد خلت من قبل ای من قبل ہذا الزمان۔ پس ہذا الزمان قبل کا مضاف الیہ تھا جو اس جگہ سے محذوف ہے ان ظروف مقطوع الاضافۃ کو نحویوں کی اصطلاح میں غایات کہتے ہیں +

فائدہ اسماء جہات ستہ کا حذف مضاف الیہ سماعی ہے قیاسی نہیں۔ اسی واسطے لفظ یمین اور شمال کہ ان کی قطع اضافت مسموع نہیں ظروف مبنیہ کے شمار سے خارج ہیں +

۲ حیث ظرف مکان مبنی بر ضمہ اور لازم الاضافۃ ہے۔ اور اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے اِجلِس حَیثُ زَیدٌ جالِسٌ۔ قُم حَیثُ قَامَ زَیدٌ +

۳۔ اِذَا استقبال کے واسطے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔ اور اس میں شرط کے معنے ہوتے ہیں جیسے اِذَا جَاءَ نَصرُ اللہِ کبھی اس سے استمرار زمانی مراد ہوتا ہے۔ جیسے وَاِذَا قِیلَ لَھُم لَا تُفسِدُوا فِی الاَرضِ قَالُوا اِنَّمَا نَحنُ مُصلِحُونَ یعنی ہذا دابہم وعادتہم المستمرۃ۔ کبھی مفاجات کے معنے دیتا ہے اور اس وقت اس کے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے جیسے خَرَجتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ +

۴۔ اذ ماضی کے واسطے آتا ہے۔ اگرچہ مضارع پر داخل ہو۔ اس کے بعد کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے جیسے واذکروا اذ انتم قلیل اور کبھی جملہ فعلیہ۔ جیسے و اذ یرفع ابراھیم القواعد من البیتِ۔ کبھی مفاجات کے معنی دیتا ہے جبکہ بین و بینما کے جواب میں واقع ہو جیسے بینا انا جالِسٌ اذ اقبل زیدٌ +

۵۔ اَینَ و اَنّٰی دونوں ظرف مکان کے واسطے آتے ہیں خواہ استفہامیہ ہو جیسے اَینَ المَقَرُّ۔ اَنّٰی لَکَ ھٰذَا خواہ شرط کے واسطے جیسے این تجلس اجلس۔ اَنّٰی تکُن۔ اکُن لیکن اَنّٰی کبھی کیفَ کے معنی دیتا ہے۔ جیسے انّٰی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشرٌ

۶۔ متیٰ زمان کے واسطے آتا ہے۔ کبھی استفہامیہ ہوتا ہے جیسے متیٰ تسافر اور کبھی شرطیہ جیسے متیٰ تقم اقم

۷۔ اَیَّانَ مبنی بر فتحہ زمان کے واسطے آتا ہے اور استفہام کے معنے دیتا ہے۔ جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ +

فائدہ اَیَّانَ زمانہ مستقبل سے خاص ہے اور امور عظیمہ کے واسطے مستعمل ہوتا ہے مگر متیٰ عام ہے +

۸۔ کَیْفَ۔ مبنی بر فتحہ اور استفہام حال کے واسطے آتا ہے۔ جیسے کَیْفَ اَنْتَ +

۹۔ مُذْ وَمُنْذُ کبھی یہ دونوں اول مدت کے معنے دیتے ہیں اور اس صورت میں ان کے بعد مفرد معرفہ آتا ہے جیسے مَارَاَیْتُہٗ مُذْ (اَوْ) مُنْذُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ اور کبھی تمام مدت کے معنے اور اس صورت میں اُن کے بعد مقصود بالعدد ہوتا ہے خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع جیسے مَارَاَیْتُہٗ مُذْ (اَوْ) مُنْذُ یَوْمٌ یَوْمَانِ۔ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ +

فائدہ جمہور نحوی مُذْ اور مُنْذُ کو ترکیب میں مبتداء اور اُس کے مابعد کو خبر کہتے ہیں +

۱۰۔ لَدٰی۔ وَلَدُنْ یہ دونوں عِنْدَ کے معنے دیتے ہیں۔ جیسے اَلْمَالُ لَدَیْکَ اور ان کا استعمال عِنْدَ کے مقابلہ میں خاص ہے کیونکہ چیز کی موجودگی ان میں شرط ہے۔ اور عِنْدَ میں شرط نہیں۔ پس اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ ہر حالت میں کہہ سکتے ہیں۔ خواہ مال زید کے سامنے موجود ہو یا اُس کے گھر میں رکھا ہوا ہو مگر المالُ لَدٰی زَیْدٍ صرف اُس وقت کہینگے جبکہ مال زید کے سامنے موجود ہو +

۱۱۔ قَطُّ۔ مبنی بر ضم واسطے استغراق زمانہ ماضی منفی کے آتا ہے جیسے مَارَاَیْتُہٗ قَطُّ +

۱۲۔ عَوْضُ مبنی بر ضم واسطے استغراق زمانہ مستقبل منفی کے آتا ہے۔ جیسے لَا اُعْطِیْہِ عَوْضُ۔ لفظ یہ سبب قطع اضافت کے مبنی بر ضمہ ہے۔ مثل اسمائے جہات ستہ +

فائدہ ظروف غیر مبنی کو جب جملہ یا اِذْ کی طرف اضافت کریں تو وہ مبنی بر فتحہ ہو جاتی ہیں۔ جیسے ھٰذا یوم ینفع الصادقین صدقھم۔ یومئذ یَصْدُرُ النَّاسُ اشتاتا اس جگہہ یَوْمَئِذٍ اصل میں تھا یوم اذ کان کذا اسی طرح الفاظ مثل وغیرہ جبکہ مَا یا اَنْ یا اَنَّ کے پہلے آئیں +

سبق نمبر (۴۳)

الف (۱) اسمائے مبنیہ کی حرکات کے کیا نام ہیں؟

(۲) ضمیر فعل کا استعمال کس جگہ ہوتا ہے؟

(۳) اسم اشارہ خطابی کے واسطے کتنے حروف ہیں اور کتنے صیغوں کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں؟

(۴) اسم موصول کے جزء تام بننے کے واسطے کتنی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے؟

(۵) اسماء الافعال اور فعل کے معنی میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۶) مرکب امتزاجی کی دوسری جزو مبنی بر کسرہ کس صورت میں ہوتی ہے؟

(۷) کذا کے استعمال کے واسطے کتنی شرطیں ہیں؟

(۸) متی اور ایان کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۹) الذی کی جگہہ عند کب مستعمل ہو سکتا ہے؟

(۱۰) قط اور عوض کس کس جگہہ مستعمل ہوتے ہیں؟

ب ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو۔ اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے اُن کا استعمال بیان کرو:۔

(۱) قل هو الله احد۔ انها زینب قائمة +

(۲) تلك الرسل۔ ذلك الكتاب +

(۳) انا الذی سمتنی امی حیدرة۔ ثم لننزعن من شیعة ایُّهم اشد على الرحمن عتيا +

(۴) غلقت الابواب و قالت هيت لك۔ يقال للعبيد يوم القيمة اتذكر يوم كذا وكذا +

(۵) اذ اخرجه الذين كفروا ثانی اثنين اذ هما فى الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن

ج فقرات مندرجہ ذیل کو صحیح کرو۔ انه هند قاعدة۔ هذه كتاب۔ جاء التي ضربته عليك الرفق۔ هذا سيبويه۔ عندك كم درهم۔ ايان تسافر۔ لا اراه قط +

سبق نمبر (۴۵ و ۴۶)

معرفہ و نکرہ اسم کی دو قسمیں ہیں ایک معرفہ دوسری نکرہ۔ ہر کلمہ خواہ معرفہ ہو یا نکرہ اصل وضع کے لحاظ سے اُس کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

(۱) یہ کہ وضع بھی خاص ہو اور موضوع لہٗ بھی خاص جیسے سقراط کہ یہ ایک خاص فرد کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

(۲) یہ کہ وضع عام ہو اور موضوع لہٗ خاص جیسے اَنَا کہ واسطے زید متکلم اور دیگر ہر متکلم کے خاص ہے۔

(۳) یہ کہ وضع عام ہو اور موضوع لہٗ بھی عام جیسے انسان کہ ہر حیوان ناطق پر بولا جا سکتا ہے۔

پس اعلام قسم اول میں مضمرات و مبہمات قسم دوم میں اور نکرات قسم سوم میں داخل ہونگے:۔

(۴) یہ کہ وضع خاص ہو اور موضوع لہٗ عام۔ مگر ایسا کوئی کلمہ نہیں۔

معرفہ نکرہ کا بیان اور انکے تثنیئے و جمع کے قاعدے کتاب الصرف میں مذکور ہو چکے ہیں۔

مؤنث سماعی مؤنث سماعی میں لفظاً کوئی علامت تانیث کی نہیں ہوتی اور نہ اُس میں نر و مادہ ہونے کی قابلیت پائی جاتی ہے پھر بعض لفظ ایسے ہیں کہ وہ ہمیشہ مؤنث مستعمل ہوتے ہیں اور بعض ایسے کہ اُن کی تذکیر و تانیث اختیاری ہوتی ہے اس واسطے تانیث سماعی کی پہچان ایک سخت دقت طلب کام ہے اور عربی زبان میں اس پر مستقل کتابیں تحریر ہو چکی ہیں شیخ ابن حاجب نے مؤنثات سماعی کے مشہور الفاظ ایک قصیدہ میں منضبط کیے ہیں جن میں سے ساٹھ لفظ اُن کے نزدیک واجب التانیث اور سترہ جائز التانیث ہیں۔ تفصیل اُن کی یہ ہے۔

مؤنث سماعی واجب التانیث

(۱) اعضائے انسانی کے متعلق عینٌ (آنکھ) اذنٌ (کان) خدٌّ (رخسارہ) ثدیٌ (پستان) کتفٌ (کندھا) عضدٌ (بازو) یدٌ (ہاتھ) کفٌّ (ہتھیلی) ورکٌ (سرین) فخذٌ (ران) ساقٌ (پنڈلی) رجلٌ (پاؤں) قدم (معروف) عقبٌ (ایڑی) سِنٌّ (دانت) کبدٌ (جگر) کرشٌ (اوجھ) اِستٌ (مقعد) اِصبعٌ (انگلی)

ؔ مؤنثات کی یہ تعیین ابن حاجب کے نزدیک مسلم ہے مولوی عبدالرحیم صاحب نے رسالہ ضرورۃ الادب میں اکیاسی لفظ واجب التانیث اور چھیالیس لفظ جائز التانیث لکھے ہیں۔ اس تذکیر و تانیث کا مفصل بیان کتاب المبتکر سے مل سکتا ہے (مؤلف)

(۲) حیوانوں کے نام عَقْرَبٌ (بچھو) ثعلب (لومڑی) اَرْنَبٌ (خرگوش) افعی (اژدہا) فَرَسٌ (گھوڑی) عَنکبُوتٌ (مکڑی) ✤

(۳) قدرتی اشیاء ارض (زمین) ریح (ہوا) نار (آگ) لَظٰی (شعلہ) ملح (نمک) ذہب (سونا) ضرب (شہد) عین وینبوع (چشمہ) شمس (سورج) یمین (داہنا) شمال (بایاں)

(۴) مصنوعی اشیاء دار (گھر) دَلْو (ڈول) عصا (لاٹھی) فُلکٌ (کشتی) ذراع (گز) فاس (تبر) قوس (کمان) منجنیق (مشہور) خمر (شراب) بئر (کنواں) درع (زرہ) ✤ فرش (بچھونا) کاس (پیالہ) موسٰی (استرہ) سراویل (ازار) ✤

(۵) دوزخ کے نام جَهَنَّم - سعیر - جحیم - سقر ✤

(۶) متفرقات نفس (جان) غول (مصیبت) فردوس (باغ) عروض (میزان شعر) حَرْبٌ (لڑائی) صبع (بجو)

غیر مؤنث سماعی دو اقسام اول فہرست

عنق (گردن) قفا (گدی) لسان (زبان) رحم (بچہ دان) بیت (گھر) قدر (ہنڈیا) سلم (صلح) صلاح (بہتری) حال (وقت) ضحی (چاشت) مسک (مشک) سماء (آسمان) ثری (خاک نمناک) طریق وسبیل (رستہ) سکین (چھری) سرطان (کیکڑا) ✤

مؤنثات سماعی قسم دوم کی فہرست

تنبیہ پہلی قسم کی مؤنثات کی طرف جب کوئی فعل یا اسم اسناد کیا جائے یا کوئی ضمیر اُن کی طرف راجع ہو تو اس عامل یا ضمیر کا مؤنث لانا واجب ہوتا ہے۔ جیسے ماتدری نفس بای ارض تموت اور مؤنثات قسم دوم کی اسناد میں تذکیر و تانیث کلمہ اختیاری ہے جیسے ضاق سبیلی - ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا ✤

فائدہ عرب کے لوگ بعض اوقات کسی مذکر لفظ کو اُس کے ہم معنے مؤنث لفظ پر حمل کر کے مؤنث کا صیغہ لے آتے ہیں چنانچہ ابوعمرو بن العلا النحوی سے منقول ہے کہ اُس نے یمن کے ایک شخص کو جب یہ کہتے ہوئے سنا فلانٌ لغوبٌ اتتہ کتابی فاحتقرھا تو کہا کہ اَتَتْ مؤنث کا صیغہ فاعل مذکر کتاب کے واسطے تم نے کیوں استعمال کیا اُس نے کہا کتاب بمعنے صحیفہ مؤنث ہے ✤

سبق نمبر (۴۷)

تذکیر و تانیث کے متعلق فقرے اور حکایتیں

ان فقروں اور کہانیوں کا اردو میں ترجمہ کرو اور مؤنثات سماعی اور قیاسی کو پہچانو

الف (۱) اتجہت السّفینۃُ الی الجزیرۃ +

(۲) انظر الی الدجاجۃ کیف تجمع فروخہا تحت اجنحتہا +

(۳) لمّا القٰی مُوسٰی عصاہُ فاذا ھی حیۃ تسعٰی +

(۴) عند احتکاک الاحجار تظھر النارُ +

(۵) اوحینا الی اُمّ موسٰی ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیمّ +

ب صبیٌّ مرّۃً کان یصید الجرادَ فنظر عقربًا فظن انّھا جرادۃٌ کبیرۃٌ فمدّ یدہٗ لیاخذھا ثم تبعد عنھا فقالت العقربِ لہ لو انکَ قبضتَنِی فِی یَدِکَ فخلّیتکَ عَن صید الجراد +

ج البطن وَالرِّجلانِ تخاصموا فیما بینھم ایھم یحمل الجسم فقالت الرجلان نحن بقُوّتِنا نحمل الجسم وقال الجوف انا ان لمْ اغذِ مِنَ الطعام شیئًا فلا کنتما تستَطِیعانِ علی المشی فَضْلًا عَن ان تحملا شیئًا +

د سلحفاۃٌ وارنبٌ مرۃً تَسابقتا فی العَدْو وجعلتا الحد بینھما الجبل لتسابقا الیہ فامّا الارنبُ فلاجل دلّتھا وخفّتھا وسرعتھا توانت فی الطریقِ ونامَت۔ وامّا السلحفاۃُ فلاجل ثقل طبیعتھا لم تکن تَستَقِرُّ ولا تتوانٰی فی الجریِ فوصلت الی الجبل فعندمَا استیقظت الارنبُ من نومھا وجدت السلحفاۃ قد سبقَت فندمَت حزنُت لا تنفعھا الندامۃ +

سبق نمبر (۴۸ و ۴۹)

اسمائے عاملہ مشابہ بفعل

یہ پانچ اسم ہیں۔ مصدر۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل۔ اور پانچوں فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں۔ بیان ان کا حسب ذیل ہے:۔

مصدر اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ اور اکثر اپنے فاعل یا مفعول کیطرف مضاف ہوکر مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اعجبنی قیام زیدٍ (زید کے کھڑے ہونے نے مجھے تعجب میں ڈالا) اس جگہ قیام مصدر لازم اپنے فاعل (زید) کی طرف مضاف ہے۔ اور زید اگرچہ مضاف الیہ ہونے کے لحاظ سے مجرور ہے مگر حقیقت میں محل رفع میں سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مصدر کا فاعل ہے ٭

عجبت من دقّ القصار الثوب (میں حیران ہوا دھوبی کے کپڑا کوٹنے سے) اس جگہ قصار (فاعل) لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے ٭

عجبتُ من ضرب اللصّ الجلادُ (میں حیران ہوا جلاد کے چور کو مارنے سے) اس جگہ لصّ (مفعول) لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہے ٭

اسم فاعل یہ اسم اپنے فعل معروف کی مانند عمل کرتا ہے۔ جیسے ذاهِبٌ غلامُنا (ہمارا غلام جانے والا ہے) الضاربُ زیدٌ عمرًا (زید عمرو کو مارنے والا ہے) یہ اسم اکثر اوقات اپنے فاعل یا مفعول کیطرف مضاف ہوکر مستعمل ہوتا ہے جیسے کاسل الوجوہ ضارب عمرو

اسم مفعول یہ اسم اپنے فعل مجہول کی مانند عمل کرتا ہے یعنے اُس اسم کو جو قائم مقام اُس کے فاعل کا ہو رفع دیتا ہے جیسے المضروب زیدٌ (زید مارا گیا ہے) یہ اسم اکثر باضافت مستعمل ہوتا ہے جیسے مقطوع الانفِ (جس کی ناک کٹی ہو۔ ہندی نکٹا) ٭

تنبیہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے عمل کرنے کے واسطے شرائط ذیل کا ہونا ضروری ہے:

۱۔ یہ کہ حال یا استقبال کے معنی میں ہوں +

۲۔ یہ کہ مبتدا۔ ذو الحال۔ موصوف۔ اسم موصول (بمعنی الذی) ہمزہ استفہام حرف نفی میں سے کسی ایک کے پیچھے آئیں۔ امثلہ ذیل پر غور کرو:-

بیان شرط	امثلہ اسم فاعل	امثلہ اسم مفعول
مبتدا کے بعد	زید قائم ابوہ الآن او غداً زید اُس کا باپ کھڑا ہونے والا ہے اس وقت یا بروز آیندہ	زیدٌ مضروبٌ غلامہ الآن او غداً زید اُس کا غلام مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آیندہ
ذو الحال کے بعد	جاء زید باکیا غلامہ الآن او غداً زید ایسے حال میں آیا کہ اس کا غلام رونے والا ہے اسوقت یا بروز آیندہ	جاء زید مضروباً غلامہ الآن او غداً زید اُس حال میں آیا کہ اُس کا غلام مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آیندہ
موصوف کے بعد	ھذا رجل ضاربٌ ابوہ الآن او غداً یہ ایسا شخص ہے کہ اُس کا باپ مارنے والا ہے اُس وقت یا بروز آیندہ	ھذا رجل مضروب ابوہ الآن او غداً یہ ایسا شخص ہے کہ اس کا باپ مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آیندہ
اسم موصول کے بعد	جاء الضارب ابوہ خالداً الآن او غداً وہ شخص آیا جس کا باپ خالد کو مارنے والا ہے اس وقت یا بروز آیندہ	جاء المضروب ابوہ الآن او غداً وہ شخص آیا جس کا باپ مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آیندہ
ہمزہ استفہام کے بعد	اقائم زیدٌ الآن او غداً کیا زید کھڑا ہونے والا ہے اس وقت یا بروز آیندہ	امضروب ابوہ الآن او غداً کیا اُس کا باپ مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آیندہ
حرف نفی کے بعد	ما ضارب زید خالداً الآن او غداً زید خالد کو مارنے والا نہیں۔ اس وقت یا بروز آیندہ	ما مضروب ابوہ الآن او غداً اُس کا باپ نہیں مارا گیا۔ اس وقت یا بروز آیندہ

فائدہ۔ جب اسم فاعل نکرہ اور ماضی کے معنے اُس سے مقصود ہوں تو اُس کا مضاف لانا ضروری ہے۔ جیسے زید ضارب عمرٍو أمسِ اور جب معرف باللام ہو تو پھر اُس میں تمام زمانے برابر ہوتے ہیں۔ جیسے زیدٌ الضارب ابوہ عمراً الآنَ او غداً او أمسِ +

سبق نمبر (۵۰)

صفت مشبہ یہ صفت اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتی ہے۔ جیسے زیدٌ حسنٌ وجہہ اور اُس کے عمل کے واسطے صرف یہ شرط ہے کہ مبتدا ذو الحال۔ موصوف نکرہ۔ استفہام حرف نفی میں سے کسی کے پیچھے آئے اس کا صیغہ کبھی معرف باللام ہوتا ہے کبھی غیر معرف باللام اور ہر صورت میں اُس کا معمول مضاف ہوگا۔ یا معرف باللام یا ان دونوں سے خالی۔ یہ چھ قسمیں ہوئیں۔ لکن ان میں سے ہر ایک کا معمول باعتبار فاعل اور مفعول اور مضاف الیہ ہونے کے یا مرفوع ہوگا یا منصوب یا مجرور پس اس لحاظ سے صفت کی اٹھارہ صورتیں ہوئیں۔ انکی مفصل کیفیت نقشہ ذیل میں دیکھو۔

	قسم معمول / بیان حالت	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
صفت غیر معرف باللام	جبکہ معمول مضاف ہو	حسنٌ وجہُہٗ ا	حسنٌ وجہَہٗ ح	حسنُ وجہِہٖ مخ
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	حسن الوجہُ ق	حسن الوجہَ ا	حسنُ الوجہِ ا
	جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو	حسنٌ وجہٌ ق	حسنٌ وجہًا ا	حسنُ وجہٍ ا
صفت معرف باللام	جبکہ معمول مضاف ہو	الحسنُ وجہُہٗ ا	الحسنُ وجہَہٗ ح	الحسنُ وجہِہٖ مم
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	الحسن الوجہُ ق	الحسن الوجہَ ا	الحسن الوجہِ ا
	جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو	الحسنُ وجہٌ ق	الحسنُ وجہًا ا	الحسن وجہٍ مم

فائدہ جب صفت کا معمول مرفوع ہو تو اُس میں ضمیر نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس وقت اُس کا معمول اس کا فاعل ہوتا ہے پس صفت کا صیغہ اس صورت میں ہمیشہ واحد آئیگا خواہ معمول واحد ہو یا تثنیہ یا جمع اور اگر معمول منصوب یا مجرور ہو تو صفت میں ضمیر ہوگی جو موصوف کی طرف راجع اور اُس کی فاعل ہو۔ یہ ضمیر تذکیر و تانیث اور تثنیہ و جمع میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ پس نو صیغے جن میں ایک ضمیر ہے احسن کہلاتے ہیں اور دو صیغے جن میں دو ضمیریں ہیں حسن اور چار صیغے ہیں جن میں کوئی ضمیر نہیں قبیح ان کے علاوہ ایک مختلف اور دو ممتنع ہیں نقشہ میں احسن کے واسطے ا۔ حسن کے واسطے ح قبیح کے واسطے ق مختلف کے واسطے مخ اور ممتنع کے واسطے مم لکھا گیا۔

سبق نمبر (۵۱)

اسم تفضیل:۔ اسم اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے اور اس کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے۔

۱۔ مِن سے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو وَھِنْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

۲۔ اَل سے جیسے زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ (زید بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ صیغہ میں ضروری ہے جیسے زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ وَھِنْدُ نِ الْفُضْلٰی

۳۔ اضافت سے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت موصوف سے اختیاری ہے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ وھِنْدٌ اَفْضَلُ النِّسَاءِ یا یوں کہیں زیدٌ افضل الناس وھندٌ فُضْلَی النِّسَاءِ

تنبیہ اسم تفضیل کا استعمال مذکورہ بالا صورتوں کے سوا جائز نہیں مگر جب مفضل علیہ معلوم اور معین ہو تو اس وقت حذف جائز ہوتا ہے جیسے اللہ اکبر یعنی اکبر کل شیٔ یا اکبر من کل شیٔ اور منجملہ تین صورتوں کے دو کا جمع کرنا بھی ناجائز ہے۔ جیسے زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ من عمرو۔

فائدہ تینوں صورتوں میں اسم تفضیل کا فاعل ضمیر ہوتی ہے اور اسم تفضیل اسم مضمر میں عمل کرتا ہے اسم مظہر میں نہیں کرتا مگر ایسی صورت میں کہ اسم تفضیل باعتبار لفظ کے صفت کسی چیز کی ہو اور باعتبار معنی کے صفت ایسی چیز کی کہ پہلی شے اور اس کے غیر میں مشترک ہے اور نیز اسم تفضیل منفی ہو جیسے مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِیْ عَیْنِہِ الْکُحْلُ مِنْہُ فِیْ عَیْنِ زَیْدٍ (میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ اس کی آنکھ میں سرمہ بہت اچھا ہو اس سرمہ سے جو زید کی آنکھ میں ہے) اس مثال میں احسن مفضل باعتبار لفظ کے رجلا کی صفت ہے درحقیقت میں کحل کی جو باعتبار چشم رجل کے مفضل اور باعتبار چشم زید کے مفضل علیہ ہے پس احسن نے اس جگہ کحل اسم مظہر میں عمل کیا یہ فقرہ یوں بھی کہا جا سکتا ہے ما رایت رجلا احسن فی عینہ الکحل من عین زید

سبق نمبر (۵۲)

الف (۱) جب مصدر مضاف ہو تو حالت فاعلیت میں اُس پر کیا اعراب آئیگا؟

(۲) اسم فاعل اور اسم مفعول کے عامل ہونے کے واسطے کیا شرط ہے؟

(۳) صفت مشبہ کے کون کون سے صیغے احسن ہیں اور اُنکے احسن کہلانے کی کیا وجہ ہے؟

(۴) جب اسم تفضیل مِن سے مستعمل ہو تو وحدت وجمعیت کی کیا صورت ہوگی؟

(۵) جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو اُس سے کونسا زمانہ مفہوم ہوگا؟

ب فقرات ذیل کا ترجمہ کرو اور جن الفاظ میں اسمائے مشبہ بفعل نے عمل کیا ہے اُنکو ظاہر کرو:۔

(۱) الفتنۃ اشدُّ من القتل - واللّٰہ اعلم بالصّواب +

(۲) خَیرُ الامورِ اَوساطہا - اَشدُّ تنکیلا +

(۳) دفع اللّٰہِ النّاسَ - وَالمُقِیمِی الصّلوۃ +

(۴) انّ المقیم حَسنۃٌ اشوارہ - جادِلھُم بالّتی ھِیَ اَحسَنُ +

(۵) قال السّمّاکُ قد اَعجبنِی ھجوم السمکِ فی الدجلۃِ والّذی بلع السمکَ الشّیقَ +

(۶) الطریقُ مُسْتَدِیرۃٌ جادّتُہٗ - وَالسَّیلُ مُدْرِسٌ اسجلَ اُرُہ +

(۷) الصَّیّادُ ذو الشَّبکۃِ مقطوعۃٌ امراسہ الیوم او غدًا +

ج فقرات ذیل کو صحیح کرو۔ اور ہر ایک درستی کی وجہ بیان کرو:۔

(۱) زیدٌ الافضل من عمرو - الزید ان افضلان من عمرو +

(۲) زیدُ حَسَن وجہٌ - زیدٌ حسنٌ وجھہ +

(۳) قائم زید الآن او غدا - مضروب ابوہ الآن او غدا +

(۴) عجبت قیامُ زیدٍ - اعجبنی زیدٌ ضربَ عمرًا

ؕ و ھی بِتَاوِیْہ احسن خبراس جگہ اسم تفضیل کا استعمال اضافت سے ہے اور الطی فی مضاف الیہ محذوف ہے پس ضمیر عائد اور مبتدا کی مطابقت ضروری نہ ہوگی +

سبق نمبر (۵۳)
فعل کا بیان

فعل کی تقسیم

فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع - (۳) امر - ان میں سے ماضی مبنی بر فتح ہوتا ہے - امر مبنی بر جزم - اور مضارع معرب - مضارع کے معنے لغت میں مشابہ کے ہیں اور وہ دو باتوں میں اسم کے مشابہ ہے:-

اول تعداد حروف اور موافقت حرکات وسکنات میں - جیسے یضرب و ضارب ؁

دوم - زمانہ حال اور استقبال کی شارکت میں جیسے اسم فاعل میں پائی جاتی ہے ؁

یہ فعل سَ اور سوف کے آنے سے استقبال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسے سَیَضْرِبُ وَسَوْفَ یَضْرِبُ اور لام مفتوحہ کے آنے سے حال کے معنے دیتا ہے - جیسے انی لیحزننی ؁

مضارع کا اعراب

مضارع کے تین اعراب ہیں - رفع - نصب و جزم - اس اعراب کے لحاظ سے مضارع کے صیغے چار حصوں میں تقسیم کیئے گئے ہیں:-

۱ - صحیح کے پانچ صیغے سوائے واحد مؤنث مخاطب کے - ان کا رفع ضمہ سے نصب فتحہ سے اور جزم سکون سے ہوتا ہے ؁

حالت جزمی	حالت نصبی	حالت رفعی
لم یفعل لم تفعل - لم افعل لم نفعل	لن یفعل لن تفعل - لن افعل لن نفعل	یفعلُ تفعلُ - افعلُ نفعلُ

۲ - مفرد ناقص واوی و یائی جیسے یَدْعُوْ و یَرْمِیْ - ان کا رفع تقدیر ضمہ سے - نصب فتحہ سے اور جزم حذف لام سے ہوتا ہے - امثلہ ذیل کو دیکھو:-

حالت رفعی وَاللّٰهُ یَدْعُوْ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ - ھو یرمی

حالت نصبی لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلٰهًا - ھُوَ لَنْ یَرْمِیَ

حالت جزمی کَاَنْ لَمْ یَدْعُنَا اِلٰی ضُرٍّ مَّسَّهٗ - ھُوَ لَمْ یَرْمِ

۳ - مفرد ناقص الفی - جیسے یَرْضٰی وَیَخْشٰی اس کا رفع تقدیر ضمہ سے - نصب تقدیر فتحہ

اور جزم حذف لام سے ہوتا ہے۔ جیسے لا یرضی لعبادہ الکفر۔ لن ترضی عنک الیھود۔ لم یخش الا اللہ ✦

۴۔ صحیح اور ناقص کے چار تثنیہ اور دو صیغے جمع مذکر غائب و مخاطب اور ایک صیغہ واحد مؤنث مخاطب ان سب کا رفع اثبات نون سے اور نصب و جزم اُس کے حذف سے ہوتا ہے۔ امثلہ ذیل کو دیکھو:۔

قسم صیغہ	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
تثنیہ	یفعلان۔ یدعوان۔ یرمیان۔ یرضیان	لن یفعلا۔ لن یدعوا۔ لن یرمیا۔ لن یرضیا	لم یفعلا۔ لم یدعوا۔ لم یرمیا۔ لم یرضیا
جمع	یفعلونَ۔ یدعونَ۔ یرمونَ۔ یرضونَ	لن یفعلوا۔ لن یدعوا۔ لن یرموا۔ لن یرضوا	لم یفعلوا۔ لم یدعوا۔ لم یرموا۔ لم یرضوا
واحد مؤنث مخاطب	تفعلینَ۔ تدعینَ۔ ترمینَ۔ ترضین	لن تفعلی۔ لن تدعی۔ لن ترمی۔ لن ترضی	لم تفعلی۔ لم تدعی۔ لم ترمی۔ لم ترضی

جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے دو صیغے نون ضمیر کے ساتھ متصل ہونے سے مبنی بر سکون ہوتے ہیں اور ناصب و جازم کے داخل ہونے سے اُن میں کچھ تغیر نہیں ہوتا ✦

سبق نمبر (۴۵)

مضارع کی حالت اعرابی عوامل کے لحاظ سے مضارع کی تین صورتیں ہیں۔ مرفوع، منصوب اور مجزوم۔ مرفوع مضارع کا عامل رافع معنوی ہے یعنی یہ کہ فعل عامل نصب اور جزم سے خالی ہو۔ جیسے یضرب۔

منصوب۔ مضارع کے عامل نصب پانچ ہیں:۔

۱۔ اَنْ یہ حرف مضارع کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے۔ جیسے احب ان تقوم ای احب قیامک ✦

۲۔ لَنْ یہ حرف مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کرتا ہے۔ جیسے لَنْ اَفْعَلَ ✦

۳۔ کَیْ یہ حرف واسطے تعلیل و سببیت کے آتا ہے یعنے اس کا مابعد ماقبل کا سبب ہوتا ہے۔ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ ✦

۴۔ اِذَنْ یہ حرف واسطے جواب اور جزا کے مضارع مستقبل کے ساتھ آتا ہے جیسے اذن تدخل

۵- اَنْ مقدرہ اور یہ چھ مقام پر آتا ہے:-

(۱) بعد حتّٰی جیسے سِرْتُ حتّٰی ادخلَ البلدَ +

(۲) بعد لام کَیْ جیسے سِرتُ لِاَدْخُلَ المَدِیْنَۃَ +

(۳) بعد لام جحد جیسے ما کانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ

فائدہ: تینوں حرف جارہ ہیں چونکہ فعل پر ان کا داخل ہونا ممتنع تھا اس واسطے اَنْ مصدریہ کو مقدر مانا۔

(۴) بعد اُس فَ کے جو امر کے پیچھے آئے جیسے زرنی فاکرمک یا نہی کے بعد جیسے لا تطغوا فیہ فیحل علیکم غضبی یا استفہام کے بعد جیسے این بیتک فازورک یا نفی کے بعد جیسے ما تاتینا فتحدثنا یا تمنی کے بعد جیسے لَیْتَ لِی مالاً فانفقہ یا عرض کے بعد جیسے الا تنزِلُ بنا فتصیب خیرًا +

(۵) بعد اُس واو کے جو مواضع مذکورہ بالا کے پیچھے آئے جیسے اسلم وتسلم وغیرہ

فائدہ فَ اور واو کے بعد اَنْ مقدر ہونے کی یہ وجہ ہے کہ یہ دونوں حرف عطف ہیں۔ اور ما قبل انکا جملہ انشائیہ اور عطف جملہ خبریہ* کا جملہ انشائیہ پر منع ہے۔ اس واسطے انکے مابعد کو اَنْ مصدریہ کے مقدر کرنے سے مفرد کیا۔ پھر مفرد کا مفرد پر عطف ڈالا +

(۶) بعد اُس اَوْ کے جو اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنے میں ہو جیسے لالزمنّک او تعطینی حقی

تنبیہ جو اَنْ مشتقات علم کے بعد واقع ہو مضارع کو نصب نہیں دیتا۔ بلکہ وہ مخففہ اَنْ مثقلہ سے ہوتا ہے جیسے عَلِمَ اَنْ سیکون منکم مرضی اور جو اَنْ ظن کے بعد آئے اُسکی دو حالتیں ہیں۔ اگر مصدریہ ہے تو نصب دیگا۔ جیسے حَسِبْتُ اَنْ تخرج اور اگر اَنْ مثقلہ سے مخففہ ہے تو رفع جیسے ظَنَنْتُ اَنْ سیقومُ +

---

* جملہ انشائیہ وہ ہے جس میں کسی طرح کی خواہش پائی جائے جیسے اِضْرِبْ

** جملہ خبریہ وہ ہے جس میں کسی طرح کی خبر پائی جائے جیسے جاء زید

سبق نمبر (۵۵)

مجزوم - مضارع کے عامل جزم پانچ حرف ہیں:-

۱- لم یہ حرف مضارع کو ماضی منفی کے معنے میں کر دیتا ہے جیسے لم یلد ولم یولد ای ما ولد ولا ولد ٭

۲- لما - یہ حرف مثل لم کے عمل کرتا ہے جیسے لما یضرب ای ما ضرب فرق دونوں میں اس قدر ہے کہ لمّا کی نفی ماضی کے تمام زمانوں کو مستغرق ہوتی ہے پس لما یضرب کے یہ معنے ہونگے کہ ضارب نے کبھی کسی زمانہ میں از منہ گذشتہ سے نہیں مارا ٭

۳- لام امر - یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنے طلب فعل کے پیدا کرتا ہے - جیسے لیضرب زیدٌ جب اس لام کے پہلے واو یا ف آئے تو ساکن ہوتا ہے - جیسے فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا ٭

۴- لائے نہی - یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنے ترک فعل کے پیدا کرتا ہے - جیسے لا یضرب زیدٌ ٭

۵- ان شرطیہ - یہ حرف دو فعلوں پر آتا ہے جن میں سے پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے جیسے ان تضرب اضرب پہلے کو فعل شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں - یہ حرف ہمیشہ مستقبل کے معنے دیتا ہے - اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے ان ضربت ضربتُ اور اس جگہہ جزم تقدیری ہوگی - کیونکہ ماضی مبنی ہے اور اس کو اعراب نہیں آسکتا ٭

فائدہ اِن شرطیہ کے معنے میں مندرجہ ذیل نو کلمے مستعمل ہوتے ہیں - مہما - اذما - حیثما - این - متی - ما - من - ای - انّی اور انکو کلم المجازات یعنی کلمات شرط و جزا کہتے ہیں - جیسے

مہما تاتنا بہ من ایۃ لتسحرنا بہا - اذما دخلت علی الرسول فقل لہ حقًا

حیثما تقصد اقصد - اینما تکونوا یدرککم الموت

متی اضع العمامۃ تعرفونی - ما تفعلوا من خیر یعلمہ اللّٰہ

من یعمل سوءً یجز بہ - ایًّا مّا تدعوا فلہ الاسماء الحسنی - انّی تکن اکن

تنبیہ جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مضارع میں جزم واجب ہوگا جیسے ان تضرب اضرب۔ ان تضربنی ضربتك اور اگر شرط ماضی اور جزا مضارع ہو تو جزم اور رفع دونوں جائز ہیں۔ جیسے ان جئتنی اکرمك او اکرمُكَ +
جب جزا فعل ماضی بغیر قد کے ہو تو اُس کے پہلے ف کا لانا جائز نہیں۔ جیسے ان ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ مگر جب جزا فعل مضارع مثبت یا منفی بہ لا ہو تو ف کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں جیسے ان یکن منکم الفٌ یغلبوا الفین۔ ومن عاد فینتقم الله منه اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو ف کا لانا واجب ہے۔ جیسے ان یسرق فقد سرق اخٌ له من قبلُ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه +

کبھی اذا جملہ اسمیہ کے ساتھ ف کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے وانْ تُصِبْهُم سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ای فَهُمْ يَقْنَطُوْنَ۔

سبق نمبر (۵۶)

فعل کی تقسیم بلحاظ عمل فعل علی العموم عامل قیاسی ہوتا ہے جو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ مگر بعض فعل عامل سماعی ہیں اور اپنی خصوصیات کے باعث اُس کے سوا عمل کرتے ہیں۔ اور یہ پانچ ہیں۔ (۱) افعال ناقصہ (۲) افعال مقاربہ (۳) افعال قلوب (۴) افعال مدح وذم (۵) فعل تعجب۔ ان میں سے پہلے دو فعلوں کا بیان نواسخ جملہ اسمیہ کے تحت میں آچکا ہے۔ باقی تینوں کا بیان اس جگہ لکھا جاتا ہے:۔

ؔ عوامل کی پہلی تقسیم باعتبار لفظی اور معنوی کے صفحہ ۵ کے حاشیہ میں مذکور ہو چکی ہے۔ پھر لفظی کی دو قسمیں ہیں ایک قیاسی جس کے لیے ضابطہ کلیہ مقرر ہے اور ہر فرد کا اُس پر قیاس ہو سکتا ہے۔ دوسری سماعی جس کا مدار سماع یعنی عرب کے محاورات سننے پر ہے اور کوئی قاعدہ کلیہ اُس کے واسطے مقرر نہیں +

افعال قلوب یہ سات فعل ہیں حسبَ۔ ظنَّ۔ خالَ شک کے واسطے علمَ۔ رایٰ۔ وجدَ یقین کے واسطے اور زعمَ شک و یقین دونوں میں مشترک ہے۔ ان کو افعال قلوب اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کا تعلق دل سے ہے اور ہاتھ پاؤں کو ان کے صدور میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ اور چونکہ ان میں شک و یقین کے معنے پائے جاتے ہیں اس واسطے ان کو افعال شک و یقین بھی کہتے ہیں +

یہ فعل مبتدا و خبر پر آتے ہیں اور دونوں کو بوجہ مفعولیت کے نصب دیتے ہیں۔ جیسے حسبتُ الجودَ خیرًا ۔ ظننتُ زیدًا عالمًا ۔ خِلتُ الدارَ خالیۃً ۔ علمتُ زیدًا ادیبًا رأیتُ اللہ اکبرَ کلِّ شیٍٔ ۔ وجدتُکَ عاقلًا ۔ زعمتُ اللہَ غفورًا ۔ زعمتُ الشیطانَ شکورًا +

تنبیہ افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے جب ایک کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا ذکر کرنا واجب ہوتا ہے کیونکہ یہ دونوں مفعول بمنزلہ ایک مفعول کے ہوتے ہیں مگر جب ظنَّ بمعنے اتہم و علم بمعنے عرف و رای بمعنی ابصر و وجد بمعنے اصاب کے ہو تو صرف ایک مفعول کو نصب آئیگا۔ اور اس وقت یہ فعل افعال قلوب سے نہ ہونگے۔ جیسے ظننتُ زیدًا (ای اتہمتُہٗ) علمت بکرًا (ای عرفت شخصہ) وغیرہ +

اور جب یہ فعل مبتداء و خبر کے بیچ میں آئیں یا دونوں سے مؤخر ہوں تو اس وقت ان کا عمل زائل ہو جاتا ہے۔ جیسے زیدٌ ظننتُ قائمٌ ۔ زیدٌ قائمٌ ظننتُ ایسا ہی جب ہمزہ استفہام یا حرف نفی یا لام ابتدا کے پہلے واقع ہوں تو اُس وقت بھی عمل باطل ہوتا ہے +

فائدہ صیر۔ اتخذ۔ جعل۔ خلق۔ ترک افعال تصییر کہلاتے ہیں یعنی وہ فعل جو ایک چیز کو اُس کے اصلی حال سے پھرائیں یہ بھی دو اسموں پر آتے ہیں اور دونوں کو نصب دیتے ہیں جیسے صیرتُ الطین خزفًا ۔ اتخذ اللہُ ابراھیمَ خلیلًا ۔ جعل الارضَ فراشًا ۔ خلق اللہ الانسانَ ھلوعًا ۔ ترکتہ حیرانَ +

سبق نمبر (۵۷)

افعال مدح و ذم یہ چار فعل ہیں نعم۔ حبّذا۔ بئس۔ ساءَ پہلے دو فعل مدح اور توصیف کے واسطے آتے ہیں اور آخری دونو ہجو اور ذم کے واسطے۔ ان میں سے نعم۔ بئس اور ساءَ کا فاعل اکثر اسم ذو اللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو ذو اللام کی طرف مضاف ہو اور اُس کے بعد ایک اور اسم مرفوع ہوتا ہے جس کی توصیف یا ہجو مقصود ہوتی ہے اور اُس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں جیسے نعم الرجل زید۔ نعم غلام الرجل زید۔ بئس الرجل بکر۔ بئس غلام الرجل بکر اور یہی حال ساءَ کا ہے۔ کبھی نعم کے ساتھ ما آتا ہے جو شیءٌ کے معنی میں نعم کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے فَنِعِمَّا ھِیَ اے نعم شیءٌ ہے۔

حَبَّذَا مرکب ہے حَبَّ فعل ماضی اور ذا اسم اشارہ ہے جو اس حَبَّ کا فاعل ہے اور اس کے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے۔ جیسے حبّذا زیدٌ۔

فائدہ ترکیب میں مخصوص بالمدح یا بالذم مبتدا مؤخر ہوتا ہے اور فعل مع فاعل اُس کی خبر مقدم اور بعض کے نزدیک مخصوص مدح و ذم خبر مبتداء محذوف کی ہے جو ایک ضمیر منفصل ہوتی ہے۔ اس صورت میں نعم الرجل زیدٌ کی تقدیر ہوگی نعم الرجل ھو زید۔

اور جب قرینہ پایا جائے تو یہ مخصوص محذوف ہوتا ہے جیسے نعم العبد اے ایوبؑ

افعال تعجب فعل تعجب کے دو صیغے ہیں (۱) مَا اَفْعَلَہٗ (۲) اَفْعِلْ بِہٖ اور یہ دونوں واسطے اظہار تعجب کے آتے ہیں۔ جیسے مَا اَحْسَنَ زیدًا اے ایُّ شیءٍ احسن زیدًا۔ اَحْسِنْ بِہٖ اے احسن زید پہلے فعل میں ما مبتدا ہے اور احسن کا فاعل ہو اور زید مفعول بہ۔ دوسرے فعل میں اَحْسِنْ صیغہ امر بمعنے ماضی اور زید مجرور فاعل فعل جس کے پہلے ب جارہ زائد ہے۔

فائدہ۔ یہ صیغے صرف اُن فعلوں سے آتے ہیں جن سے افعل التفضیل بنایا جاتا ہے۔ اگر ثلاثی مزید فیہ یا رباعی سے اس کے معنے اداکرنے ہوں تو لفظ اشدّ اُس فعل کی مصدر کے پہلے ذکر کیا جاتا ہے جس سے فعل تعجب بنانا مقصود ہو جیسے ما اشدّ اخضرارہ و اشدد باخضرارہ

سبق نمبر (۵۸)

جملہ کی تقسیم جملہ کی چار قسمیں ہیں :-

۱۔ جملہ اسمیہ جس کی پہلی جزو اسم ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ۔

۲۔ جملہ فعلیہ جس کی پہلی جزو فعل ہو۔ جیسے۔ قَامَ زَیْدٌ

(حرف چونکہ نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔ اس واسطے یا زَیْدُ ۔ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ میں حرف کا کچھ لحاظ نہ ہوگا۔ کیونکہ پہلا قائم مقام اَدْعُوْ کے ہے۔ پس فعلیہ ہوا اور دوسرا جملہ اسمیہ) ۔

۳۔ جملہ ظرفیہ جس کی پہلی جزو ظرف اور دوسری جزو اسم مرفوع ہو جیسے عندی مالٌ

۴۔ جملہ شرطیہ جس کے پہلے حرف شرط اور دو جملوں سے مرکب ہو۔ جملہ اول کو شرط کہتے ہیں اور جملہ ثانی کو جزا یہ دونوں جملے خواہ فعلیہ ہوں۔ جیسے ان تکرمنی اکرمك یا ایک فعلیہ اور دوسرا اسمیہ۔ جیسے ان تضربنی فانا ضاربُك ۔

فائدہ اس تقسیم سے ظاہر ہے کہ درحقیقت جملے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اسمیہ دوم فعلیہ۔ کیونکہ ظرفیہ ایک طرح سے جملہ فعلیہ اور بقول بعض جملہ اسمیہ ہے اور شرطیہ دو جملہ فعلیہ یا ایک فعلیہ اور اسمیہ سے ملکر بنتا ہے ۔

جملہ خبریہ و انشائیہ مفہوم کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں :-

۱۔ خبریہ جس کے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا کہہ سکیں جیسے جاءَ احمدُ

۲۔ انشائیہ جس کے کہنے والے کی طرف جھوٹ یا سچ کی نسبت نہ ہو سکے جیسے اضرِبْ

پس جس جملہ میں کسی قسم کی خبر پائی جائے وہ جملہ خبریہ ہے اور جس میں کسی طرح کی خواہش پائی جائے وہ جملہ انشائیہ۔ جملہ انشائیہ میں امر یا نہی یا استفہام یا تمنی یا ترجی یا عقود یا ندا یا عرض یا قسم یا تعجب میں سے کسی چیز کا ہونا ضرور ہے بغیر اس کے جملہ انشائیہ نہیں ہو سکتا ۔

سبق نمبر (۵۹) سوالات

الف (۱) مضارع کن امور سے اسم سے مشابہ ہے ؟

(۲) جو اَنْ مشتقات علم کے بعد آ ئے وہ مضارع پر کیا اثر کرتا ہے ؟

(۳) کلم المجازات کی تفصیل بیان کرو۔ اور بتاؤ کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں ؟

(۴) اِنْ شرطیہ کے بعد کس حالت میں فَ کا لانا واجب ہوتا ہے ؟

(۵) افعال قلوب میں سے کون کون فعل اور کس وقت متعدی بیک مفعول ہوتے ہیں ؟

ب۔ (۱) ما کان اللّٰہُ لیطلعکم علی الغیب میں مضارع کا ناصب کون ہے ؟

(۲) من وجد خیرا فلیحمد اللہ میں لام پر جزم کیوں ہے ؟

(۳) ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت۔ میں علم کا دوسرا مفعول کیوں نہیں آیا ؟

(۴) والارض فرشناھا فنعم الماھدون میں نعم کا مخصوص بالمدح کون ہے ؟

(۵) اَحْسِنْ بزیدٍ میں احسِنْ کیا کلمہ ہے اور اس کا فاعل کون ہے ؟

ج۔ فقرات ذیل میں جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کی کیفیت عمل بیان کرو:۔

(۱) ذرھم یخوضوا ویلعبوا حتی یلاقوا یومھم الذی یوعدون *

(۲) لا تفتروا علی اللہ کذبا فیسحتکم بعذاب *

(۳) ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا یضاعفہ لکم *

(۴) الدنیا والاخرۃ ضرتان ان ارضیتَ احدٰھما اسخطت الاخریٰ *

(۵) المتر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتب یدعون الی کتاب اللہ لیحکم بینھم *

(۶) بئس الاِسمُ الفسوق بعد الایمان نعم اجر العٰملین *

(۷) مَآ اصبرھم علی النار۔ اَسْمِعْ بھم وابْصِرْ۔ فانظر ماذا تری انی اراانی اعصر خمرا *

سبق نمبر (۶۰)

مندرجہ ذیل کہانیوں کا ترجمہ کرو۔ مرفوعات منصوبات مجرورات و توابع کو پہچان کر ان کے اعراب بیان کرو۔ اور جو اسمائے مبنی ہیں اُن کو علیحدہ علیحدہ مع قسم کے لکھو۔

۱۔ قیل إنّ بعض الأدباء مرّ ذات یوم من الأیام علی نحوی یدرس فی دارہ لہ و بین یدیہ صبیٌّ یقرأ فی النحو فوقف بازاء بابہ لیسمع قراءۃ الصبی فسمعہ یقول یا سیدی اذا قلت خرج الناسُ الا زیداً وقیل لی لأی سبب لم یخرج زید فما اقول۔ فقال الشیخ قل انہ مشتغل بضرب عمرٍو قال الصبی احسنت فاذا قلت قلم القوم الا حماراً وقیل لی لای علۃ لم یقم الحمارُ فما اقول۔ فقال الشیخ قل انہ مشتغل باکل العلف قال الصبی احسنت فاذا قلت جاء الامیر والجیش وقیل لی ما الذی جاء بالامیر وجیشہ فما اقول۔ قال الشیخ قل انہم جاؤا بحکم ہذا الشیخ لضربی فصرخ الصبی ونادی یا امۃ محمدٍ ادرکونی ای اخی اغث اخاک یا ابت الوحا الوحا۔ ہیا قومی العجل العجل فان الشیخ قد جُنّ ولذا امر بضربی ثم ولّی ھارباً فضحک الادیب منہما ومضی لشانہ ۰

۲۔ قیل انّ الکسائی کان جالساً ذات یوم فی دارہ اذ سمع قائلاً یقول: اعلموا ایہا الناس انّ حماری ہذا الذی انا اکب علیہ ہو الکسائی النحویُّ فلیعُلم الحاضر الغائب فامتلأ الکسائی غیظاً حین سمع کلامہ وخرج من الدار مسرعاً لینظر من الذی جعلہ حماراً۔ فاذا ہو برجل طویل القامۃ عظیم الہامۃ فدنا منہ وقال لہ ایہا الشیخ علمنا بالکسائی انہ ادمیٌّ فکیف صار حیواناً ناہقاً۔ قال نعم انی دعوتُ ربی البارحۃ ان یمسخ حمار النحو اعرٌو من ضرب زید فانہ السبب فی ذلک وکنت مضطجعاً علی فراشی ثم انی نزلت من علی السریر لاغلق باب الدار فوجدت ہذا الحمار فی الدہلیز فعلمت ان اللہ قد استجاب دعائی وجعلہ کما تری فضحک الکسائی و رجع الی منزلہ وھو یحوقل من کلامہ الدال علی غباوتہ وجہلہ ۰

حرف کا بیان

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) عاملہ (۲) غیر عاملہ - ان دونوں قسموں کا مختصر بیان کتاب الصرف کے خاتمہ میں علیحدہ علیحدہ مذکور ہو چکا ہے - اس جگہہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ بہ ترتیب حروف تہجی پھر لکھا جاتا ہے :-

حرف الف

الف یہ حرف عربی زبان میں ہمیشہ ساکن مستعمل ہوتا ہے اور کلمات مبنیہ کے ساتھ آتا ہے - جیسے ذا و ما وغیرہ

ہمزہ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ندائے قریب - جیسے افاطم مہلا بعض هذا التدلل یعنے یا فاطمہ (۲) استفہام جیسے أزیدٌ قائمٌ (۳) مساوات - جیسے سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُونَ یہ ہمزہ ایسے جملہ پر آتا ہے کہ اُس کے جملہ مابعد پر اَمْ عاطفہ ہو اور نیز دونوں جملے تاویل مصدر کی قابلیت رکھتے ہوں تاکہ اُن کے نتیجہ مضمون میں یکسانی پائی جائے پس اس آیت کے معنی یہ ہونگے سواء انذارهم وعدام انذارهم (۴) انکار ابطالی اور اس کی دو صورتیں ہیں - اوّل یہ کہ ہمزہ کا مابعد مثبت ہو تو نفی کے معنے حاصل ہوں - جیسے أَیُحِبُّ أَحَدُکُمْ أَنْ یَأْکُلَ لَحْمَ أَخِیهِ مَیْتًا اے لا یحب - دوم یہ کہ ہمزہ کا مابعد منفی ہو تو مثبت کے معنی حاصل ہوں - جیسے أَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ اے شرحنا صدرک - غرض ان دونوں مقاموں میں ہمزہ کے لانے سے اس کے مابعد کا ابطال مقصود ہے (۵) تقریر یعنی مخاطب سے ایسی بات کا اقرار کرانا جو متکلم کا مظنون اور اُس کے نزدیک ثابت ہو - جیسے أَضَرَبْتَ زَیْدًا ؟

اَجَلْ حرف جواب ہے اور نَعَم کی مانند تصدیق کلام متکلم کے واسطے آتا

ہے۔ اکثر نحویوں نے ان دونوں میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ خبر کے بعد اَجَلْ کا استعمال

اور استفہام کے بعد نَعَم کا استعمال احسن ہے +

اِذْ یہ حرف ماضی پر آتا ہے اور اکثر ظرف زمان کے معنے دیتا ہے۔ جیسے

فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یعنی حِيْنَ اِخْرَاجِهٖ

(۲) اگر مضارع پر آئے تو پھر بھی ماضی کے معنی اس سے مقصود ہوتے ہیں۔

جیسے اِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ (۳) جب بَيْنَا وبَيْنَمَا کے

بعد آئے تو اس کے معنے مفاجات کے ہوتے ہیں۔ جیسے بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ

اِذْ اَقْبَلَ زَيْدٌ +

تنبیہ اِذْ حقیقت میں اسم زمان ہے اور جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے بعض

اوقات خود اس کی طرف بھی دوسرا کلمہ مضاف کیا جاتا ہے جو وقت کے معنوں

کو شامل ہو جیسے يَوْمٌ۔ حِيْنٌ وغیرہ اور اس صورت میں وہ جملہ محذوف کیا جاتا

ہے جس کی طرف لفظ اِذْ مضاف ہو اور یہ اِذْ تنوین جری کے ساتھ پڑھا جائیگا

جیسے يَوْمَئِذٍ کہ اصل میں تھا يَوْمَئِذْ كَانَ كَذَا +

اِذَا شرط اور ظرفیت کے واسطے آتا ہے اور فعل کو مستقبل کے معنی میں

کردیتا ہے۔ جیسے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ (۲) مفاجات کے معنے دیتا ہے جبکہ مبتدا

وخبر کے ساتھ مستعمل ہو۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا الْاَسَدُ بِالْبَابِ +

اِذْمَا حرف شرط ہے اور اِنْ شرطیہ کا سا عمل کرتا ہے۔ جیسے اِذْ مَا دَخَلْتَ

علی الرسول فقل له حقًا +

اِذَنْ۔ فعل مضارع کا ناصب اور جواب وجزا کے واسطے مستعمل ہوتا

ہے۔ جیسے اذن تدخل الجنّة +

اَلْ اس کی تین قسمیں ہیں۔ حرف تعریف۔ اسم موصول۔ زائد۔ قسم اول

چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے:۔
(۱) عہد خارجی جس کا مدخول متکلم اور مخاطب کو معلوم ہو۔ جیسے جاءَ الامیرُ ٭
(۲) عہد ذہنی جو متکلم کے ذہن میں ایک فرد غیر معین مراد ہو۔ جیسے اخاف ان یاکلہ الذئب
(۳) جنسی جس سے مراد جنس ہو۔ جیسے الرّجلُ افضل من المرأۃ ٭
(۴) استغراقی جو تمام افراد کو شامل ہو۔ جیسے الانسان حیوانٌ ٭
اسم موصول جبکہ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو جیسے الضاربُ المضروب
زائد جبکہ اعلام پر آئے۔ جیسے الحسنُ۔ الخلیل وغیرہ ٭
اَلَا (بفتح ہمزہ وتخفیف لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تنبیہ۔ جیسے
اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَاءُ (۲) توبیخ وانکار۔ جیسے الا زیدٌ قائمٌ (۳) تمنی۔
جیسے الا تنزل عندی۔ (۴) عرض یعنی کسی چیز کا نرمی سے مانگنا۔ جیسے الا
تحبون ان یّغفر اللہ لکم (۵) تحضیض یعنے کسی چیز کا سختی سے مانگنا۔ جیسے
اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّکَثُوْا اَیْمَانَھُمْ ٭
اَلَّا (بفتح وتشدید لام) حرف تحضیض ہے اور جملہ فعلیہ سے مختص ہے۔ جیسے
اَلَّا تُصَلِّیْ ٭
اِلَّا (بالکسر وتشدید لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) استثناء۔ جیسے
فَشَرِبُوْا مِنْہُ اِلَّا قَلِیْلٌ (۲) صفت بمعنے غیر۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْہِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللہُ
لَفَسَدَتَا (۳) عطف۔ جیسے لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْکُمْ حُجَّۃٌ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ
اِلٰی حرف جر ہے اور مندرجہ ذیل معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) واسطے انتہائے
غایت کے خواہ زمانی ہو جیسے اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْل خواہ مکانی جیسے اَسْرٰی
بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی (۲) معیت۔ جیسے
لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ (۳) مرادف لام۔ جیسے الامر الیک

(۴) موافقت فِی جیسے لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (۵) بمعنے عِنْدَ جیسے اشھٰی اِلَیَّ مِنَ الرَّحِیْقِ السَّلْسَلِ +

اَمْ۔ حرف عطف ہے اور کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) متصلہ جبکہ اُس کا مابعد اُس کے ماقبل سے مربوط اور ہمزہ استفہام اُس کے پہلے ہو۔ جیسے اَزَیْدٌ عِنْدَکَ اَمْ عَمْرٌو (۲) منقطعہ جو اُس کے خلاف ہو۔ جیسے اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ +

اَمَا (بفتح وتخفیف میم) یہ اَلَا کے معنے میں آتا ہے۔ اور اکثر اس کے بعد قسم ہوتی ہے۔ جیسے اَمَا وَاللّٰہِ لَوْتَجِدُنَّ وَجْدِیْ +

اَمَّا (بفتح وتشدید میم) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط۔ جیسے اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ (۲) تفصیل جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو وَبَکْرٌ اَمَّا زَیْدٌ فَضَرَبْتُہٗ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَکْرَمْتُہٗ وَاَمَّا بَکْرٌ فَاَعْرَضْتُ عَنْہُ۔ اس صورت میں اَمَّا کا تکرار ضروری ہے (۳) کبھی شروع کلام کے واسطے آتا ہے اور اس سے کوئی تفصیل مقصود نہیں ہوتی۔ جیسے اَمَّا بَعْدُ +

اِمَّا (بکسر وتشدید) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شک۔ جیسے جَاءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ وَاِمَّا عَمْرٌو (۲) تخییر۔ جیسے اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِیْھِمْ حُسْنًا (۳) تفصیل جیسے اِمَّا شَاکِرًا وَاِمَّا کَفُوْرًا +

تنبیہ بعض نحویوں کے نزدیک اِمَّا مرکب ہے اِنْ و مَا سے۔ کبھی مَا حذف ہو کر صرف اِنْ رہ جاتا ہے جیسے اِنْ مِنْ صَیْفٍ ای اِمَّا من صیف +

اِنْ (بالکسر) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط جیسے اِنْ ینتھوا یُغْفَرْ لَھُمْ (۲) نفی۔ جیسے اِنِ الْکَافِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ (۳) مخففہ از مثقلہ سے جیسے اِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ +

اَنْ (بالفتح) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ناصب مضارع۔ جیسے

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ (۲) حرف مصدر۔ جیسے فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا (۳) حرف زائد۔ جیسے لَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ

اِنَّ } یہ دونوں حرف مشبہ بفعل ہیں۔ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم کو نصب
اَنَّ } اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ مفصل حال صفحہ ۱۸۱ میں مذکور ہے +

اَنّٰی (مفتوح۔ مشددہ۔ مقصورہ) کلمہ ظرف ہے اور استفہام کے واسطے آتا ہے۔ جیسے یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا +

اَوْ (بالفتح وتخفیف) حرف عطف ہے اور یا کے معنے دیتا ہے۔ خبر میں شک کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ اور انشاء میں تخییر کے واسطے جیسے تزوج ھندًا اَوْ اُخْتَھَا +

فائدہ جب ایک چیز کا عطف۔ دوسری چیز پر اَوْ سے کیا جائے تو معطوف علیہ کے صدر میں اِمَّا آسکتا ہے۔ جیسے جَآءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ اَوْ عَمْرٌو +

اِیْ (بالکسر وسکون یٰ) حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے حرف قسم کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اِیْ وَاللّٰہِ +

اَیْ (بالفتح وسکون یٰ) کبھی ندا کے واسطے آتا ہے۔ جیسے اَیْ زید اور کبھی تفسیر کے واسطے جیسے عِنْدِیْ عسجد ای ذھب +

اَیَا۔ حرف ندا ہے۔ جیسے ایا منازل سلمٰی فَاَیْنَ سَلْمَاکِ +

حرف الباء

ب یہ حرف کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الصاق یعنی الصال جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (۲) استعانت جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (۳) سببیت جیسے اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ (۴) مصاحبت۔ جیسے خرج زید

بِعَشِیْرَتِہٖ ۔ مقابلہ و مبادلہ۔ جیسے بِعْتُ الْفَرَسَ بِمِائَةِ دِیْنَارٍ (۶) تعدیہ جیسے ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ (۷) ظرفیت۔ جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ (۸) بمعنے مِنْ جیسے عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا الْمُقَرَّبُوْنَ (۹) قسم بِاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا (۱۰) زائد قیاسی جو نفی یا استفہام کی خبر میں آئے۔ جیسے لَیْسَ زَیْدٌ بِشَاعِرٍ ۔

بَلْ حرف اضراب ہے جو پہلی چیز سے اعراض اور دوسری چیز کے اثبات کے واسطے آتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو یعنی بَلْ جَاءَنِیْ عَمْرٌو ۔

بَلٰی حرف جواب ہے اور کلام مخاطب کی نفی اور اُس کے ابطال کے واسطے آتا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں (۱) یہ کہ کلام استفہام سے خالی ہو۔ جیسے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی (۲) یہ کہ کلام استفہامی ہو خواہ استفہام حقیقی ہو۔ جیسے اَلَیْسَ زَیْدٌ بِقَائِمٍ کے جواب میں کوئی کہے بَلٰی ۔ خواہ توبیخی۔ جیسے اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ بَلٰی ۔

بَیْدَ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) بمعنی غیر۔ جیسے نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ بَیْدَ اَنَّھُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا (۲) بمعنی مِنْ اَجْلِ ۔ جیسے اَنَا اَفْصَحُ مَنْ نَطَقَ بِالضَّادِ بَیْدَ اَنِّیْ مِنْ قُرَیْشٍ دونوں حالتوں میں یہ لفظ اَنَّ کی طرف مضاف ہوکر آتا ہے۔

حرف التاء

تَ یہ حرف کئی معنوں میں آتا ہے (۱) قسم اور اس حالت میں لفظ اللہ سے مختص ہوگا۔ جیسے تَاللّٰہِ (۲) خطاب آخر اسماء میں۔ جیسے اَنْتَ و اَنْتِ (۳) ضمیر آخر افعال میں۔ جیسے ضَرَبْتَ ۔ ضَرَبْتِ ۔ ضَرَبْتُ ۔

حرف الثاء

ثُمَّ (بالضم) حرف عطف ہے اور تین چیزوں کا خواستگار۔ معطوف علیہ کے حکم میں اشتراک۔ ترتیب اور مہلت۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو ۔
ثَمَّ (بالفتح) ظرف ہے اور مکان بعید کی طرف اُس سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ۔

حرف الجیم

جَیْرِ۔ حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے نعم کی مانند مستعمل ہوتا ہے

حرف الحا

حَاشَا۔ اس کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنے استثناء جیسے جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ (۲) فعل اور اس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ جیسے رَاَیْتُ النَّاسَ مَا حَاشَا قُرَیْشًا (۳) اسم بمعنے تنزیہ۔ جیسے حَاشَا لِلّٰہِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْہِ مِنْ سُوْءٍ ۔
حَتّٰی کئی معنوں میں آتا ہے (۱) انتہا غایت۔ جیسے نمت البارحۃ حتی الصباح (۲) بمعنی مع جیسے مات الناسُ حتّی الانبیاءِ (۳) بمعنی کے اور اس وقت مضارع کو بتقدیر اَنْ نصب دیتا ہے۔ جیسے اَسْلَمْتُ حتّٰی ادخل الجنۃ ۔

حرف الخاء

خَلَا۔ اس کا استعمال دو طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنی استثناء جیسے

جاءَ القومُ خلا زیدٍ (۲) فعل اور اس وقت مفعول کو نصب دیتا ہے۔ جیسے
الا کلُّ شیءٍ ما خلا اللہَ باطلٌ۔

حرف الراء

رُبَّ یہ حرف جر ہے۔ ہمیشہ صدر کلام میں آتا ہے اور مجرور اس کا اکثر نکرہ
موصوفہ ہوتا ہے۔ یہ حرف تکثیر و تقلیل دونوں معنوں کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے
رُبَّ رجلٍ کریمٍ لقیتُہ جب ماء کافہ اس کو لاحق ہو تو اس کا عمل باطل
ہو جاتا ہے اور اس وقت اکثر مخفف پڑھا جاتا ہے۔ جیسے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِینَ
کَفَرُوا۔

حرف السین

س۔ مضارع پر آتا ہے اور اُس کو مستقبل قریب کے معنے میں خاص کر
دیتا ہے۔ جیسے فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللہُ۔
سوف مضارع پر داخل ہو کر اُس کو مستقبل بعید کے معنے میں کر دیتا
ہے جیسے سَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللہُ کبھی اُس پر لام تاکید بھی آجاتا ہے۔ جیسے وَ
لَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔
سِیَّ اسم ہے بمنزلہ مثل اس کے اول لا اور آخر میں ما کا لانا ضروری ہے
اس صورت میں اس کے معنے ہونگے خصوصاً جیسے لا سیّما کبھی لا کے پہلے
واؤ بھی بڑھا دیتے ہیں۔

حرف العین

عدا حرف جار ہے اور اس کا مجرور مستثنیٰ کے حکم میں ہوتا ہے جیسے
جاءنی القوم عدا زیدٍ۔

عَلٰی کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) استعلاء جیسے وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ
(۲) ضرر۔ جیسے عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (۳) شرط۔ جیسے أَصْفَحُ عَنْ زَلَّاتِكَ الْمَاضِيَةِ
عَلٰی أَنْ تُصْلِحَ أَعْمَالَكَ الْآتِيَةَ (۴) تعلیل۔ جیسے وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ
(۵) بمعنی لیکن۔ جیسے فُلَانٌ جَهَنَّمِيٌّ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (۶) بمعنی
فِيْ جیسے دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ (۷) بمعنے مِنْ جیسے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ
الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ +

تنبیہ۔ جب عَلٰی کے پہلے مِنْ آئے تو اُس وقت عَلٰی اسم ہوتا ہے۔ جیسے
نَزَلْتُ مِنْ عَلَى الْفَرَسِ +

عَنْ۔ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تجاوز۔ جیسے رَمَيْتُ السَّهْمَ
عَنِ الْقَوْسِ (۲) تعلیل۔ جیسے مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (۳) بدل۔ جیسے اتَّقُوْا
يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا (۴) بمعنے مِنْ جیسے هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ
التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ +

تنبیہ۔ جب عَنْ کے پہلے مِنْ آئے تو اُس وقت عَنْ اسم ہوتا ہے۔ جیسے جَلَسَ
زَيْدٌ مِنْ عَنْ يَّمِيْنِيْ +

عِنْدَ ظرف زمان ہے اور حضور کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے خواہ حضور
حسّی ہو۔ جیسے فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ۔ خواہ حضور معنوی۔ جیسے الَّذِيْ
عِنْدَهٗ عِلْمٌ +

تنبیہ۔ جب اس کے پہلے حرف جارہ آئے تو عِنْدَ کی دال مکسور ہوگی۔ جیسے مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
عَوْضُ ظرف مبنی بر ضم ہے اور اَبَدًا کی مانند مستقبل منفی کے استغراق
کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَا أَضْرِبُهٗ عَوْضُ

حرف الغین

غَیرُ۔ اسم لازم الاضافۃ ہے مگر مضاف الیہ کبھی لفظ سے محذوف بھی ہوتا ہے جبکہ عبارت سابق سے اُس کے معنے مفہوم ہوں۔ جیسے لاغیرُ۔ لَیسَ غیرُ ٭

حرف الفاء

ف اس کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) عاطفہ جبکہ ترتیب مقصود ہو جیسے جاءَ زَیدٌ فَعَمرٌو یا تعقیب مراد ہو۔ جیسے دَخَلتُ البَصرَۃَ فَبَغدَادَ (۲) جواب شرط۔ جیسے ان جئتنی فاکرمك ٭

تنبیہ بعض نحویوں کے نزدیک فَ جار بھی آئی ہے۔ جیسے فمثلِكَ حبلیٰ قدطرقت ومرضع لکن حق یہ ہے کہ اس جگہہ رُبَّ حرف جر محذوف ہے ٭

فِی کئی معنوں میں مستعمل ہے (۱) ظرفیت خواہ حقیقۃً ہو۔ جیسے الماء فی الکوز خواہ مجازاً۔ جیسے ولکم فی القصاص حیوۃٌ (۲) مصاحبت۔ جیسے فَخَرَجَ عَلٰی قَومِہٖ فی زینتہ (۳) تعلیل۔ جیسے فذلکن الَّذِی لُمتُنَّنِی فِیہِ (۴) استعلا۔ جیسے وَلَاُوصَلِّبَنَّکُم فِی جذوع النخل (۵) مقایسہ جبکہ مفضول سابق اور فاضل لاحق کے درمیان واقع ہو جیسے فما متاع الحیوۃ الدنیا فِی الاٰخرۃ الاقلیل (۶) مرادف الیٰ۔ جیسے فردوا ایدیہم فی افواھہم ٭

حرف القاف

قَد۔ اس کا استعمال چار طرح پر ہے :۔

(۱) حرف تحقیق جب ماضی کے پہلے آئے۔ جیسے قد افلح من زکّٰھا ٭

(۲) حرف تعلیل جب مضارع کے پہلے آئے۔ جیسے قد یصدق الکذوب ٭

(۳) اسم بمعنے حسب۔ جیسے قد زیدٍ درھمٌ ٭

(۴) اسم فعل بمعنے یکتفی۔ جیسے قد زیداً درھمٌ ٭

قط اس کا استعمال تین طرح سے ہے :-

(۱) ظرف زمان واسطے استغراق نفی ماضی کے آتا ہے اور ماضی و مضارع دونوں پر داخل ہوتا ہے - جیسے ما فعلته قط - ما اَفعلُهٗ قطّ

(۲) بمعنے انتہ اس وقت ط ساکن ہوتی ہے اور اکثر اس کے شروع میں ف آتی ہے - جیسے قام زیدٌ فقط

حرف الکاف

ک حرف جارہ ہے اور تین معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تشبیہ - جیسے زیدٌ کالاسد (۲) تمثیل مضمون جملہ بجملہ دیگر - جیسے اجعل لنا الٰھًا کما لھم الھۃ (۳) زائدہ جیسے لیس کمثلہ شیٔ (۴) بمعنے مثل - اس وقت اسم کا حکم رکھتا ہے - جیسے یضحکن عن کالبرد المنھمد +

ک غیر جارہ کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم ضمیر منصوب و مجرور - جیسے مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ (۲) حرف خطاب جبکہ اسم اشارہ اور ضمیر منفصل منصوب کے آخر میں آئے جیسے ذٰلِکَ و ایاکَ +

کاَنَّ (بہ نون مشددہ مفتوحہ) حرف تشبیہ ہے اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے کاَنَّ زیدًا اسدٌ ÷

کذا - کنایہ کے واسطے آتا ہے - جیسے فعلت کذا - رأیت بمکان کذا +

کلاّ حرف ردع و زجر ہے - جیسے کلّا سوف تعلمُوْنَ +

کِلَا و کِلْتَا یہ دونوں حرف لفظوں میں مفرد اور معنوں میں تثنیہ اور ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصصہ کی طرف مضاف ہوکر مستعمل ہوتے ہیں - جیسے کلا الرجلین - کلتا الجنتین +

کَمْ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) خبریہ جو کثرت کے معنے دیتا ہے جیسے کم عبد عندی

(۲) استفہامیہ جو سوال کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے جیسے کم عبدًا عندکَ +

کیٔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) مختصر کیف کا۔ جیسے کی یجنحون الی سلم وما نثرت (۲) بمعنی لام تعلیل جبکہ ما استفہامیہ سے ملے۔ جیسے یرجی الفتی کیما یضر وینفع (۳) بمنزلہ ان مصدریہ۔ جیسے لکیلا تأسوا +

کیف دو معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شرط اس صورت میں اس کے بعد دو ایسے فعلوں کا آنا ضروری ہے جو لفظاً اور معنیً متفق ہوں۔ جیسے کیف تصنع اصنع (۲) استفہام کبھی اسم پر آتا ہے۔ جیسے کیف انت اور کبھی فعل پر جیسے کیف تکفرون باللّٰہ

حرف اللام

ل اس کی تین قسمیں ہیں (۱) عامل جر (۲) عامل جزم (۳) غیر عامل +

لام جارہ جب اسم ظاہر پر آئے تو مکسور ہوتا ہے۔ جیسے لِزَیدٍ مگر مستغاث پر آئے تو مفتوح اور اس صورت میں یا کا اُس کے پہلے آنا ضروری ہے۔ جیسے یالزید اور جب اسم ضمیر پر آئے تو مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے لنا۔ بلکہ مگر واحد متکلم میں مکسور ہوگا جیسے لِیْ +

لام جارہ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) اختصاص جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۲) تعلیل جیسے ضربتُ زَیْدً الِلتَّادِیب (۳) تاریخ یعنی مہینہ کی شب مقرر کرنے کے واسطے جیسے مات زید لثلث بقاین من شہر رمضان (۴) انشاء تعجب کے واسطے جیسے لِلّٰہ درک (۵) عاقبت یعنی انجام کار ظاہر کرنے کے لیے جیسے لدوا للموت و ابنوا للخراب (۶) حصول منفعت جیسے لہا ما کسبت +

لام جازمہ لام امر ہے جو مضارع غائب کے پہلے آکر اُس کو جزم دیتا ہے اور طلب کے معنی پیدا کرتا ہے۔ جیسے لِیَضْرِبْ۔ ف اور واو کے بعد یہ لام اکثر ساکن ہوتا ہے جیسے فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ۔ ولیؤمنوا بی +

لام غیر عاملہ کی کئی قسمیں ہیں (۱) لام ابتداء جو مضمون جملہ کی تاکید کے واسطے آتا ہے

جیسے کأنتم اشد رھبۃ (۲) لام زائدہ۔ جیسے اَلَا اِنَّھُم لَیَاکُلُوْنَ الطَّعَامَ

(۳) جواب لو و لولا و قسم جیسے لوتزیلوا لعذبنا۔ لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض۔ تاللہ لقد اثرک اللہ علینا ٭

لا۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) لائے نافیہ (۲) لائے نہی (۳) لائے زائدہ

لائے نافیہ کبھی نفی جنس کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَا رَیْبَ فِیْہِ اور کبھی لیس کے معنے دیتا ہے۔ جیسے لا رجل قائم لائے نہی مضارع کے پہلے آتا ہے۔ جیسے لَا یَضْرِبْ لائے زائدہ تاکید کلام کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لئلا یعلم اھل الکتاب ٭

لَعَلَّ حرف ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے لعل الساعۃ قریبۃٌ اور اکثر معنی ترجی کے دیتا ہے ٭

لٰکِنَّ حرف استدراک ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے ما ھذا ساکنا لکنہ متحرک اور اکثر دو جملوں کے درمیان واقع ہوتا ہے ٭

لٰکِنْ (۱) تخفیف نون اس وقت کچھ عمل نہیں کرتا۔ جیسے لکن کانوا ھم الظلمون (۲) حرف استدراک اور اس کے پہلے نفی یا نہی کا ہونا لازم ہے۔ جیسے مَا جَاءَنِیْ زید لکن عمرو۔ لا یقم زید لکن عمرو ٭

لَمْ مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ ٭

لَمَّا (۱) مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَمَّا یَضْرِبْ (۲) بمعنی حین واذ اس وقت خاص ماضی پر آتا ہے اور دو جملوں کا ہونا اس کے واسطے ضروری ہے جیسے لما جاء زید اکرمتہ (۳) حرف استثنا جیسے اِنْ کُلُّ نفسٍ لَمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ

لَنْ مضارع کو نصب کو دیتا ہے۔ جیسے لَنْ یَضْرِبَ ٭

لَوْ (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور یہ سبب نفی جملہ اول کے نفی جملہ ثانی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (۲) حرف تمنی

جیسے لو ان لنا کرۃ (۳) شرط کے لیے لیکن مضارع کو جزم نہیں دیتا ہے۔ جیسے ولو تلتقی اصداءنا بعد موتنا (۴) مصدری بمنزلہ اَن لیکن ناصب مضارع نہیں ہے۔ جیسے ما کان ضرك لو مننت وربما (۵) عرض جیسے لو تنزل عندی فتصیب خیرا +

لَولا (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بسبب وجود اول کے انتفائے ثانی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لولا علیٌّ لهلك عمرُ (۲) حرف تخصیص ہے۔ جیسے لولا تستغفرون اللہ (۳) توبیخ لولا جاؤا علیہ باربعۃ شهداء +

لَوما بمعنے لولا کے ہے۔ جیسے لوما تاتینا بالملئکۃ +

لَیتَ حرف تمنی ہے۔ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اور اکثر امور ممتنع پر آتا ہے۔ جیسے یالیتنی کنت ترابا +

حرف المیم

مَا۔ کی دو قسمیں ہیں اسمیہ و حرفیہ۔ اسمیہ زیادہ تر تین معنے میں آتا ہے (۱) موصولہ جیسے ما عندکم ینفدُ وما عند اللہ باق (۲) موصوفہ۔ جیسے ربما تکرہ النفوس من الامر لہ فرجۃٌ کحل العقال (۳) شرطیہ۔ جیسے وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ۔ ما حرفیہ کی بھی تین صورتیں ہیں (۱) نافیہ۔ جیسے ما ھذا بشرا (۲) کافہ۔ جیسے اِنما اِلٰهُكُمُ اللهُ وَاحِدٌ (۳) بمعنے مادام۔ جیسے اقوم ما جلس الامیر اور ما جب موصولہ ہوتا ہے تو معنے الذی اور غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے +

فائدہ سیما و طالما میں جو ما آتا ہے اُس کی کئی صورتیں ہیں۔ طالما میں ما مصدریہ ہے۔ جیسے طالما انتظرتك ای طال انتظاری لك سیما میں

بعض کے نزدیک مَا زائدہ ہے اور اس صورت میں اس کا مابعد مجرور ہوتا ہے۔ جیسے جاءَ
القوم لاسیما اخیک (اے لا مثل اخیک) اور بعض کے نزدیک مَا موصولہ بمعنے الذی
اس صورت میں اس کا مابعد مرفوع ہوگا۔ جیسے جاء القوم لاسیما اخوک (اے لا مثل
الذی ہو اخوک) سیما پر اکثر لا اور کبھی ولا بھی آتا ہے اور یہ لا زائدہ ہوتا ہے اور اس
کے معنے ہیں خصوصًا ۔

مَنْ چار معنی میں آتا ہے (۱) شرطیہ۔ جیسے مَنْ یعمل سوءً ا یجز بہ (۲) استفہامیہ
جیسے مَنْ بعثنا من مرقدنا (۳) نکرہ موصوفہ مررت بمن معجب لک (۴)
موصولہ بمعنے الذی کہ غیر ذوی العقول کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے الم تر ان
اللہ یسجد لہ مَنْ فی السموٰت ومن فی الارض ۔

مذ و منذُ (۱) حروف جارہ جبکہ ان کا مابعد مجرور ہو اور مِنْ یا فِی یا
اِلیٰ کے معنے دیتے ہوں جیسے مارأیتہٗ مُذ یوم الخمیس (اے من یوم الخمیس)
مارأیتہ مذ یومنا (اے فی ہذا الیوم) مارأیتہ مذ ثلثۃ (اے من ثلثۃ یا الیٰ
ثلثۃ ایام) (۲) مبتدا جبکہ ان کا مابعد اسم مرفوع ہو۔ جیسے مُذ یومُ الخمیس
(۳) ظرف جبکہ جملہ کی طرف مضاف ہوں۔ جیسے ما زال مذ عقدت یداہ ازارہ
وما زلت ابغی المال مذ انا یافعٌ ۔

مِن (۱) ابتدائیہ۔ جیسے سرت من البصرۃ الی الکوفۃ (۲) تبعیضیہ۔ جیسے
قطفت مِن الاثمار (۳) بیانیہ۔ جیسے فاجتنبوا الرجس من الاوثان (۴) سببیہ
جیسے لا استطیع الحرکۃ من الضعف (۵) بدل۔ جیسے ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من
الاخرۃ (۶) فصل جب دو متضاد چیزوں پر آوے۔ جیسے واللہ یعلم المفسد
من المصلح ۔

حرف النون

ن - اس کا استعمال چار طرح سے ہے - تاکید - تنوین - جمع - وقایہ ؛

۱ - نون تاکید اس کی دو قسمیں ہیں - ایک ثقیلہ دوسری خفیفہ اور یہ دونوں فعل سے مختص ہیں - جیسے لیسجنن ولیکونن من الصاغرین ؛

۲ - نون تنوین جو ساکن ہو اور کلمہ کے آخر حرف میں حرکت کے بعد بغیر تاکید کے آئے اور اس کی پانچ قسمیں ہیں (۱) تنوین تمکن جو اسم معرب کے آخر میں واسطے اظہار اُس کے منصرف ہونے کے آئے - جیسے زیدٌ ضاربٌ (۲) تنوین تنکیر جو بعض اسموں کے آخر میں اُن کے معرفہ و نکرہ کی تفریق کے واسطے آئے اور یہ اسماء الافعال میں سماعی ہے - جیسے صَہٍ یعنی اسکت سکوتاً ما فی وقت ما - بخلاف صہ بلا تنوین جس کے معنے ہیں اسکت السکوت الآن (۳) تنوین عوض جو مضاف الیہ کے عوض میں آئے - جیسے فضلنا بعضہم علیٰ بعضٍ (۴) تنوین مقابلہ جو جمع مونث سالم کے آخر میں آئے - جیسے مسلماتٍ یہ چاروں قسمیں اسم سے مختص ہیں (۵) تنوین ترنم جو آخر اشعار میں واسطے تحسین صوت اور ترنم کے آئے جیسے ؎

اقلی اللوم عاذل والعتابن ؛ وقولی ان اصبت لقد اصابن ؛ عتابن اصل میں عتاب اور اصابن اصاب ہے اور عاذل اصل میں عاذلہ تھا حرف ندا کو حذف کر کے منادی کو مرخم کیا چونکہ اس تنوین سے محض حصول ترنم مقصود ہے اس واسطے اس کا استعمال کلمہ کی کسی قسم سے مختص نہیں بلکہ فعل اور اسم معرف باللام پر بھی اجائز ہے ؛

۳ - نون جمع مونث - جیسے یَنْصُرْنَ ؛

۴ - نون وقایہ جو یائے متکلم کے پہلے آئے جیسے ضَرَبَنِیْ ؛

نَعَمْ - حرف جواب ہے جو واسطے تصدیق کلام متکلم کے مستعمل ہوتا ہے ؛

حروف الواو

واو (۱) عاطفہ۔ جیسے فَاَنْجَیْنٰہُ وَ اَصْحَابَ السَّفِیْنَۃِ (۲) حالیہ۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ والشمس طالعة (۳) ناصب مفعول معہ جیسے جاء البرد والطیالسة (۴) قسمیہ۔ جیسے وَاللّٰہِ (۵) بمعنے آو وقت تقسیم۔ جیسے ھی اسم وفعل وحرف +

وا۔ حرف ندا مختص بہ ندبہ ہے۔ جیسے وازیداہ (۲) اسم فعل بمعنے اعجب۔ جیسے وابابی انت وفوك الاشنب کبھی یہ وا۔ وے بولا جاتا ہے۔ جیسے وَیْ کَاَنْ مَنْ یکن له نشب یحبب۔ ومن یفتقر یعش عیش ضرٍ اور کبھی اس وے کے آخر میں کاف خطاب منضم ہوتا ہے۔ جیسے ولقد شفی نفسی وابرء سقمها۔ قیل الفوارس ویك عنتر اقدم +

حرف الهاء

ہ (۱) ضمیر غائب مقام جر اور نصب میں۔ جیسے قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وَھُوَ یُحَاوِرُہٗ (۲) ہائے سکتہ جو آخر کلمہ میں واسطے بیان حرکت کے آئے۔ جیسے مَاھِیَہْ +

ھا (۱) اسم فعل بمعنے خُذْ (۲) ضمیر مؤنث مقام نصب وجر میں۔ جیسے فالھمها فجورها وتقواها (۳) حرف تنبیہ جو اسم اشارہ پر آئے جیسے ھٰذَا (۴) ای کے بعد ندائے معرفہ میں۔ جیسے یَااَیُّھَا الرَّجُلُ +

ھل (۱) حرف استفہام جیسے ھل تسافر (۲) بمعنے ہر آئینہ۔ جیسے ھل اتی علی الانسان

حرف الیاء

ی ضمیر واحد مؤنث حاضر ہے۔ جیسے تفعلین وافعلی +

یا ندائے بعید کے واسطے حروف ندا میں سے یہ کثیر الاستعمال ہے اور منجملہ حروف ندا کے اس کے سوا اور کوئی حرف حذف نہیں ہوتا۔ لفظ اللہ واستغاثہ وایہا وایتہا کی

ندا اس سے خاص ہے +

جملوں کی ترکیب

(۱) هٰذَا نَبِيٌّ كَرِيْمٌ (ترکیب) هٰذَا اسم اشارہ مبتداء نبیٌّ موصوف۔ کریمٌ صفت۔ صفت اور موصوف ملکر خبر۔ مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

(۲) سَمِعَ الصَّبِيُّ كَلَامًا (ترکیب) سمع فعل متعدی الصبیُّ فاعل۔ کلامًا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۳) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (ترکیب) سَيِّدُ مضاف القوم مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔ خادم مضاف ھم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر خبر۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا +

(۴) قُتِلَ الْإِنْسَانُ (ترکیب) قُتِلَ فعل مجهول الانسان مفعول مالم یسم فاعلہٗ فعل مجهول مفعول مالم یسم فاعلہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۵) خَرَجْتُ مَخَافَةَ الشَّرِّ (ترکیب) خَرَجْتُ فعل با فاعل مخافةَ مضاف الشر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول لہ۔ فعل با فاعل مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۶) كَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (ترکیب) کَانَ فعل ناقص امرُ مضاف اللّٰہِ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر اسم مفعولاً خبر فعل ناقص اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۷) إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (ترکیب) اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اللہ اسم علیٰ جار کُلّ مضاف شیٔ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق خبر قدیرٌ خبر۔ اسم اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

(۸) رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (ترکیب) رَأَیْتُ فعل با فاعل احد عشر ممیز کوکبًا تمیز۔ دونوں ملکر مفعول۔ فعل با فاعل مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا +

(۹) جَاءَ النَّاسُ کُلُّھُمْ (ترکیب) جَاءَ فعل۔ النّاس موکد۔ کُلُّھُمْ مضاف مضاف الیہ ملکر تاکید موکد مع تاکید کے ملکر فاعل ہوا۔ فعل مع فاعل کے جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۰) یَا حَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ (ترکیب) یَا حرف ندا قائم مقام۔ اَدْعُوْ فعل با فاعل۔ حَسْرَةً مفعول بہ عَلٰی حرف جار العباد مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق۔ فعل با فاعل اپنے مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۱) اَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِیْہِ (ترکیب) اَوْحَیْنَا فعل با فاعل اِلٰی جار اُمِّ مضاف مُوْسٰی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل اَنْ مصدریہ اَرْضِعِیْ فعل با فاعل ہ ضمیر مفعول۔ فعل با فاعل مع مفعول کے جملہ ہوکر بتاویل مصدر مفعول ہوا۔ فعل با فاعل اپنے مفعول اور اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۲) مَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ (ترکیب) مَنْ موصولہ متضمن معنے شرط وَجَدَ فعل ضمیر راجع بسوئے مَنْ فاعل خَیْرًا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ۔ موصول مع صلہ کے ملکر شرط۔ فَ جزائیہ لِیَحْمِدْ فعل ضمیر راجع بسوئے مَنْ فاعل اللّٰہَ مفعول۔ فعل مع فاعل و مفعول کے جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

سفرنامہ بلاد اسلامیہ

یہ دلچسپ سفرنامہ حافظ عبدالرحمن صاحب مشہور سیاح امرتسری نے ٹرکی مصر روم اور شام میں ایک عرصہ قیام کرنے کے بعد مرتب کیا ہے۔ اس میں مصریوں و ترکوں کے عادات و اطوار۔ طریق معاشرت۔ طرز تعلیم۔ مقامات قابل سیر جمہوریہ ملکی انتظام و فوجی حالت۔ اور سلطان المعظم کے عملی ترقیات مفصل طور پر بیان کی گئی ہیں۔ ہمارے معلومات کے مطابق اس قسم کا کوئی سفرنامہ بلاد اسلامیہ پر اب تک شائع نہیں ہوا۔ طرز بیان اور چھپائی کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے

قیمت فی جلد کاغذ ولایتی عہ کاغذ دیسی ۱عہ

عربی بول چال۔

حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری نے مصر و شام کی سیاحت کے بعد عربی بول چال کا ایک مفید سلسلہ لکھنا شروع کیا جس کے دو حصے اب تک شائع ہو چکے ہیں:۔

حصہ اول میں ابتدائی سبقوں کے بعد مفردات لکھکر پھر ان سے کثیر الاستعمال جملے مرتب کیے ہیں۔ اور ہر جملہ کے مقابل اس کا بامحاورہ اردو ترجمہ لکھا ہے۔ بول چال کے علاوہ اس میں دو خصوصیتیں اور ہیں:۔

(۱) مصر و شام کے علماء و تاجروں کے خطوط۔

(۲) بارہ سو لفظوں کی فرہنگ مع ترجمہ اردو و انگریزی۔

طبع سوم قیمت فی جلد ۸/

حصہ دوم میں ضرب الامثال۔ نوادر مترادفات اضداد۔ اسمائے مشتقہ جملوں کو ترکیب دینا عربی عبارات کے مطالب عربی کے ذریعے ادا کرنا مختلف عبارتوں کو بہ تغیر و تبدل لکھنے کا طریق مع ترجمہ درج ہے۔ ان مطالب کے علاوہ اس میں مضامین ذیل شامل ہیں:۔

(۱) مصر اور شام کے اخباروں کا انتخاب

(۲) ایک ہزار الفاظ جدیدہ کی فرہنگ۔

بار اول ۱۹۰۴ء میں طبع ہوئی قیمت فی جلد ۸/

صرف و نحو کی کتابیں

کتاب الصرف: اس کتاب میں عربی صرف کے ضروری مسائل میزان الصرف سے لیکر شافیہ تک درج ہیں۔ جملہ مضامین سبقوں میں منقسم اور ہر سبق کے ساتھ امثلۂ مشقی و سوالات امتحانی تحریر ہیں

طبع ششم قیمت فی جلد ۷/

کتاب النحو: اس کتاب میں عربی نحو کے ضروری مسائل نحو میر سے لیکر کافیہ تک درج ہیں سبقوں کی تقسیم اور امثلۂ مشقی و سوالات امتحانی کا التزام کتاب الصرف کے مطابق ہے متعدد سبقوں کے بعد کچھ غلط جملے بغرض تصحیح بھی دیے گئے ہیں

طبع پنجم قیمت فی جلد ۸/

یہ کتابیں منیجر ایجوکیشن ایجنسی لاہور سے مل سکتی ہیں